रजिस्ट्री सं. डि/221

Registered No. D-221

भारत का राजपत्र

THE GAZETTE OF INDIA

دی گزٹ آف انڈیا

असाधारण

EXTRAORDINARY

غیر معمولی

भाग XVII अनुभाग I

PART XVII SECTION I

حصہ XVII سیکشن I

प्राधिकार से प्रकाशित

PUBLISHED BY AUTHORITY

اتھارٹی سے شائع کیا گیا

सं. II	नई दिल्ली	मंगलवार	2, अगस्त 2005/11	श्रावण, 1927	(शक)	खंड I
No. II	New Delhi	Tuesday	2, August 2005/11	Sravana, 1927	(Saka)	Vol. I
نمبر II	نئی دہلی	منگل	2/11، اگست 2005	ساون 1927	(شک)	جلد I

विधि और न्याय मंत्रालय
(विधायी विभाग)

नई दिल्ली, 27, मई, 2005/ज्येष्ठ 6, 1927 (शक)

''वकला एक्ट 1961'', ''सती (इंसदाद) एक्ट, 1987'', ''केबल टेलीविज़न नेटवर्क (ज़ाब्ता बंदी) एक्ट, 1995'' और ''इंसानी हुकूके तहफ्फुज़ एक्ट, 1993'' का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

MINISTRY OF LAW AND JUSTICE
(LESGISLATIVE DEPARTMENT)

New Delhi, 27th May, 2005/Jyaistha 6, 1927 (Saka)

The translation in Urdu of the following Acts, namely:- "The Advocates Act, 1961", "The Commission of Sati (Prevention) Act, 1987", "The Cable Television Networks Act, 1995", and "The Protection of Human Rights Act, 1993" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text thereof in Urdu under clause (a) of section 2 of the Authoritative Texts (Central Laws) Act, 1973.

وزارت قانون اور انصاف
(محکمہ وضع قانون)

مندرجہ ذیل ایکٹس بعنوان: "وکلاء ایکٹ 1961"، "ستی (انسداد) ایکٹ، 1987"، "کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1995" اور "انسانی حقوق تحفظ ایکٹ، 1993" کا اردو ترجمہ صدر کی اتھارٹی سے شائع کیا جارہا ہے اور یہ مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اس کا اردو میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

T.K. Viswanathan
Secretary to Government of India

وکلاء ایکٹ، 1961

(ایکٹ نمبر 25 بابت 1961

(یکم جنوری 2002ء تک ترمیم شدہ)

(19/مئی 1961)

ایکٹ تاکہ قانونی پیشہ وروں سے متعلق قانون میں ترمیم کی جائے اور اسے یکجا کیا جائے نیز بارکونسلوں اور ایک کل بھارتی بار کی تشکیل کے لیے توضیع کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے بارہویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:—

باب۔I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ

1۔ (1) اس ایکٹ کو وکلاء ایکٹ، 1961 کہا جائے گا۔

(2) یہ سارے بھارت سے متعلق ہوگا۔

(3) یہ ضمن (4) میں محولہ علاقوں کے سوا تمام علاقوں کی نسبت ایسی تاریخ پر نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے مقرر کرے اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی۔

(4) یہ ایکٹ ریاست جموں و کشمیر اور گوا، دمن اور دیو کے یونین علاقے کی نسبت ایسی تاریخ پر نافذ ہوگا جو مرکزی حکومت اس بارے میں سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے مقرر کرے، اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی۔

تعریفات

2۔ (1) اس ایکٹ میں تاوقتیکہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف) ''وکیل'' سے اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت کسی بھی فہرست میں درج وکیل مراد ہے؛

(ب) ''مقررہ دن'' سے اس ایکٹ کی کسی توضیع کی نسبت ایسا دن مراد ہے جس دن وہ توضیع نافذ ہو جائے؛

(ج) حذف———

(د) ''بارکونسل'' سے اس ایکٹ کے تحت تشکیل دی گئی بارکونسل مراد ہے؛

(ہ) ''بھارتی بارکونسل'' سے مراد ہے دفعہ 4 کے تحت ایسے علاقوں کے لیے جن پر یہ ایکٹ وسعت پذیر ہے، تشکیل دی گئی بارکونسل؛

(و) حذف——

(ز) ''عدالت عالیہ'' میں ماسوائے دفعہ 34 کے ضمن (1) اور ضمن (1الف) اور دفعات 42 اور 43 کے، جوڈیشل کمشنر کی عدالت شامل نہیں ہے، اور ریاستی بار کونسل کی نسبت مراد ہے——

(i) کسی ریاست یا کسی ریاست اور ایک یا ایک سے زیادہ یونین علاقوں کے لیے تشکیل دی گئی بار کونسل کی صورت میں اس ریاست کی عدالت عالیہ؛

(ii) دہلی کے لیے تشکیل دی گئی بار کونسل کی صورت میں دہلی کی عدالت عالیہ؛

(ح) ''قانون کا گریجویٹ'' سے ایسا شخص مراد ہے جس نے بھارت میں قانون کی رو سے قائم کی گئی کسی یونیورسٹی سے قانون میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی ہو؛

(ط) ''قانونی پیشہ ور'' سے کسی عدالت عالیہ کا کوئی ایڈوکیٹ یا وکیل، کوئی پلیڈر، مختار، یا محکمہ مال کا ایجنٹ مراد ہے؛

(ی) ''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مراد ہے؛

(ق) ''فہرست'' سے اس ایکٹ کے تحت مرتب کی گئی اور رکھی گئی وکلاء کی فہرست مراد ہے؛

(ل) ''ریاست'' میں یونین کا علاقہ شامل نہیں ہے؛

(م) ''ریاستی بار کونسل'' سے دفعہ 3 کے تحت تشکیل دی گئی بار کونسل مراد ہے؛

(ن) ''ریاستی فہرست'' سے مراد ہے دفعہ 17 کے تحت کسی ریاستی بار کونسل کی مرتب کی گئی اور رکھی گئی وکلاء کی فہرست۔

(2) اس ایکٹ میں کسی ایسے قانون کے حوالے سے، جو ریاست جموں و کشمیر یا یونین کے علاقہ گوا، دمن اور دیو میں نافذ نہ ہو، اس ریاست یا اس علاقے کی نسبت اس ریاست یا اس علاقے میں، جیسی کہ صورت ہو، نافذ مماثل قانون کا، اگر کوئی ہو، حوالہ تعبیر کیا جائے گا۔

باب II

بار کونسلیں

ریاستی بار کونسلیں

3۔ (1) ایک بار کونسل ہوگی،——

(الف) آندھرا پردیش، بہار، گجرات، جموں کشمیر، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ، کرناٹک، اڑیسہ، راجستھان، اترپردیش اور اترانچل کی ریاستوں میں سے ہر ریاست کے لیے، جسے اس ریاست کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(ب) اروناچل پردیش، آسام، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ اور تری پورہ کی ریاستوں کے لیے، جسے آسام، ناگالینڈ، میگھالیہ، منی پور، تری پورہ، میزورم اور اروناچل پردیش کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(ج) کیرالہ کی ریاست اور لکشدیپ کے یونین علاقے کے لیے جسے کیرالہ کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(ج ج) تامل ناڈو کی ریاست اور پانڈیچری کے یونین علاقے کے لیے جسے مدراس کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(ج ج ج) مہاراشٹر اور گوا کی ریاستوں اور دادرا اور نگر حویلی اور دمن اور دیو کے یونین علاقے کے لیے جسے مہاراشٹر اور گوا کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(د) پنجاب اور ہریانہ کی ریاستوں اور چنڈی گڑھ کے یونین علاقے کے لیے جسے پنجاب اور ہریانہ کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(دد) ہماچل پردیش کی ریاست کے لیے جسے ہماچل پردیش کی بار کونسل کہا جائے گا؛

(ہ) مغربی بنگال کی ریاست اور جزائر انڈمان و نکوبار کے یونین علاقے کے لیے جسے مغربی بنگال بار کونسل کہا جائے گا؛ اور

(د) دہلی کے یونین کے علاقے کے لیے جسے دہلی کی بار کونسل کہا جائے گا۔

(2) ریاستی بار کونسل حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔

(الف) دہلی کی ریاستی بار کونسل کی صورت میں، بھارت کا ایڈیشنل سالیسٹر جنرل بہ اعتبار عہدہ، آسام، ناگالینڈ، میگھالیہ، منی پور اور تری پورہ کی ریاستی بار کونسل کی صورت میں آسام، منی پور میگھالیہ، ناگالینڈ اور تری پورہ کی ریاستوں کی ہر ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل، بہ اعتبار عہدہ، پنجاب اور ہریانہ کی ریاستی بار کونسل کی صورت میں پنجاب اور ہریانہ کی ریاستوں کی ہر ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل، بہ اعتبار عہدہ، اور کسی دوسری ریاستی بار کونسل کی صورت میں اس ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل، بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) ایسی ریاستی بار کونسل کی صورت میں جس کے رائے دہندگان کی تعداد پانچ ہزار سے تجاوز نہ کرتی ہو، پندرہ ممبران، ایسی ریاستی بار کونسل کی صورت میں جس کے رائے دہندگان کی تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کرتی ہو لیکن دس ہزار سے زائد نہ ہو، بیس ممبران اور ایسی ریاستی بار کونسل کی صورت میں جس کے رائے دہندگان کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کرتی ہو، پچیس ممبران جنہیں متناسب نمائندگی کے نظام کے مطابق قابل انتقال واحد ووٹ کے ذریعے ریاستی بار کونسل کی فہرست رائے دہندگان میں مندرج وکلاء میں سے منتخب کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں تک ممکن ہو سکے ایسے منتخب ممبران میں سے بھارتی بار کونسل کے اس بارے میں بنائے گئے قواعد کے تابع، آدھے ممبران ایسے اشخاص ہوں گے جو کم از کم دس سال کے لیے ریاستی فہرست میں وکلاء درج رہے ہوں، اور کسی ایسے شخص کے تعلق سے، مذکورہ دس سال کی مدت محسوب کرنے میں ایسی کوئی بھی مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران یہ شخص بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت وکلاء کی فہرست میں درج رہا ہو۔

(3) ہر ریاستی بار کونسل کا ایک چیئرمین اور ایک وائس چیئرمین ہوگا جسے کونسل ایسے طریقے سے منتخب کرے گی جس کی صراحت کی جائے۔

(3 الف) وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1977 (38 بابت 1977) کے نفاذ سے عین قبل کسی ریاستی بار کونسل کے چیئرمین یا وائس چیئرمین کے عہدے پر فائز ہر شخص، ایسے نفاذ پر چیئرمین یا وائس چیئرمین کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، فائز نہیں رہے گا:

بشرطیکہ ایسا ہر شخص اپنے عہدے کے فرائض انجام دیتا رہے گا، تاوقتیکہ وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1977 (38 بابت 1977) کے نفاذ کے بعد منتخب کیا گیا ہر ریاستی بار کونسل کا چیئرمین یا وائس چیئرمین، جیسی کہ صورت ہو، اپنا عہدہ سنبھال لے۔

(4) کوئی وکیل ضمن (2) کے تحت کسی انتخاب میں رائے دینے یا ریاستی بار کونسل کا ممبر منتخب کیے جانے اور ممبر ہونے کا نااہل ہوگا بجز اس کے وہ ایسی اہلیت رکھتا ہو یا ایسی شرائط پوری کرتا ہو، جن کی بھارتی بار کونسل اس سلسلے میں صراحت کرے، اور کسی ایسے قواعد کے تابع، جو بنائے جائیں، ہر ایک ریاستی بار کونسل ایک فہرست رائے دہندگان مرتب کرے گی اور وقتاً فوقتاً اس پر نظر ثانی کرے گی۔

(5) ضمن (2) کے فقرہ شرطیہ کے کسی امر سے وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1964 (21 بابت 1964) کے نفاذ سے پہلے منتخب کیے گئے کسی ممبر کی میعاد عہدہ اثر انداز نہیں ہوگی، لیکن ایسے نفاذ کے بعد ہر انتخاب بھارتی بار کونسل کے بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے مطابق مذکورہ فقرہ شرطیہ کو موثر بنانے کے لیے منعقد کیا جائے گا۔

(6) ضمن (2) کے فقرہ (ب) کے کسی امر سے وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1973 (60 بابت 1973) کے نفاذ سے عین قبل تشکیل دی گئی کسی ریاستی بار کونسل میں منتخب اراکین کی نمائندگی اثر انداز نہیں ہوگی، تاوقتیکہ وہ ریاستی بار کونسل اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق تشکیل نہ دی جائے۔

بھارتی بار کونسل

4۔ (1) ان علاقوں کے لیے جن پر یہ ایکٹ وسعت پذیر ہے ایک بار کونسل ہوگی جو بھارتی بار کونسل کہلائے گی اور جو حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔

(الف) بھارت کا اٹارنی جنرل، بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) بھارت کا سالیسٹر جنرل، بہ اعتبار عہدہ؛

(ج) ہر ریاستی بار کونسل کا اپنے ممبران میں سے منتخب کیا گیا ایک ممبر۔

(1 الف) بھارتی بار کونسل کے ممبر کی حیثیت سے کوئی شخص منتخب ہونے کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ دفعہ 3 کے ضمن (2) کے فقرہ شرطیہ میں مصرحہ اہلیت نہ رکھتا ہو۔

(2) بھارتی بار کونسل کا ایک چیئرمین اور وائس چیئرمین ہوگا جنہیں کونسل ایسے طریقے سے منتخب کرے گی جو مقرر کیا جائے۔

(2 الف) وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1977 (38 بابت 1977) کے نفاذ سے عین قبل بھارتی بار کونسل کے

چیئرمین یا نائب چیئرمین کے عہدے پر فائز شخص ایسے نفاذ پر چیرمین یا نائب چیئرمین کے، جیسی کہ صورت ہو، عہدے پر فائز نہیں رہے گا:

بشرطیکہ ایسا شخص اپنے عہدے کے فرائض بدستور انجام دیتا رہے گا تاوقتیکہ وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1977 (38 بابت 1977) کے نفاذ کے بعد منتخب کیا گیا کونسل کا چیئرمین یا نائب چیئرمین، جیسی کہ صورت ہو، اپنا عہدہ سنبھال لے۔

(3) ریاستی بار کونسل کے ذریعہ منتخب بھارتی بار کونسل کے رکن کی میعاد عہدہ—

(i) ریاستی بار کونسل کے ایسے رکن کی صورت میں، جو بہ اعتبار عہدہ اپنے عہدے پر فائز ہو، اس کے انتخاب کی تاریخ سے دو سال ہوگی یا جب تک وہ ریاستی بار کونسل کا رُکن باقی نہ رہے دونوں صورتوں میں سے جو بھی پہلے ہو؛ اور

(ii) کسی دیگر صورت میں اس مدت کے لیے ہوگی جس کے لیے وہ ریاستی بار کونسل کے رکن کی حیثیت سے عہدے پر فائز رہے۔

بار کونسل سند یافتہ جماعت ہوگی

5۔ ہر بار کونسل ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جس کا دائمی تسلسل ہوگا اور ایک مشترکہ مہر ہوگی اور اُسے منقولہ وغیر منقولہ دونوں قسم کی جائداد حاصل کرنے اور اپنے پاس رکھنے اور معاہدہ کرنے کا اختیار ہوگا اور وہ اس نام سے دعویٰ کر سکے گی اور اُس پر دعویٰ ہو سکے گا، جس نام سے اُسے پکارا جاتا ہو۔

ریاستی بار کونسلوں کے کارہائے منصبی

6۔ (1) کسی ریاستی بار کونسل کے کارہائے منصبی حسب ذیل ہوں گے:-

(الف) اپنی فہرست میں اشخاص کو بحیثیت وکلاء درج کرنا؛

(ب) ایسی فہرست مرتب کرنا اور رکھنا؛

(ج) اپنی فہرست میں موجودہ وکلاء کے خلاف بدعملی کے معاملات درج کرنا اور انہیں طے کرنا؛

(د) اپنی فہرست میں درج وکلاء کے حقوق، مراعات اور مفادات کا تحفظ کرنا؛

(دد) اس دفعہ کے ضمن (2) کے فقرہ (الف) اور دفعہ (7) کے ضمن (2) کے فقرہ (الف) میں محولہ بہبودی اسکیموں کی موثر عمل آوری کی اغراض کے لیے وکلاء کی جماعتوں کی تقویت کو فروغ دینا؛

(ہ) قوانین کی اصلاح کو بڑھاوا دینا اور اس کی حمایت کرنا؛

(ہہ) قانونی موضوعات پر ممتاز ماہرین قانون کے سیمینار منعقد کرنا اور مباحثے کروانا اور قانونی دلچسپی کے جریدے اور مقالے شائع کرنا؛

(ہہہ) مقررہ طریقے سے مفلس اشخاص کو قانونی امداد دلانا؛

(و) بار کونسل کی رقوم کا انتظام اور سرمایہ کاری کرنا؛

(ز) اپنے اراکین کے انتخاب کے لیے توضیع کرنا؛

(زز) دفعہ 7 کے ضمن (1) کے فقرہ (ط) کے تحت دی گئی ہدایات کے مطابق یونیورسٹیوں کا دورہ اور معاینہ کرنا؛

(ح) اس ایکٹ کی روسے یا اس کے تحت اس کو تفویض کیے گئے تمام دیگر کارہائے منصبی انجام دینا؛

(ط) مذکورہ بالا کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ضروری تمام دیگر امور کرنا۔

(2) کوئی ریاستی بار کونسل مقررہ طریقے سے مندرجہ ذیل اغراض کے لیے ایک یا زائد فنڈ قائم کر سکے گی:-

(الف) مفلس، معذور یا دیگر وکلاء کی بہبودی کی اسکیمیں منظم کرنے کے لیے مالی اعانت دینا؛

(ب) اس بارے میں بنائے گئے قواعد کے مطابق قانونی امداد یا مشورہ دینا؛

(ج) قانونی لائبریریاں قائم کرنا۔

(3) کوئی ریاستی بار کونسل ضمن (2) میں مصرحہ تمام اغراض یا ان میں کسی غرض کے لیے کوئی گرانٹس، چندے، تحفے یا خیرات حاصل کر سکے گی جو اُس ضمن کے تحت قائم کیے گئے متعلقہ فنڈ یا فنڈوں میں جمع کی جائے گی۔

بھارتی بار کونسل کے کارہائے منصبی

7۔ (1) بھارتی بار کونسل کے کارہائے منصبی حسب ذیل ہوں گے:-

(الف) حذف ــــــــ

(ب) وکلاء کے لیے پیشہ ورانہ عمل و آداب کے معیار مقرر کرنا؛

(ج) ایسا ضابطہ مقرر کرنا جس پر اس کی تادیبی کمیٹی اور ہر ریاست کی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی عمل کرے گی؛

(د) وکلاء کے حقوق، مراعات اور مفادات کا تحفظ کرنا؛

(ہ) قانونی اصلاح کو فروغ دینا اور اس کی حمایت کرنا؛

(و) اس ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والے کسی ایسے امر سے، جو کوئی ریاستی بار کونسل رجوع کرے، نمٹنا اور اس کا فیصلہ کرنا؛

(ز) ریاستی بار کونسلوں کی عام دیکھ بھال اور نگرانی کرنا؛

(ح) قانونی تعلیم کو فروغ دینا اور بھارت کی ایسی یونیورسٹیوں کے، جو ایسی تعلیم دیتی ہوں، اور ریاستی بار کونسلوں کے مشورے سے ایسا تعلیمی معیار مقرر کرنا؛

(ط) ایسی یونیورسٹیوں کو تسلیم کرنا جن کی قانونی ڈگری بحیثیت وکیل اندراج کے لیے اہلیت ہوگی اور اس غرض کے لیے یونیورسٹیوں کا دورہ اور معاینہ کرنا یا ایسی ہدایات کے مطابق ریاستی بار کونسلوں سے یونیورسٹیوں کا دورہ اور معاینہ کروائے گی جو اس بارے میں دے؛

(ط الف) قانونی موضوعات پر ممتاز ماہرین قانون کے سیمنار منعقد کرنا اور مباحثے کروانا اور قانونی دلچسپی کے جریدے اور مقالے شائع کرنا؛

(ط ب) مقررہ طریقے سے مفلس اشخاص کو قانونی امداد دلانا؛

(ط ج) اس ایکٹ کے تحت بحیثیت وکیل درج ہونے کی غرض کے لیے بھارت سے باہر حاصل کی گئی غیر ملکی قانونی اسناد باہمی تبادلے کی بنیادوں پر تسلیم کرنا؛

(ی) بار کونسل کی رقوم کا انتظام اور اس کی سرمایہ کاری کرنا؛

(ک) اپنے اراکین کے انتخاب کے لیے توضیع کرنا؛

(ل) اس ایکٹ کی رو سے یا اس کے تحت تفویض کیے گئے تمام دیگر کارہائے منصبی انجام دینا؛

(م) مذکورہ بالا کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ضروری تمام دیگر امور انجام دینا۔

(2) بھارتی بار کونسل مقررہ طریقے سے ایک یا زائد فنڈ حسب ذیل اغراض کے لیے قائم کر سکے گی:-

(الف) مفلس، معذور یا دیگر وکلاء کی بہبودی کی اسکیمیں منظم کرنے کے لیے مالی اعانت کرنا؛

(ب) اس بارے میں بنائے گئے قواعد کے مطابق قانونی امداد یا مشورہ دینا؛

(ج) قانونی لائبریریاں قائم کرنا۔

(3) بھارتی بار کونسل ضمن (2) میں مصرحہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے گرانٹ، چندہ، تحفہ یا خیرات حاصل کر سکے گی جو اس ضمن کے تحت

قائم کیے گئے مناسب فنڈ یا فنڈوں میں جمع کی جائے گی۔

بین الاقوامی جماعتوں کی رکنیت

7الف بھارتی بار کونسل بین الاقوامی قانونی جماعتوں کی رکن بن سکے گی جیسے کہ بین الاقوامی بار ایسوسی ایشن یا بین الاقوامی قانونی امداد ایسوسی ایشن، ایسی جماعتوں کو ایسی رقم بطور چندہ یا دیگر طور پر دے سکے گی جسے وہ مناسب سمجھے اور بین الاقوامی قانونی امداد کانفرنس یا سیمنار میں اپنے نمائندوں کی شرکت کے اخراجات کا اختیار دے سکے گی۔

بھارتی بار کونسل کے اراکین کی میعاد عہدہ

8۔ ریاستی بار کونسل کے منتخب رکن کی میعاد عہدہ (دفعہ 54 میں محولہ منتخب رکن کے سوائے) اس کے انتخاب کے نتیجے کی اشاعت کی تاریخ سے پانچ سال کے لیے ہوگی:

بشرطیکہ جب ریاستی بار کونسل مذکورہ میعاد کے منقضی ہونے سے قبل اپنے اراکین کے انتخاب کروانے میں قاصر رہے، تو بھارتی بار کونسل، حکم نامے کے ذریعے، تحریری طور پر درج کی گئی وجوہات کی بنا پر مذکورہ میعاد کو ایسی مدت تک بڑھا سکے گی جو چھ ماہ سے زائد نہ ہو۔

انتخاب کی غیر موجودگی میں خصوصی کمیٹیوں کی تشکیل

8الف۔(1) جب کوئی ریاستی بار کونسل، دفعہ 8 میں محولہ پانچ سال کی مدت منقضی ہونے سے قبل یا توسیع کی گئی مدت میں، جیسی کہ صورت ہو، اپنے اراکین کا انتخاب کروانے میں قاصر رہے، بھارتی بار کونسل ایسی مدت منقضی ہونے کے دن کے فوراً بعد، ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دے گی جس میں مندرجہ ذیل شامل ہوں گے؛ یعنی:—

(i) دفعہ 3 کے ضمن (2) کے فقرہ (الف) میں محولہ ریاستی بار کونسل کا بااعتبار عہدہ رکن اس کا چیئرمین ہوگا:

بشرطیکہ جب ایک سے زیادہ بہ اعتبار عہدہ اراکین ہوں، تو ان میں سے سینیئر چیرمین ہوگا؛ اور

(ii) بھارتی بار کونسل، ریاستی بار کونسل کی انتخابی فہرست میں درج وکلاء میں سے دو اراکین نامزد کرے گی۔

(2) خصوصی کمیٹی کی تشکیل دیے جانے پر اور جب تک کہ ریاستی بار کونسل کی تشکیل دی جائے ——

(الف) ریاستی بار کونسل کی تمام جائداد اور اثاثے خصوصی کمیٹی میں مرکوز ہو سکے؛

(ب) ریاستی بار کونسل کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور قانونی معاہدے، خواہ وہ کسی معاہدے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، خصوصی کمیٹیوں کے حقوق، ذمہ داریاں اور قانونی معاہدے ہوں گے؛

(ج) کسی تادیبی معاملے یا دیگر طور کی نسبت ریاستی بار کونسل کے روبرو تمام کارروائیاں، خصوصی کمیٹی کو منتقل ہوں گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت تشکیل دی گئی خصوصی کمیٹی، ایسی ہدایات کے مطابق جو بھارتی بار کونسل اس کو اس بارے میں دے، ضمن (1) کے تحت اس کی تشکیل کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ریاستی بار کونسل کا انتخاب منعقد کرے گی، اور جب خصوصی کمیٹی مذکورہ چھ ماہ کے اندر انتخاب منعقد کروانے میں قاصر رہے، تو بھارتی بار کونسل اس بارے میں تحریری طور پر وجوہات قلم بند کرنے کے بعد مذکورہ مدت کی توسیع کرے گی۔

تادیبی کمیٹی

9۔ (1) بار کونسل ایک یا زائد تادیبی کمیٹیاں تشکیل دے گی جن میں سے ہر ایک کمیٹی تین اشخاص پر مشتمل ہوگی جن میں سے دو کا انتخاب بار کونسل اپنے ہی

ارکان میں سے کرے گی اور دوسرا رکن ایسا شخص ہوگا جس کو کونسل نے ایسے وکلاء میں سے نامزد کیا ہو، جو دفعہ 3 کے ضمن (2) کے فقرہ شرطیہ میں مصرحہ قابلیت رکھتا ہو اور جو کونسل کا رکن نہ ہو، اور تادیبی کمیٹی میں سب سے سینیر وکیل اس کا چیئرمین ہوگا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1964 (21 بابت 1964) کے نفاذ سے پہلے تشکیل دی گئی تادیبی کمیٹی اس کے زیر غور کارروائی کو نمٹائے گی گویا کہ مذکورہ ایکٹ کی رو سے اس دفعہ میں ترمیم نہیں کی گئی تھی۔

قانونی امداد کمیٹیوں کی تشکیل

9 الف (1) بار کونسل ایک یا زائد قانونی امداد کمیٹیاں تشکیل دے سکے گی جن کے اراکین کی تعداد نو سے زیادہ اور پانچ سے کم نہ ہو جو مقرر کی جائے۔

(2) قانونی امداد کمیٹی کے اراکین کی اہلیت، انتخاب کا طریقہ اور میعاد عہدہ ایسا ہوگا جو مقرر کیا جائے۔

تادیبی کمیٹیوں کے سوا کمیٹیوں کی تشکیل

10۔ (1) ریاستی کونسل مندرجہ ذیل مستقل کمیٹیاں تشکیل دے گی، یعنی:-

(الف) کونسل کے اپنے اراکین میں سے منتخب کیے گئے پانچ اراکین پر مشتمل ایک عاملانہ کمیٹی؛

(ب) کونسل کے اپنے اراکین میں سے منتخب کیے گئے تین اراکین پر مشتمل ایک اندراج کمیٹی۔

(2) بھارتی بار کونسل مندرجہ ذیل مستقل کمیٹیاں تشکیل دے سکے گی، یعنی:-

(الف) کونسل کے اپنے اراکین میں سے منتخب کیے گئے نو اراکین پر مشتمل ایک عاملانہ کمیٹی؛

(ب) ایک قانونی تعلیم کمیٹی جو دس اراکین پر مشتمل ہوگی جن میں سے پانچ اراکین کونسل کے اپنے منتخب کیے گئے اراکین میں سے ہوں گے اور پانچ ایسے شخص ہوں گے جو کونسل کے نامزد ہوں اور جو اس کے رکن نہ ہوں۔

(3) ریاستی بار کونسل اور بھارتی بار کونسل اپنے اراکین میں سے ایسی کمیٹیاں تشکیل دے سکے گی جنہیں وہ اس ایکٹ کی توضیعات کے عملدرآمد کے لیے ضروری سمجھے۔

بار کونسل اور اس کی کمیٹیوں کی کارروائی

10 الف (1) بھارتی بار کونسل کا اجلاس نئی دہلی یا ایسی دیگر جگہ پر ہوگا جس کا تعین وہ تحریری طور پر وجوہات قلم بند کر کے کرے۔

(2) کسی ریاستی بار کونسل کا اجلاس اس کے صدر مقام یا ایسی جگہ پر ہوگا جس کا تعین وہ تحریری طور پر وجوہات قلم بند کر کے کرے۔

(3) بار کونسل کی تشکیل دی گئی تادیبی کمیٹیوں کے سوائے کمیٹیاں اپنی اپنی بار کونسلوں کے صدر مقامات پر اجلاس کریں گی۔

(4) اپنے اجلاسوں میں ہر ایک بار کونسل اور اس کی ہر ایک کمیٹی ماسوائے تادیبی کمیٹی کے، کارروائی کے متعلق ضابطے کے ایسے قواعد پر عمل کرے گی جو مقرر کیے جائیں۔

(5) دفعہ 9 کے تحت تشکیل دی گئی تادیبی کمیٹیوں کا اجلاس ایسے اوقات اور جگہوں پر ہوگا اور وہ اپنے اجلاسوں میں کارروائی کے متعلق ضابطے کے ایسے قواعد پر عمل کرے گی جو مقرر کیے جائیں۔

بار کونسل کے اراکین کی نااہلیت

10 ب۔ بار کونسل کا کوئی منتخب رکن اپنے عہدے سے دستبردار تصور کیا جائے گا، اگر ایسی بار کونسل جس کا وہ رکن ہو، یہ قرار دے کہ وہ ایسی کونسل کے تین اجلاسوں سے معقول وجہ کے بغیر غیر حاضر رہا ہے، یا اگر اس کا نام وکلاء کی فہرست سے کسی وجہ سے خارج کیا گیا ہے یا اگر وہ بصورت دیگر بھارتی بار کونسل کے بنائے گئے قواعد کے تحت نااہل ہو۔

بارکونسل کا عملہ

11۔ (1) ہر بارکونسل اپنے عملے کے لیے ایک سکریٹری اور ایک اکاؤنٹنٹ اور اتنے اشخاص جن کو وہ ضروری سمجھے، مقرر کرے گی۔

(2) سکریٹری اور اکاؤنٹنٹ کی، اگر کوئی ہو، ایسی اہلیت ہوگی جو مقرر کی جائے۔

حسابات اور آڈٹ

12۔ (1) ہر بارکونسل حساب کے ایسے کھاتے اور دیگر کھاتے ایسے فارم کے مطابق اور ایسے طریقے سے رکھوائے گی جو مقرر کیا جائے۔

(2) بارکونسل کے حسابات کا آڈٹ کمپنی ایکٹ، 1956 (1 بابت 1956) کے تحت کمپنیوں کے آڈیٹروں کی حیثیت سے عمل کرنے کے اہل آڈیٹروں سے ایسے اوقات پر اور ایسے طریقے سے کروایا جائے گا جو مقرر کیا جائے۔

(3) ہر ایک مالی سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ممکن ہو سکے لیکن جو اگلے سال کی 31 دسمبر کے بعد نہ ہو، ریاستی بارکونسل اپنے حسابات کی نقل آڈیٹروں کی رپورٹ کے ہمراہ بھارتی بارکونسل کو بھیجے گی اور اسے سرکاری گزٹ میں شائع کروائے گی۔

(4) ہر ایک مالی سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ممکن ہو سکے لیکن جو اگلے سال کی 31 دسمبر کے بعد نہ ہو، بھارتی بارکونسل اپنے حسابات کی نقل آڈیٹروں کی رپورٹ کے ہمراہ مرکزی حکومت کو بھیجے گی اور اسے سرکاری گزٹ میں شائع کروائے گی۔

بارکونسلوں اور اس کی کمیٹیوں میں خالی جگہوں کی وجہ سے کی گئی کارروائی کا کالعدم نہ ہونا

13۔ بارکونسل یا اس کی کسی کمیٹی کے کیے گئے کسی فعل پر محض اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ کونسل یا کمیٹی میں، جیسی کہ صورت ہو، کوئی جگہ خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی خامی ہے۔

بعض وجوہات پر بارکونسلوں کے انتخاب پر اعتراض نہ ہوگا

14۔ کسی بارکونسل کے کسی رکن کے انتخاب پر محض اس وجہ سے اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ اس انتخاب میں رائے دینے کے مستحق کسی شخص کو مناسب اطلاع نہیں دی گئی ہے اگر تاریخ کی اطلاع اس تاریخ سے کم از کم تیس دن پہلے سرکاری گزٹ میں شائع کی گئی ہو۔

قواعد بنانے کا اختیار

15۔ (1) بارکونسل اس باب کی اغراض کی عمل درآمدی کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ قواعد کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل امور کی توضیع ہو سکے گی—

(الف) خفیہ ووٹ کے ذریعے بارکونسل کے اراکین کا انتخاب جس میں ایسی شرائط شامل ہیں جن کے تابع کوئی شخص بذریعہ ڈاک ووٹ کے حق کا استعمال کر سکتا ہے، فہرست رائے دہندگان مرتب اور اس پر نظر ثانی کر سکتا ہے اور ایسا طریقہ جس سے انتخابی نتائج شائع کیے جائیں گے؛

(ب) حذف——

(ج) بارکونسل کے چیئرمین اور نائب چیئرمین کے انتخاب کا طریقہ؛

(د) ایسا طریقہ جس سے اور ایسا حاکم جس کے ذریعے بارکونسل کے انتخاب کی جوازیت یا چیئرمین یا نائب چیئرمین کے عہدے کی نسبت شکوک اور تنازع کا حتمی فیصلہ کیا جائے گا؛

(ہ) حذف——

(و) بارکونسل میں اتفاقی خالی جگہوں کا پر کرنا؛

(ز) بار کونسل کے چیئر مین اور نائب چیئر مین کے اختیارات اور فرائض؛

(ز الف) دفعہ 6 کے ضمن (2) اور دفعہ (7) کے ضمن (2) میں محولہ بار کونسل سے مالی امداد دینے یا قانونی مدد یا مشورہ دینے کے لیے ایک یا ایک سے زیادہ فنڈ قائم کرنا؛

(ز ب) غریبوں کو قانونی امداد اور مشورے کا اہتمام کرنا، اس غرض کے لیے کمیٹیوں اور ذیلی کمیٹیوں کی تشکیل اور ان کے کار ہائے منصبی اور ایسی کارروائیوں کی تفصیل جن کی نسبت قانونی امداد یا مشورہ دیا جائے؛

(ح) بار کونسل کے اجلاس بلانا اور منعقد کرنا، ان میں کارروائی چلانا اور کورم پورا کرنے کے لیے اراکین کی ضروری تعداد؛

(ط) بار کونسل کی کسی بھی کمیٹی کی تشکیل اور کار ہائے منصبی اور ایسی کسی بھی کمیٹی کے اراکین کی میعادِ عہدہ؛

(ی) کسی ایسی کمیٹی کے اجلاس بلانا اور منعقد کرنا، ان میں کارروائی چلانا اور کورم پورا کرنے کے لیے اراکین کی ضروری تعداد؛

(ک) بار کونسل کے سکریٹری، اکاؤنٹنٹ اور دیگر ملازمین کی اہلیت اور شرائط ملازمت؛

(ل) بار کونسل کے ذریعہ حساب کے کھاتے اور دیگر کھاتے رکھے جانا؛

(م) آڈیٹروں کی تقرری اور بار کونسل کے حسابات کا آڈٹ؛

(ن) بار کونسل کے فنڈوں کا انتظام اور سرمایہ کاری۔

(3) اس دفعہ کے تحت کسی ریاستی بار کونسل کے بنائے گئے قواعد موثر نہ ہوں گے بجز اس کے کہ بھارتی بار کونسل نے اُن کی منظوری دی ہو۔

باب III

وکلاء کا داخلہ اور اندراج

سینئر اور دیگر وکلاء

16۔ (1) وکلاء کے دو درجے ہوں گے یعنی سینئر وکلاء اور دیگر وکلاء۔

(2) کوئی وکیل اپنی مرضی سے سینئر وکیل کی حیثیت سے نامزد کیا جا سکے گا اگر سپریم کورٹ یا عدالت عالیہ کی یہ رائے ہو کہ اپنی قابلیت، وکالت کی مدت یا قانون کی خصوصی مہارت یا تجربے کی رو سے وہ ایسی امتیازی حیثیت کا حقدار ہے۔

(3) سینئر وکیل، اپنے پیشے کے معاملے میں، ایسی پابندیوں کے تابع ہوں گے جو بھارتی بار کونسل قانونی پیشے کے مفاد میں مقرر کرے۔

(4) سپریم کورٹ کا ایسا وکیل جو مقررہ تاریخ سے عین قبل اس کورٹ کا سینیر وکیل تھا، اس دفعہ کی اغراض کے لیے سینئر وکیل متصور ہوگا:

بشرطیکہ جب ایسا کوئی سینئر وکیل 31 دسمبر 1956 سے پہلے ایسی بار کونسل کو، جس نے ایسی فہرست رکھی ہو جس میں اس کا نام درج ہو، یہ درخواست دے کہ وہ سینیر وکیل کی حیثیت سے درج رہنے کا خواہشمند نہیں، تو بار کونسل درخواست کو منظور کر سکے گی اور فہرست میں حسبہ رد و بدل کیا جائے گا۔

ریاستی بار کونسل وکلاء کی فہرستیں مرتب کریں گی

17۔ (1) ہر ریاستی بار کونسل وکلاء کی فہرست مرتب کرے اور رکھے گی جس میں مندرجہ ذیل اشخاص کے نام اور پتے درج ہوں گے:-

(الف) ایسے تمام اشخاص جو مقررہ تاریخ سے عین قبل بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 (38 بابت 1926) کے تحت کسی بھی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج تھے جن میں ایسے اشخاص شامل ہیں جو بھارت کے شہری ہوتے ہوئے، 15 اگست 1947ء سے قبل مذکورہ ایکٹ کے تحت کسی ایسے علاقے میں بحیثیت وکلاء درج تھے، جو مذکورہ تاریخ سے پہلے بھارت میں شامل تھا جس کی تعریف حکومت بھارت ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے، اور

جو کسی وقت مقررہ طریقے سے بار کونسل کی حدود کے اندر وکالت کرنے کے ارادے کا اظہار کریں؛

(ب) دیگر تمام ایسے اشخاص جو اس ایکٹ کے تحت مقررہ تاریخ پر یا اس کے بعد ریاستی بار کونسل کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج ہوں؛

(2) وکلاء کی ایسی فہرست دو حصوں پر مشتمل ہوگی، پہلے حصے میں سینئر وکلاء کے نام اور دوسرے حصے میں دیگر وکلاء کے نام درج ہوں گے۔

(3) اس دفعہ کے تحت کسی ریاستی بار کونسل کی مرتب کی گئی اور رکھی ہوئی وکلاء کی فہرست کے ہر ایک حصے میں اندراجات سینیارٹی کے لحاظ سے ہوں گے، اور کسی ایسے قاعدے کے تابع جو اس بارے میں بھارتی بار کونسل بنائے، ایسی سینیارٹی کا تعین حسب ذیل طریقے سے کیا جائے گا:-

(الف) ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں محولہ کسی وکیل کی سینیارٹی کا تعین بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 (38 بابت 1926) کے تحت اس کے اندراج کی تاریخ کے مطابق کیا جائے گا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی سینیارٹی کا تعین جو مقررہ تاریخ سے عین قبل سپریم کورٹ کا سینیئر وکیل تھا، فہرست کے پہلے حصے کی غرض کے لیے ایسے اصولوں کے مطابق کیا جائے گا جن کی بھارتی بار کونسل صراحت کرے؛

(ج) حذف——

(د) کسی ایسے دیگر شخص کی سینیارٹی کا تعین، جس کا مقررہ تاریخ پر یا اس کے بعد بحیثیت سینئر وکیل اندراج کیا جائے یا جسے بحیثیت وکیل داخل کیا جائے، ایسے اندراج یا داخلے کی تاریخ سے کیا جائے گا، جیسی کہ صورت ہو؛

(ہ) فقرہ (الف) میں درج کسی امر کے باوجود کسی اٹارنی کی سینیارٹی کا تعین، خواہ وہ وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1980 کے نفاذ سے پہلے یا اس کے بعد بحیثیت وکیل درج کیا گیا ہو، بحیثیت اٹارنی اس کے درج فہرست ہونے کی تاریخ کے مطابق کیا جائے گا۔

(4) کسی بھی شخص کو ایک سے زیادہ ریاستی بار کونسل کی فہرست میں بحیثیت وکیل درج نہیں کیا جائے گا۔

ایک ریاستی فہرست سے دوسری میں نام کی منتقلی

18۔ (1) دفعہ 17 میں درج کسی امر کے باوجود، کوئی ایسا شخص جس کا نام بحیثیت وکیل کسی ریاستی بار کونسل کی فہرست میں درج ہو، مقررہ فارم پر بھارتی بار کونسل کو اس کا نام اس ریاستی بار کونسل کی فہرست سے کسی دوسری ریاستی بار کونسل کی فہرست میں منتقل کرنے کی درخواست دے سکے گا اور، کسی ایسی درخواست کی وصولی پر بھارتی بار کونسل یہ ہدایت دے گی کہ ایسے شخص کا نام، کسی فیس کی ادائیگی کے بغیر، پہلی متذکرہ ریاستی بار کونسل کی فہرست سے خارج کیا جائے اور دوسری ریاستی بار کونسل کی فہرست میں درج کیا جائے اور متعلقہ ریاستی بار کونسلیں ایسی ہدایت پر عمل کریں گی:

بشرطیکہ جب منتقلی کی کوئی ایسی درخواست کسی ایسے شخص نے دی ہو جس کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی زیر سماعت ہو یا جب کسی دیگر وجہ سے بھارتی بار کونسل کو یہ گمان ہو کہ منتقلی کی درخواست نیک نیتی سے نہیں دی گئی ہے اور یہ کہ منتقلی نہیں کی جانی چاہیے، تو بھارتی بار کونسل ایسے شخص کو جس نے یہ درخواست دی ہو اس بارے میں عرضداشت پیش کرنے کا موقعہ دینے کے بعد درخواست رد کر سکے گی۔

(2) شکوک رفع کرنے کے لیے ذریعہ ہذا یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جب ضمن (1) کے تحت کسی وکیل کی دی گئی درخواست پر اس کا نام ایک ریاستی بار کونسل کی فہرست سے دوسری ریاستی بار کونسل کی فہرست میں منتقل کیا جائے، تو موخر الذکر فہرست میں اس کی سینیارٹی وہی رہے گی جس کا وہ اول الذکر فہرست میں حقدار تھا۔

ریاستی بار کونسلیں وکلاء کی فہرستوں کی نقول بھارتی بار کونسل کو بھیجیں گی

19۔ ہر ریاستی بار کونسل بھارتی بار کونسل کو اس ایکٹ کے تحت پہلی بار اس کی مرتب کی گئی وکلاء کی مستند فہرست کی نقل بھیجے گی اور اس کے بعد بھارتی بار کونسل کو ایسی فہرست میں تمام ردوبدل اور اضافوں سے مطلع کرے گی جونہی وہ کیے جائیں۔

سپریم کورٹ کے بعض وکلاء کو درج فہرست کرنے کے لیے خصوصی توضیع

20۔ (1) اس باب میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسا وکیل جو حق کی بنا پر مقررہ تاریخ سے قبل سپریم کورٹ میں وکالت کرنے کا حقدار تھا اور جس کا نام کسی ریاستی فہرست میں درج نہیں ہے، مقررہ وقت کے اندر، ایک مقررہ فارم پر بھارتی بارکونسل کو کسی ریاستی بارکونسل کی فہرست میں اپنا نام درج کرنے کے ارادے کا اظہار کرے گا اور اُس کی وصولی پر بھارتی بارکونسل یہ ہدایت دے گی کہ ایسے وکیل کا نام کسی فیس کی ادائیگی کے بغیر اس ریاستی بارکونسل کی فہرست میں درج کیا جائے اور متعلقہ بارکونسلیں ایسی ہدایت پر عمل کریں گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت بھارتی بارکونسل کی ہدایت کی تعمیل میں ریاستی فہرست میں کیا گیا کوئی اندراج دفعہ 17 کے ضمن (3) کی توضیعات کے مطابق تعین کی گئی سینیارٹی کی ترتیب سے کیا جائے گا۔

(3) ضمن (1) میں محولہ کوئی وکیل مقررہ وقت کے اندر اپنا ارادہ ظاہر نہ کرے یا ظاہر کرنے سے قاصر رہے، تو اس کا نام دہلی کی ریاستی بارکونسل کی فہرست میں درج کیا جائے گا۔

سینیارٹی سے متعلق تنازعات

21۔ (1) جب دو یا زائد اشخاص کی سینیارٹی کی تاریخ ایک ہی ہو تو، عمر میں بڑے شخص کو دوسرے سے سینیر شمار کیا جائے گا۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع، اگر کسی شخص کو سینیارٹی سے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اسے متعلقہ ریاستی بارکونسل کو فیصلے کے لیے رجوع کیا جائے گا۔

اندراج کا سرٹیفکیٹ

22۔ (1) ریاستی بارکونسل مقررہ فارم پر ایسے ہر ایک شخص کو اندراج کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس کا نام اس نے ایکٹ ہذا کے تحت اس کی مرتب کی گئی وکلاء کی فہرست میں درج کیا ہو۔

(2) ہر ایسا شخص جس کا نام ریاستی فہرست میں اس طرح درج ہو، اپنی مستقل رہائش میں کسی تبدیلی کی اطلاع ایسی تبدیلی سے نوے دن کے اندر ریاستی بارکونسل کو دے گا۔

حق سماعت ماقبل

23۔ (1) بھارت کے اٹارنی جنرل کو تمام دیگر وکلاء کے مقابلے میں حق سماعت ماقبل حاصل ہوگا۔

(2) ضمن (1) کی توضیعات کے تابع، بھارت کے سالیسٹر جنرل کو تمام دیگر وکلاء کے مقابلے میں حق سماعت ماقبل حاصل ہوگا۔

(3) ضمنات (1) اور (2) کی توضیعات کے تابع، بھارت کے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کو تمام دیگر وکلاء کے مقابلے میں حق سماعت ماقبل حاصل ہوگا۔

(3الف) ضمنات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کے تابع، بھارت کے سیکنڈ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کو تمام دیگر وکلاء کے مقابلے میں حقِ سماعت ماقبل حاصل ہوگا۔

(4) ضمنات (1)، (2)، (3) اور (3الف) کی توضیعات کے تابع، کسی ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو دیگر تمام وکلاء کے مقابلے میں حقِ سماعت ماقبل حاصل ہوگا اور ایڈوکیٹس جنرل کے مابین حق سماعت ماقبل کا تعین ان کی اپنی اپنی سینیارٹی کے مطابق کیا جائے گا۔

(5) متذکرہ بالا کے تابع —

(i) سینیر وکلاء کو دیگر تمام وکلاء کے مقابلے میں حق سماعت ماقبل حاصل ہوگا، اور

(ii) سینیر وکلاء کے مابین اور دیگر وکلاء کے مابین حق سماعت ماقبل کا تعین ان کی اپنی اپنی سینیارٹی کے مطابق کیا جائے گا۔

کسی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کیے جانے والے اشخاص

24۔ (1) اس ایکٹ کی، اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی توضیعات کے تابع، کوئی شخص کسی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کئے جانے کا اہل ہوگا، اگر وہ حسب ذیل شرائط پوری کرتا ہو، یعنی:-

(الف) وہ بھارت کا باشندہ ہو:

بشرطیکہ اس ایکٹ میں درج دیگر توضیعات کے تابع، کسی دیگر ملک کے باشندے کو کسی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا جا سکتا ہے، اگر بھارت کے، با قاعدہ اہل، باشندوں کو اس دیگر ملک میں قانون کی وکالت کرنے کی اجازت دی جاتی ہو؛

(ب) اس نے اکیس سال کی عمر مکمل کی ہو؛

(ج) اس نے قانون کی ڈگری حاصل کی ہو—

(i) 12 مارچ 1967 سے قبل، بھارت کی عملداری میں کسی یونیورسٹی سے؛ یا

(ii) 15 اگست 1947 سے قبل، کسی ایسے علاقے میں کسی یونیورسٹی سے جو اس تاریخ سے قبل بھارت میں شامل تھا جیسا کہ حکومت بھارت ایکٹ، 1935 میں تعریف کی گئی ہے؛ یا

(iii) 12 مارچ 1967 کے بعد، بہ استثنا اس کے جس کی توضیع فقرہ (iii الف) میں کی گئی ہے، بھارت میں کسی ایسی یونیورسٹی سے جسے بھارتی بارکونسل نے، اس ایکٹ کی اغراض کے لیے تسلیم کیا ہو، قانونی مطالعے کا تین سالہ کورس کرنے کے بعد؛ یا

(iii الف) بھارت میں کسی ایسی یونیورسٹی سے جسے بھارتی بارکونسل نے اس ایکٹ کی اغراض کے لیے تسلیم کیا ہو، قانونی مطالعے کا ایسا کورس کرنے کے بعد جس کی مدت 68-1967 کے تعلیمی یا اس سے قبل کسی تعلیمی سال سے شروع ہونے والے دو تعلیمی برسوں سے کم نہ ہو؛ یا

(iv) کسی دیگر صورت میں، بھارت کی عملداری سے باہر کسی یونیورسٹی سے ڈگری اگر اسے اس ایکٹ کی اغراض کے لیے بھارتی بارکونسل تسلیم کرتی ہو، یا وہ بیرسٹر ہو اور اسے 31 دسمبر 1976 سے پہلے بار کے لیے نامزد کیا گیا ہو جس کی بمبئی یا کلکتہ کی عدالت عالیہ نے اس عدالت عالیہ کے اٹارنی کے طور پر اندراج کے لیے صراحت کی ہو، یا قانون میں دیگر ایسی کوئی بیرونی اہلیت حاصل کی ہو جس کو بھارتی بارکونسل اس ایکٹ کے تحت بحیثیت وکیل داخلے کی غرض سے تسلیم کرتی ہو؛

(د) حذف———

(ہ) وہ ایسی دیگر شرائط پوری کرتا ہو جن کی صراحت اس باب کے تحت ریاستی بارکونسل کے بنائے گئے قواعد میں کی جائے؛

(و) اُس نے، اندراج کی نسبت، محصول اسٹامپ، اگر کوئی ہو، جو بھارتی اسٹامپ ایکٹ، 1899 (2 بابت 1899) کے تحت واجب الاخذ ہو اور ریاستی بارکونسل کو چھ سو روپے کی واجب الادا اندراج فیس ادا کی ہو اور بھارتی بارکونسل کو اس کے حق میں بنک ڈرافٹ کے ذریعے ایک سو پچاس روپے واجب الادا اندراج فیس ادا کی ہو:

بشرطیکہ جب ایسا شخص درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کا رکن ہو اور وہ اس امر کا ایسے حاکم کا، جو مقرر کیا جائے، ایک سرٹیفکیٹ پیش کرے، تو ریاستی بارکونسل کو واجب الادا اندراج فیس ایک سو روپے اور بھارتی بارکونسل کو پچیس روپے واجب الادا اندراج فیس ہوگی۔

تشریح:— اس ضمن کی اغراض کے لیے کسی شخص کا بھارت کی کسی یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری اس تاریخ سے حاصل کرنا متصور ہوگا جس تاریخ پر اس ڈگری کے لیے امتحان کے نتائج یونیورسٹی اپنے نوٹس بورڈ یا دیگر طور پر شائع کرے جس میں اسے اس امتحان میں کامیاب قرار دیا گیا ہو۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، کسی وکیل یا پلیڈر کو، جو قانون کا گریجوٹ ہو، کسی ریاستی فہرست میں بطور وکیل داخل کیا جا سکے گا اگر وہ—

(الف) ایسے اندراج کے لیے اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق مقررہ تاریخ سے دو برسوں کے اندر درخواست دے؛

(ب) ضمن (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب)، (ہ) اور (و) میں مصرحہ شرائط پوری کرتا ہو۔

(3) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود کوئی شخص جو——

(الف) کم از کم تین برسوں تک، وکیل یا پلیڈر یا مختار رہا ہو، یا کسی قانون کے تحت کسی وقت عدالت عالیہ (جس میں کسی سابقہ حصہ ب ریاست کی عدالت عالیہ شامل ہے) یا کسی یونین علاقہ میں جوڈیشیل کمشنر کی کسی عدالت کے وکیل کی حیثیت سے اندراج کا مستحق تھا؛ یا

(الف الف) یکم دسمبر، 1961 سے قبل، کسی قانون کی توضیعات کی رُو سے ماسوائے وکیل کی حیثیت سے دیگر طور پر قانون کا پیشہ اختیار کرنے کا مستحق تھا (پیروی یا فعل کر کے یا دونوں طرح سے) یا وہ اس طرح مستحق ہوتا اگر مذکورہ، تاریخوں پر سرکاری ملازمت میں نہ ہوتا؛ یا

(ب) حذف——

(ج) یکم اپریل، 1937 سے قبل، کسی ایسے علاقے میں کسی عدالت عالیہ کا وکیل رہا ہو جو برما میں شامل تھا جس کی تعریف حکومت بھارت ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے؛ یا

(د) بھارتی بار کونسل کے اس بارے میں بنائے گئے کسی قاعدہ کے تحت بطور وکیل درج فہرست ہونے کا مستحق ہو، اسے ریاستی فہرست میں بطور وکیل داخل کیا جا سکتا ہے اگر وہ——

(i) اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ایسے اندراج کے لیے درخواست دے؛ اور

(ii) ضمن (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب)، (ہ) اور (و) میں مصرحہ شرائط پوری کرتا ہو۔

(4) حذف——

اندراج کے لیے نااہلیت

24الف۔ (1) کسی شخص کو ریاستی فہرست میں بطور وکیل داخل نہیں کیا جائے گا——

(الف) اگر وہ کسی ایسے جرم کا سزایاب ہو جس میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو؛

(ب) اگر وہ چھوت چھات (جرائم) ایکٹ، 1955 کی توضیعات کے تحت کسی جرم کا سزایاب ہو؛

(ج) اگر اسے کسی ریاستی عہدے یا ملازمت سے کسی ایسے جرم کے لیے جس میں اخلاقی گراوٹ بھی شامل ہے، برطرف کیا گیا یا ہٹایا گیا ہو۔

تشریح——اس فقرے میں لفظ "ریاست" کے وہی معنی ہوں گے جو اسے آئین کی دفعہ 12 کے تحت دیے گئے ہیں:

بشرطیکہ متذکرہ بالا اندراج کے لیے نااہلیت اس کے رہا ہونے یا برخاست کئے جانے یا جیسی کہ صورت ہو، سے 2 سال کی مدت گذرنے کے بعد موثر نہیں رہے گی۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا جس کے خلاف قصوروار پائے جانے کے بعد آزمائش مجرمین ایکٹ، 1958 کی توضیعات کے تحت کارروائی کی جائے۔

ایسا حاکم جس کو اندراج کی درخواست دی جائے

25۔ وکیل کے طور پر داخلے کی درخواست مصرحہ فارم پر ایسی ریاستی بار کونسل کو دی جائے گی جس کی حدود کے اندر درخواست دہندہ وکالت کرنے کی تجویز رکھتا ہو۔

بطور وکیل داخلے کی درخواستوں کا نپٹارا

26۔ (1) کوئی ریاستی بار کونسل بطور وکیل داخلے کی ہر درخواست اپنی اندراج کمیٹی کے سپرد کرے گی اور ضمنات (2) اور (3) کی توضیعات اور ایسی کسی ہدایت کے تابع جو اس بارے میں ریاستی بار کونسل تحریری طور پر دے، ایسی کمیٹی اس درخواست کو مقررہ طریقے سے نپٹائے گی۔

بشرطیکہ بھارتی بار کونسل، اگر وہ، یا تو اس بارے میں اُسے کی گئی کسی سپردگی پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو کہ کسی شخص نے وکلاء کی فہرست میں اپنے نام کا اندراج

کسی اہم واقعہ کی غلط بیانی کر کے یا فریب سے ناجائز دباؤ سے کرایا ہے، اسے سننے کا موقع دینے کے بعد ایسے شخص کا نام وکلاء کی فہرست سے خارج کر سکے گی۔

(2) جب کسی ریاستی بار کونسل کی اندراج کمیٹی ایسی کسی درخواست کو مسترد کرنے کی تجویز رکھتی ہو، تو وہ اس درخواست کو رائے کے لیے بھارتی بار کونسل کو سُپرد کرے گی اور ایسی سپردگی کے ہمراہ درخواست کے استرداد کی تائید میں وجوہات کا بیان ہوگا۔

(3) کسی ریاستی بار کونسل کی اندراج کمیٹی ضمن (2) کے تحت بھارتی بار کونسل کے سپرد کی گئی درخواست بھارتی بار کونسل کی رائے کے مطابق نمٹائے گی۔

(4) جب کسی ریاستی بار کونسل کی اندراج کمیٹی نے اپنی فہرست میں بحیثیت وکیل داخلے کی درخواست مسترد کی ہو، تو ریاستی بار کونسل جتنی جلد ہو سکے، دیگر تمام ریاستی بار کونسل کو ایسے استرداد کی اطلاع دے گی جس میں اس کا نام، پتہ اور تعلیمی قابلیت درج ہو جس کی درخواست مسترد کی گئی ہو نیز استرداد کی وجوہات بھی درج ہوں۔

فہرست سے ناموں کے اخراج کا اختیار

26الف۔ کوئی ریاستی بار کونسل ریاستی فہرست سے کسی ایسے وکیل کا نام خارج کر سکے گی جو فوت ہو چکا ہو یا جس سے اس بارے میں استدعا موصول ہوئی ہو۔

ایک بار مسترد کی گئی درخواست دیگر بار کونسل بجز بعض صورتوں کے منظور نہیں کرے گی

27۔ جب کسی ریاستی بار کونسل نے کسی شخص کو اپنی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کرنے کی درخواست مسترد کی ہو، تو کوئی دیگر ریاستی بار کونسل ایسے شخص کو اپنی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کرنے کی درخواست منظور نہیں کرے گی بجز ایسی ریاستی بار کونسل کے جس نے درخواست مسترد کی ہو اور بھارتی بار کونسل کی تحریری ماقبل رضامندی کے۔

قواعد بنانے کا اختیار

28۔ (1) کوئی ریاستی بار کونسل اس باب کی اغراض کے عمل درآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے حسب ذیل کے لیے توضیع ہو سکے گی۔

(الف) ایسا وقت جس کے اندر اور ایسا فارم جس پر کوئی وکیل دفعہ 20 کے تحت ریاستی بار کونسل کی فہرست میں اپنے نام کے اندراج کا اپنا ارادہ ظاہر کرے گا؛

(ب) حذف

(ج) ایسا فارم جس پر بار کونسل کو اس کی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کرنے کی درخواست دی جائے گی اور ایسا طریقہ جس سے بار کونسل کی اندراج کمیٹی درخواست نپٹائے گی؛

(د) ایسی شرائط جس کے تابع کسی شخص کو ایسی کسی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جا سکے گا؛

(ہ) ایسی اقساط جن میں اندراج فیس ادا کی جا سکے گی۔

(3) اس باب کے تحت بنائے گئے کوئی قواعد موثر نہیں ہوں گے تاوقتیکہ انہیں بھارت کی بار کونسل نے منظور نہ کیا ہو۔

باب IV

وکالت کرنے کا حق

صرف وکلاء ہی اشخاص کا ایسا تسلیم شدہ طبقہ ہوں گے جنہیں وکالت کا استحقاق ہوگا

29۔ اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد کی توضیعات کے تابع، مقررہ تاریخ سے، اشخاص کے صرف ایک طبقے کو قانونی پیشہ اختیار کرنے کا

استحقاق ہوگا، یعنی وکلاء۔

وکلاء کا وکالت کرنے کا حق

30۔ اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع، ایسے ہر وکیل کو جس کا نام ریاستی فہرست میں درج کیا جائے ان تمام علاقوں میں جن پر اس ایکٹ کا نفاذ ہوتا ہے، بطور حق وکالت کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا۔۔۔

(i) تمام عدالتوں میں جن میں سپریم کورٹ بھی شامل ہے؛

(ii) کسی ایسے ٹریبونل یا شخص کے روبرو جسے از روئے قانون شہادت لینے کا اختیار ہو؛ اور

(iii) کسی ایسی دیگر اتھارٹی یا شخص کے روبرو جس کے روبرو ایسے وکیل کو کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے یا اس کے تحت وکالت کرنے کا استحقاق ہو۔

31۔ حذف۔۔۔۔

خصوصی معاملوں میں حاضر ہونے کے لیے اجازت دینے کا عدالت کا اختیار

32۔ اس باب میں کسی امر کے باوجود کوئی عدالت، اتھارٹی یا شخص اپنے روبرو کسی معاملے میں کسی شخص کو جو اس ایکٹ کے تحت وکیل کے طور پر درج نہیں ہے، حاضر ہونے کی اجازت دے سکے گی۔

وکالت کرنے کے لیے صرف وکلاء ہی حقدار ہوں گے

33۔ اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ کسی دیگر قانون میں کی گئی توضیعات کے سوا کوئی شخص مقرر دن یا اس کے بعد کسی عدالت میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کا حقدار تب تک نہیں ہوگا جب تک اس کا نام وکیل کے طور پر اس ایکٹ کے تحت درج نہ ہو۔

عدالت عالیہ کا قواعد بنانے کا اختیار

34۔ (1) عدالت عالیہ ایسی شرائط قلمبند کرتے ہوئے قواعد بنا سکے گی جن کے تابع رہتے ہوئے کسی وکیل کو عدالت عالیہ اور اس کی ماتحت عدالتوں میں وکالت کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

(1 الف) عدالت عالیہ میں اپنی یا اپنی ماتحت کسی عدالت کی بھی کارروائیوں میں کسی فریق کے ذریعہ اپنے مخالف کے وکیل کی فیس کی بابت خرچ کی شکل میں واجب الادا فیس، تشخیص کے ذریعہ یا دیگر صورت میں مقرر کرنے اور اس کی ضابطہ بندی کے لیے قواعد بنائے گی۔

(2) ضمن (1) میں محولہ توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر کلکتہ میں واقع عدالت عالیہ آرٹیکل کلرکوں کے لیے انٹرمیڈیٹ اور حتمی امتحانات لینے کی جو دفعہ 58 الف ز میں مصرحہ اشخاص کو ریاستی فہرست میں وکیل کے طور پر داخل کیے جانے کی اغراض کے لیے پاس کرنے ہوں گے، توضیع کرنے اور اس سے متعلق دیگر امور کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(3) حذف۔۔۔۔

باب V

وکلاء کا طرز عمل

بداعمالی کے لیے وکلاء کو سزا

35۔ (1) جب کسی شکایت کے موصول ہونے پر یا دیگر طور پر ریاستی بار کونسل کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ اس کی فہرست میں کوئی وکیل پیشہ ورانہ یا دیگر بد

اعمالی کا قصوروار رہا ہے تو وہ اس معاملے کو نپٹانے کے لیے اپنی تادیبی کمیٹی کو رجوع کرے گی۔

(1 الف) ریاستی بار کونسل، یا تو اپنی ایما پر یا کسی مفاد رکھنے والے شخص کی اس کو دی گئی درخواست پر، اپنی تادیبی کمیٹی کے روبرو زیر التوا کارروائی کو واپس لے سکے گی اور یہ ہدایت دے سکے گی کہ اس ریاستی بار کونسل کی کوئی دیگر تادیبی کمیٹی تحقیقات کرے۔

(2) کسی ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی معاملے کی سماعت کے لیے تاریخ مقرر کرے گی اور متعلقہ وکیل نیز ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کو اس کی اطلاع بھجوائے گی۔

(3) کسی ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی متعلقہ وکیل اور ایڈووکیٹ جنرل کو سننے کا موقع دینے کے بعد حسب ذیل احکام میں سے کوئی حکم صادر کر سکے گی، یعنی:-

(الف) شکایت کو خارج کر سکے گی یا، جب کارروائی ریاستی بار کونسل کی ایما پر شروع کی گئی تھی، یہ ہدایت دے سکے گی کہ کارروائی داخل دفتر کی جائے؛

(ب) وکیل کی سرزنش کر سکے گی؛

(ج) وکیل کو وکالت سے ایسی مدت کے لیے معطل کرے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے؛

(د) وکیل کا نام وکیلوں کی ریاستی فہرست سے خارج کر سکے گی۔

(4) جب ضمن (3) کے فقرہ (ج) کے تحت کسی وکیل کو وکالت سے معطل کیا جائے، اُسے، معطلی کی مدت کے دوران، بھارت میں کسی عدالت میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کی ممانعت ہوگی۔

(5) جب ضمن (2) کے تحت ایڈووکیٹ جنرل کو کوئی نوٹس جاری کیا جائے، تو ایڈووکیٹ جنرل ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کے سامنے یا تو اصالتاً یا اس کی جانب سے حاضر ہونے والے کسی وکیل کے توسط سے حاضر ہو سکے گا۔

تشریح:- اس دفعہ، دفعہ 37 اور دفعہ 38 میں اصطلاحات ''وکیل'' اور ''ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل'' سے دہلی کے یونین علاقہ کی نسبت، بھارت کا ایڈیشنل سالیسٹر جنرل مراد ہے۔

بھارتی بار کونسل کے تادیبی اختیارات

36۔ (1) جب کسی شکایت کے موصول ہونے پر یا دیگر طور پر بھارتی بار کونسل کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کوئی ایسا وکیل جس کا نام کسی ریاستی فہرست میں درج نہیں ہے، پیشہ وارانہ یا دیگر بداطواری کا قصوروار رہا ہے تو وہ یہ معاملہ نپٹارے کے لیے اپنی تادیبی کمیٹی کے سپرد کرے گی۔

(2) اس باب میں درج کسی امر کے باوجود، بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی، یا تو اپنی ایما پر یا کسی ریاستی بار کونسل کی رپورٹ پر یا مفاد رکھنے والے کسی شخص کی اسے دی گئی درخواست پر، کسی ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کے روبرو کسی وکیل کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے زیر التوا کارروائی کو اپنے روبرو تحقیقات کے لیے واپس لے سکے گی اور اس کو نپٹائے گی۔

(3) بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی، اس دفعہ کے تحت کسی معاملے کو نپٹانے میں، جہاں تک ہو سکے، دفعہ 35 میں درج ضابطہ اختیار کرے گی، جب کہ اس دفعہ میں ایڈووکیٹ جنرل کے حوالہ جات سے بھارت کے اٹارنی جنرل کے حوالہ جات کا مفہوم لیا جائے گا۔

(4) اس دفعہ کے تحت کوئی کارروائی نپٹانے میں بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی ایسا کوئی بھی حکم صادر کر سکے گی جو ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی دفعہ 35 کے ضمن (3) کے تحت صادر کر سکتی ہے، اور جب بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کے روبرو تحقیقات کے لیے کوئی کارروائی واپس لی گئی ہو، تو متعلقہ ریاستی بار کونسل کسی ایسے حکم کو نافذ کرے گی۔

تادیبی کمیٹیوں کی تشکیل میں تبدیلیاں

36 الف۔ جب کبھی دفعہ 35 یا دفعہ 36 کے تحت کسی کارروائی کی نسبت، ریاستی بار کونسل کی کوئی تادیبی کمیٹی یا بھارتی بار کونسل کی کوئی تادیبی کمیٹی یا بھارتی بار کونسل

کی کوئی تادیبی کمیٹی اپنے اختیار سماعت کا استعمال ترک کردے اور اس کی جگہ کوئی دوسری کمیٹی لے لے جسے اختیار سماعت حاصل ہو اور وہ اس کا استعمال بھی کرے، تو اس طرح اس کی جگہ لینے والی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی یا بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، اس مرحلے سے کارروائی جاری رکھ سکے گی، جس پر اس کی پیش رو کمیٹی نے کارروائی اس طرح چھوڑی ہو۔

تادیبی کارروائی کا نپٹارا

36ب۔ (1) کسی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی دفعہ 35 کے تحت اُسے موصول ہوئی شکایت کو مستعدی سے نپٹائے گی اور ہر صورت میں یہ کارروائی شکایت موصول ہونے کی تاریخ سے، یا ریاستی بارکونسل کی ایما پر کارروائی شروع ہونے کی تاریخ سے، جیسی کہ صورت ہو، ایک سال کے اندر مکمل کی جائے گی، اور ایسا نہ ہونے کی صورت میں ایسی کارروائی بھارتی بارکونسل کو منتقل ہو جائیگی جو اس کو نپٹائے گی گویا کہ یہ ایسی کارروائی ہو جو دفعہ 36 کے ضمن (2) کے تحت تحقیقات کے لیے واپس لی گئی ہو۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جب وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1973 کے نفاذ پر، کسی وکیل کے خلاف کسی تادیبی امر کی نسبت کوئی کارروائی کسی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے سامنے زیر التوا ہو تو ریاستی بارکونسل کی وہ تادیبی کمیٹی اُسے ایسے نفاذ سے چھ ماہ کی مدت یا شکایت موصول ہونے کی تاریخ سے، یا جیسی کہ صورت ہو، ریاستی بارکونسل کی ایما پر کارروائی شروع کرنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر، جو بھی بعد میں واقع ہو، نپٹائے گی، ایسا نہ ہونے کی صورت میں ایسی کارروائی ضمن (1) کے تحت نپٹارے کے لیے بھارتی بارکونسل کو منتقل ہو جائے گی۔

بھارتی بارکونسل کو اپیل

37۔ (1) دفعہ 35 کے تحت ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے صادر کیے گئے کسی حکم سے ناراض کوئی شخص یا ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل، اس کی اپیل حکم کی ترسیل کی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر، بھارتی بارکونسل کو کر سکے گا۔

(2) ایسی ہر اپیل کی سماعت بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کرے گی اور وہ اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔ (جس میں ایسا حکم شامل ہے جس میں ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کی دی گئی سزا میں ردّ و بدل کیا جائے):

بشرطیکہ بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے کسی حکم میں اس طرح ردّ و بدل نہیں کرے گی جس سے ناراض شخص، اسے سننے کا معقول موقع دیے بغیر مضرت رساں طریقے سے متاثر ہوتا ہو۔

سپریم کورٹ کو اپیل

38۔ بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے دفعہ 36 یا دفعہ 37 کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم سے ناراض کوئی شخص یا بھارت کا اٹارنی جنرل یا متعلقہ ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل، جیسی کہ صورت ہو، ایسی تاریخ سے ساٹھ دن کے اندر جس پر حکم کی اس کو ترسیل ہوئی ہو، سپریم کورٹ کو اپیل کر سکے گا اور سپریم کورٹ اس پر ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے (جس میں ایسا حکم شامل ہے جس کی رو سے بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کی دی گئی سزا میں ردّ و بدل کیا گیا ہو)۔

بشرطیکہ بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے کسی حکم میں سپریم کورٹ اس طرح ردّ و بدل نہیں کرے گی جس سے ناراض شخص اسے سننے کا معقول موقعہ دیئے بغیر مضرت رساں طور پر متاثر ہوتا ہو:

میعاد ایکٹ، 1963 کی دفعات 5 اور 12 کا اطلاق

39۔ میعاد ایکٹ 1963 کی دفعات 5 اور 12 کی توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، دفعہ 37 اور دفعہ 38 کے تحت اپیلوں پر ہوگا۔

حکم کا التوا

40۔ (1) دفعہ 37 یا دفعہ 38 کے تحت کی گئی، کسی اپیل کا نفاذ بطور التوا اس حکم پر نہیں ہوگا جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، لیکن بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی یا سپریم کورٹ، جیسی کہ صورت ہو، معقول وجہ کی بنا پر، ایسی شرائط و قیود پر جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، ایسے حکم کے التوا کی ہدایت دے سکے گی۔

(2) جب ایسا وقت منقضی ہونے سے پہلے حکم کے التوا کی درخواست دی جائے جس کی دفعہ 37 یا دفعہ 38 کے تحت اس کے خلاف اپیل کے لیے اجازت دی گئی ہو، تو ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی، یا بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی، جیسی کہ صورت ہو، معقول وجہ کی بنا پر، ایسی شرائط و قیود پر ایسے حکم کے التوا کی ہدایت دے سکے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

وکلاء کی فہرست میں تبدیلی

41۔ (1) جب اس باب کے تحت کسی وکیل کی سرزنش یا معطلی کا حکم صادر کیا جائے تو اس کے نام کے سامنے سزا کا اندراج۔۔۔

(الف) ایسے وکیل کی صورت میں جس کا نام کسی ریاستی فہرست میں درج ہو، اس فہرست میں کیا جائے گا؛

(ب) حذف۔۔۔۔۔۔

اور جب وکالت سے کسی وکیل کو برطرف کرنے کا حکم صادر کیا جائے تو اس کا نام ریاستی فہرست سے خارج کیا جائے گا۔

(2) حذف۔۔۔۔۔۔

(3) جب کسی وکیل کو وکالت سے معطل یا برطرف کیا جائے تو اس کے درج فہرست ہونے کی نسبت دفعہ 22 کے تحت عطا کیا گیا سرٹیفکٹ واپس طلب کیا جائے گا۔

تادیبی کمیٹی کے اختیارات

42۔ (1) بار کونسل کی تادیبی کمیٹی کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی دیوانی عدالت میں مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت حسب ذیل امور کی نسبت مرکوز ہیں، یعنی:۔

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اسے حاضر کروانا اور حلف پر اس کا بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور اسے پیش کرنے کا حکم دینا؛

(ج) بیانات حلفی پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقول طلب کرنا؛

(ہ) گواہان کا بیان لینے یا دستاویزات کا ملاحظہ کرنے کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے:

بشرطیکہ ایسی کسی تادیبی کمیٹی کو مندرجہ ذیل کی حاضری کا حکم دینے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔۔۔

(الف) کسی عدالت کا صدر نشیں افسر ماسوائے اس عدالت عالیہ کی ماقبل منظوری سے جس کے ماتحت ایسی عدالت ہو؛

(ب) کسی عدالت مال کا کوئی افسر ماسوائے ریاستی حکومت کی ماقبل منظوری سے۔

(2) کسی بار کونسل کی کسی تادیبی کمیٹی کے سامنے تمام کارروائیاں مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 193 اور 228 کے معنوں میں عدالتی کارروائیاں تصور ہوں گی، اور ایسی ہر تادیبی کمیٹی مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 کی دفعات 480، 482 اور 485 کی اغراض کے لیے ایک دیوانی عدالت تصور ہوگی۔

(3) ضمن (1) کی رو سے تفویض کیے گئے اختیارات میں سے کسی اختیار کے استعمال کرنے کی اغراض کے لیے تادیبی کمیٹی، ان علاقوں میں جن پر اس

ایکٹ کا نفاذ ہوتا ہے کسی دیوانی عدالت کو، کسی ایسے گواہ کی حاضری کے لیے یا کوئی ایسی دستاویز پیش کرنے کے لیے جو کمیٹی کو مطلوب ہو، یا کسی ایسے کمیشن کے لیے جو وہ جاری کرنا چاہے، کوئی سمن یا دیگر حکم نامہ بھیج سکے گی اور دیوانی عدالت ایسے حکم نامے کی تعمیل کروائے گی یا ایسا کمیشن جاری کروائے گی، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکم نامے کا نفاذ کروائے گی گویا کہ وہ اس کے روبرو حاضری یا پیش کرنے کے لیے حکم نامہ ہو۔

(4) کسی تادیبی کمیٹی کے چیرمین یا کسی رکن کی اس کے روبرو کسی معاملے کی سماعت کے لیے مقرر تاریخ پر غیر حاضری کے باوجود تادیبی کمیٹی، اگر وہ ایسا ٹھیک سمجھے، اس طرح مقررہ تاریخ پر کارروائی منعقد کرے گے یا جاری رکھے گی اور ایسی کوئی کارروائی اور تادیبی کمیٹی کا ایسی کسی کارروائی میں صادر کیا گیا کوئی حکم محض اس بنا پر ناجائز نہ ہوگا کہ ایسی کسی تاریخ پر اس کا چیرمین یا رکن غیر حاضر تھا:

بشرطیکہ دفعہ 35 کے ضمن (3) میں محولہ نوعیت کا کوئی حتمی حکم کسی کارروائی میں صادر نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ تادیبی کمیٹی کا چیرمین اور دیگر اراکین حاضر ہوں۔

(5) جب دفعہ 35 کے ضمن (3) میں محولہ نوعیت کا کوئی حتمی حکم کسی کارروائی میں تادیبی کمیٹی کے چیرمین اور اراکین کی رائے کے مطابق یا تو ان کے مابین اکثریتی رائے نہ ہونے کی وجہ سے یا دیگر طور پر صادر نہ کیا جا سکے تو یہ معاملہ اس پر ان کی رائے کے ساتھ متعلقہ بارکونسل کے چیرمین کے سامنے یا اگر بارکونسل کا چیرمین تادیبی کمیٹی کا قائم مقام چیرمین یا ممبر ہو، تو بارکونسل کے نائب چیرمین کے سامنے رکھا جائے گا اور بارکونسل کا مذکورہ چیرمین یا نائب چیرمین، جیسی کہ صورت ہو، ایسی سماعت کے بعد جسے وہ ٹھیک سمجھے اپنی رائے سنائے گا اور تادیبی کمیٹی کا حتمی حکم ایسی رائے کی پیروی میں ہوگا۔

بھارتی بارکونسل اور دیگر کمیٹیوں کے اختیارات

42 الف۔ دفعہ 42 کی توضیعات کا، جہاں تک ہو سکے، اطلاق بھارتی بارکونسل، اندراج کمیٹی، انتخابی کمیٹی، قانونی امداد کمیٹی یا بارکونسل کی کسی دیگر کمیٹی کے متعلق اسی طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق کسی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے متعلق ہوتا ہے۔

تادیبی کمیٹیوں کے سامنے کارروائیوں کا خرچہ

43۔ کسی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی اس کے سامنے کسی کارروائی کے خرچے کی نسبت ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور ایسا کوئی بھی حکم اس طرح قابل عمل ہوگا گویا کہ یہ حکم:-

(الف) بھارتی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے کسی حکم کی صورت میں سپریم کورٹ کا حکم ہو؛

(ب) کسی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کے حکم کی صورت میں، عدالت عالیہ کا حکم ہو۔

تادیبی کمیٹی کے احکام پر نظر ثانی

44۔ کسی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی یا تو اپنی ایما پر یا دیگر طور پر اس باب کے تحت اس کے صادر کیے گئے کسی حکم پر اس حکم کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر نظر ثانی کر سکے گی۔

بشرطیکہ کسی ریاستی بارکونسل کی تادیبی کمیٹی کا نظر ثانی کا ایسا کوئی حکم موثر نہیں ہوگا بجز اس کے کہ بھارتی بارکونسل نے اسے منظور کیا ہو۔

باب VI

متفرق

عدالتوں اور دیگر حکام کے روبرو غیر قانونی طور پر وکالت کرنے والے اشخاص کو سزا

45۔ کوئی شخص جو کسی ایسی عدالت یا کسی اتھارٹی یا کسی شخص کے روبرو وکالت کرے، جس کے روبرو وہ اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت وکالت کرنے کا مستحق نہ ہو، چھ ماہ تک کی سزائے قید کا مستوجب ہوگا۔

46۔ حذف ——

ریاستی بار کونسل کو مالی امداد

46الف۔ بھارتی بار کونسل، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاستی بار کونسل کو اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کی اغراض کے لئے رقوم کی ضرورت ہے، اس بار کونسل کو ایسی مالی امداد بصورت گرانٹ یا دیگر طور پر دے سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

باہمی انتظام

47۔ (1) جب کوئی ایسا ملک، جس کی مرکزی حکومت نے اس بارے میں سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے صراحت کی ہو، اس ملک میں بھارت کے شہریوں کو قانون کا پیشہ اختیار کرنے سے باز رکھے یا ان کے ساتھ غیر منصفانہ امتیازی سلوک کرے تو ایسے ملک کے کسی باشندے کو بھارت میں قانون کا پیشہ اختیار کرنے کا حق نہ ہوگا۔

(2) ضمن (1) کی توضیعات کے تابع، بھارتی بار کونسل ایسی شرائط مقرر کر سکے گی، اگر کوئی ہوں، جن کے تابع بھارت کے شہریوں کے سوائے دیگر اشخاص کی حاصل کی گئی قانون میں غیر ملکی قابلیتیں اس ایکٹ کے تحت بطور وکیل داخلے کی غرض کے لیے تسلیم کی جائیں گی۔

قانونی کارروائی سے تحفظ کا ابرا نامہ

48۔ کسی بار کونسل یا اس کی کسی کمیٹی یا بار کونسل یا اس کی کمیٹی کے کسی ممبر کے خلاف کسی ایسے فعل کے لیے جو اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کیا جانا مقصود ہو، کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی دائر نہیں ہوگی۔

نگرانی کا اختیار

48الف۔(1) بھارتی بار کونسل، کسی بھی وقت اس ایکٹ کے تحت کسی ایسی کارروائی کا ریکارڈ جو کسی ریاستی بار کونسل یا اس کی کسی کمیٹی نے نپٹائی ہو، اور جس کے خلاف کوئی اپیل دائر نہ کی جاسکتی ہو، اس غرض کے لیے طلب کر سکے گی کہ وہ ایسے نپٹارے کے جواز یا معقولیت کی نسبت مطمئن ہو سکے اور وہ اس کی نسبت ایسے احکام صادر کر سکے گی جنہیں وہ ٹھیک سمجھے۔

(2) اس دفعہ کے تحت ایسا کوئی حکم جس سے کوئی شخص مضرت رساں طور پر متاثر ہو اسے سننے کا معقول موقع دیئے بغیر صادر نہیں کیا جائے گا۔

نظر ثانی

48الف الف۔ بھارتی بار کونسل یا اس کی کمیٹیوں میں سے کوئی کمیٹی ماسوائے تادیبی کمیٹی، اپنی ایما پر یا دیگر طور پر کسی ایسے حکم پر، جو اس نے اس ایکٹ کے تحت صادر کیا ہو، ایسے حکم کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر نظر ثانی کر سکے گی۔

ہدایات دینے کا اختیار

48ب۔(1) ریاستی بار کونسل یا اس کی کسی کمیٹی کے کارہائے منصبی کی مناسب اور بہتر انجام دہی کے لیے، بھارتی بار کونسل عام نگرانی اور کنٹرول کے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، ریاستی بار کونسل یا اس کی کسی کمیٹی کو ایسی ہدایات دے سکے گی جو اسے ضروری معلوم ہوں، اور ریاستی بار کونسل یا کمیٹی ایسی ہدایات پر عمل کرے گی۔

(2) جب کوئی ریاستی بار کونسل کسی بھی وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو، تو بھارتی بار کونسل، متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، اس کے بہ اعتبار عہدہ ممبر کو ایسی ہدایات دے سکے گی جو اسے ضروری معلوم ہوں، اور ریاستی بار کونسل کے بنائے گئے قواعد میں درج کسی امر کے باوجود، ایسی ہدایات موثر ہوں گے۔

بھارتی بار کونسل کو قواعد بنانے کے عام اختیارات

49۔ (1) بھارتی بار کونسل اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے قواعد بنا سکے گی اور خاص طور پر ایسے قواعد سے حسب ذیل امور مقرر ہو سکیں گے —

(الف) ایسی شرائط جن کے تابع کوئی وکیل ریاستی بار کونسل کے کسی انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہو سکے گا جن میں رائے دہندگان کی اہلیتیں اور نا اہلیتیں شامل ہیں اور ایسا طریقہ جس سے کوئی ریاستی بار کونسل رائے دہندگان کی فہرست مرتب اور اس پر نظر ثانی کر سکے؛

(الف ب) کسی بار کونسل کی رکنیت کے لیے اہلیتیں اور ایسی رکنیت کے لیے نا اہلیتیں؛

(الف ج) ایسا وقت جس کے اندر اور ایسا طریقہ جس سے دفعہ 3 کے ضمن (2) کے فقرہ شرطیہ کو موثر بنایا جا سکے گا؛

(الف د) ایسا طریقہ جس سے کسی وکیل کے نام کو ایک سے زیادہ ریاستی فہرستوں میں درج ہونے سے روکا جا سکے؛

(الف ھ) ایسا طریقہ جس سے وکلاء کے مابین سینیارٹی کا تعین کیا جا سکے گا؛

(الف و) ایسی کم سے کم تعلیمی قابلیتیں جو کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی میں قانون کے ڈگری کورس میں داخلے کے لیے مطلوب ہوں؛

(الف ز) ایسے اشخاص کا طبقہ یا زمرہ جو بطور وکلاء درج فہرست ہونے کے مستحق ہوں؛

(الف ح) ایسی شرائط جن کے تابع کسی وکیل کو وکالت کرنے کا حق حاصل ہوگا اور ایسے حالات جن کے تحت کسی شخص کا کسی عدالت میں بطور وکیل وکالت کرنا متصور رہوگا؛

(ب) ایسا فارم جس پر کسی وکیل کا نام ایک ریاست کی فہرست سے دوسری ریاست کی فہرست میں منتقل کرنے کی درخواست دی جائے گی؛

(ج) پیشہ وارانہ طرز عمل اور آداب کے ایسے معیار جن پر وکلاء کو عمل پیرا ہونا ہوگا؛

(د) قانونی تعلیم کے ایسے معیار جن پر بھارت میں یونیورسٹیوں کو عمل پیرا رہنا ہوگا اور اس غرض کے لیے یونیورسٹیوں کا معاینہ؛

(ھ) بھارت کے شہریوں کے سوا دیگر اشخاص کی حاصل کی گئی قانون کی ایسی غیر ملکی قابلیتیں جو اس ایکٹ کے تحت بطور وکیل داخلے کی غرض کے لیے تسلیم کی جائیں گی؛

(و) ایسا ضابطہ جو کسی ریاستی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی اور اس کی اپنی تادیبی کمیٹی اختیار کرے گی؛

(ز) وکالت کے معاملے میں ایسی پابندیاں جن کے تابع سینیئر وکلاء ہوں گے؛

(زز) موسمی حالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے وکلاء کے پہنے جانے والے ملبوسات اور چوغوں کا نمونہ، جو عدالت یا ٹریبونل کے روبرو پیش ہوتے ہیں؛

(ح) ایسی فیس جو اس ایکٹ کے تحت کسی معاملے کی نسبت عائد کی جا سکے گی؛

(ط) ریاستی بار کونسلوں کی رہنمائی کے عام اصول اور ایسا طریقہ جس سے بھارتی بار کونسل کی جاری کی گئی ہدایات یا صادر کیے گئے احکام کو نافذ کیا جا سکے گا؛

(ی) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے:

بشرطیکہ فقرہ (ج) یا فقرہ (زز) کے حوالے سے بنائے گئے کوئی قواعد موثر نہیں ہوں گے بجز اس کے کہ انہیں بھارت کے چیف جسٹس نے منظور کیا ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ فقرہ (ہ) کے حوالے سے بنائے گئے کوئی قواعد موثر نہیں ہوں گے بجز اس کے کہ انہیں مرکزی حکومت نے منظور کیا ہو۔

(2) ضمن (1) کے پہلے فقرہ شرطیہ میں درج کسی امر کے باوجود، مذکورہ ضمن کے فقرہ (ج) یا فقرہ (زز) کے حوالے سے بنائے گئے کوئی قواعد اور جو وکلاء (ترمیمی) ایکٹ، 1973 کے نفاذ سے عین قبل نافذ تھے، بدستور نافذ رہیں گے تاوقتیکہ انہیں اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق تبدیل یا منسوخ کیا جائے یا ان میں ترمیم کی جائے۔

قواعد بنانے کا مرکزی حکومت کا اختیار

49الف۔(1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے، اس ایکٹ کی اغراض کے عملدرآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی جن میں کسی ایسے امر کی نسبت قواعد شامل ہیں جس کے لیے قواعد بنانے کا اختیار بھارتی بار کونسل یا ریاستی بار کونسل کو حاصل ہے۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد سے حسب ذیل کے لیے توضیع ہو سکے گی—

(الف) کسی بار کونسل کی رکنیت کے لیے نااہلیتیں اور ایسی رکنیت کے لیے نااہلیتیں؛

(ب) ایسا طریقہ جس سے بھارتی بار کونسل ریاستی بار کونسلوں پر نگرانی اور کنٹرول کا استعمال کر سکے گی اور ایسا طریقہ جس سے بھارتی بار کونسل کی جاری کی گئی ہدایات اور صادر کیے گئے احکام کو نافذ کیا جا سکے گا؛

(ج) ایسے اشخاص کا طبقہ یا زمرہ جو اس ایکٹ کے تحت بطور وکلاء درج فہرست ہونے کے مستحق ہوں گے؛

(د) ایسے اشخاص کا زمرہ جنہیں دفعہ 24 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) کے تحت مقررہ کوئی تربیتی کورس کرنے اور امتحان پاس کرنے سے مستثنیٰ کیا جا سکے گا؛

(ہ) ایسا طریقہ جس سے وکلاء کے مابین سینیارٹی کا تعین کیا جا سکے گا؛

(و) ایسا ضابطہ جو کسی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی معاملات کی سماعت میں اختیار کرے گی اور ایسا ضابطہ جو بھارتی بار کونسل کی تادیبی کمیٹی اپیلوں کی سماعت میں اختیار کرے گی؛

(ز) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے۔

(3) اس دفعہ کے تحت قواعد یا تو سارے بھارت کے لیے یا تمام بار کونسلوں یا کسی بار کونسل کے لیے بنائے جا سکیں گے۔

(4) اگر کسی بار کونسل کے بنائے گئے کسی قاعدے کی کوئی توضیع اس دفعہ کے تحت مرکزی حکومت کے بنائے گئے کسی قاعدے کی کسی توضیع کے نقیض ہو، تو اس دفعہ کے تحت قاعدہ، خواہ بار کونسل کے بنائے گئے قاعدے سے قبل یا بعد میں بنایا گیا ہو، حاوی ہوگا اور بار کونسل کا بنایا گیا قاعدہ، نقیض ہونے کی حد تک، کالعدم ہوگا۔

(5) اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ، اس کے بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں، جب کہ اس کا اجلاس جاری ہو، تیس دن کی مجموعی مدت تک رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے اور اگر اس اجلاس کے، جس میں وہ اس طرح رکھا گیا ہو یا فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے قبل دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا رد و بدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ اس قاعدے کو نہ بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی رد و بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

بعض قوانین کی تنسیخ

50۔ (1) ایسی تاریخ پر جس پر اس ایکٹ کے تحت کوئی ریاستی بار کونسل تشکیل دی جائے، بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعات 3 تا 7 (دونوں دفعات سمیت) دفعہ 9 کے ضمنات (1)، (2) اور (3) اور دفعہ 20 کی توضیعات اس علاقہ میں منسوخ ہو جائیں گی جس کے لیے وہ ریاستی بار کونسل تشکیل دی جائے۔

(2) ایسی تاریخ پر جس پر باب III نافذ العمل ہو، حسب ذیل منسوخ ہو جائیں گے، یعنی:—

(الف) قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879 کی دفعات 6، 7، 18 اور 37 اور اس ایکٹ کی دفعات 8، 9، 16، 17، 19 اور 41 کا اس قدر حصہ جس کا تعلق قانونی پیشہ وران کے داخلے اور اندراج سے ہو؛

(ب) بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920 کی دفعات 3، 4 اور 6؛

(ج) بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعہ 8 کا اس قدر حصہ جس کا تعلق قانونی پیشہ وران کے داخلے اور اندراج سے ہو؛

(د) کسی عدالت عالیہ کی لیٹرس پیٹینٹ اور کسی دوسرے قانون کی توضیعات جہاں تک ان کا تعلق قانونی پیشہ وران کے داخلے اور اندراج سے ہو۔

(3) ایسی تاریخ پر جس پر باب IV نافذ العمل ہو، حسب ذیل منسوخ ہو جائیں گے، یعنی:—

(الف) قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879 کی دفعات 4، 5، 10 اور 20 اور اس ایکٹ کی دفعات 8، 9، 19 اور 41 کا اس قدر حصہ جس سے قانونی پیشہ وران کو کسی عدالت میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کا حق تفویض ہوتا ہو؛

(ب) بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920 کی دفعات 5، 7، 8 اور 9؛

(ج) بھارتی بار کونسل ایکٹ کی دفعہ 14، اور اس ایکٹ کی دفعات 8 اور 15 کا اس قدر حصہ جس سے قانونی پیشہ وران کو کسی عدالت میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کا حق تفویض ہوتا ہو؛

(د) سپریم کورٹ وکلاء (عدالت ہائے عالیہ میں وکالت) ایکٹ، 1951؛

(ہ) کسی عدالت عالیہ کی لیٹرس پیٹینٹ اور کسی دوسرے قانون کی توضیعات جس سے قانونی پیشہ وران کو کسی عدالت میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کا حق تفویض ہوتا ہو۔

(4) ایسی تاریخ پر جس پر باب V نافذ العمل ہو، حسب ذیل منسوخ ہو جائیں گے، یعنی:—

(الف) قانونی پیشہ واران ایکٹ 1879 کی دفعات 12 تا 15 (تمام سمیت) دفعات 21 تا 24 (تمام سمیت)، اور دفعات 39 اور 40 اور اس ایکٹ کی دفعات 16، 17 اور 41 کا اس قدر حصہ جس کا تعلق قانونی پیشہ وران کی معطلی، ہٹائے جانے یا برطرفی سے ہو؛

(ب) بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920 کی دفعات 24 تا 27 (تمام سمیت)؛

(ج) بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعات 10 تا 13 (تمام سمیت)؛

(د) کسی عدالت عالیہ کی لیٹرس پیٹینٹ اور کسی دیگر قانون کی توضیعات جہاں تک ان کا تعلق قانونی پیشہ وران کی معطلی، ہٹائے جانے یا برطرفی سے ہو۔

(5) جب یہ ایکٹ پورے کا پورا نافذ العمل ہو جائے تو—

(الف) اس دفعہ میں محولہ ایکٹوں کی باقیماندہ توضیعات، جو اس دفعہ کی متذکرہ توضیعات میں سے کسی توضیع کی رو سے منسوخ نہیں ہوئی ہوں (بجز قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879 کی دفعات 1، 3، اور 36) منسوخ ہو جائیں گی؛

(ب) فہرست بند میں مصرحہ قوانین اس حد تک منسوخ ہو جائیں گے جس کا ذکر اس میں کیا گیا ہو۔

تعبیر کا قاعدہ

51۔ مقررہ تاریخ پر اور تب سے کسی قانون میں کسی عدالت عالیہ کے الفاظ کی کسی صورت میں درج فہرست کسی وکیل کے حوالہ جات سے یہ تعبیر کیا جائے گا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت درج فہرست وکیل کے حوالہ جات ہیں۔

استثنٰے

52۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر سے یہ متصور نہ ہوگا کہ اس سے آئین کی دفعہ 145 کے تحت حسب ذیل کی نسبت قواعد بنانے کا سپریم کورٹ کا اختیار متاثر ہوتا ہے—

(الف) ایسی شرائط مرتب کرنے کے لیے جن کے تابع کوئی سینیئر وکیل اس عدالت میں وکالت کرنے کا حقدار ہوگا؛

(ب) ان اشخاص کا تعین کرنے کے لیے جو اس عدالت میں فعل اور پلیڈ کرنے کے مستحق ہوں گے۔

باب VII

عارضی اور عبوری توضیعات

پہلی ریاستی بار کونسل کے انتخابات

53۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، کسی ایسی ریاستی بار کونسل کے، جو اس ایکٹ کے تحت پہلی بار تشکیل دی گئی ہو، اراکین کا انتخاب ایسے وکلاء، پلیڈر اور اٹارنی خود اور اپنے مابین کریں گے، جو انتخاب کی تاریخ پر، عدالت عالیہ میں بطور حق وکالت کرنے کا استحقاق رکھتے ہوں اور ایسے علاقے میں بالعموم وکالت کرتے ہوں جس کے لیے بار کونسل تشکیل دی جانی ہو۔

تشریح:— جب ایسے علاقے میں جس کے لیے بار کونسل تشکیل دی جانی ہو، کوئی یونین علاقہ شامل ہو، تو اصطلاح ''عدالت عالیہ'' میں اس یونین علاقے کے جوڈیشنل کمشنر کی عدالت شامل ہے۔

پہلی ریاستی بار کونسلوں کے اراکین کی میعاد عہدہ

54۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، پہلی بار تشکیل دی گئی کسی ریاستی بار کونسل کے منتخب اراکین کی میعادِ عہدہ کونسل کے پہلے اجلاس کی تاریخ سے دو سال ہوگی:

بشرطیکہ ایسے اراکین اپنے عہدے پر بدستور فائز رہیں گے تاوقتیکہ ریاستی بار کونسل اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق از سر نو تشکیل دی جائے۔

بعض موجودہ قانونی پیشہ وران کے حقوق متاثر نہ ہوں گے

55۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود،—

(الف) ہر پلیڈر یا وکیل جو اس حیثیت سے قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879، بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920 یا کسی دیگر قانون کی توضیعات کی رو سے باب IV نافذ ہونے کی تاریخ سے (جس کا اس دفعہ میں بعد ازاں مذکورہ تاریخ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) عین قبل وکالت کر رہا ہو جو اس ایکٹ کے تحت بطور وکیل نہ رہنا چاہیے، یا اندراج کا اہل نہ ہو؛

(ب) حذف———

(ج) ہر مختار جو اس حیثیت سے قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879، یا کسی دیگر قانون کی توضیعات کی رو سے مذکورہ تاریخ سے عین قبل وکالت کر رہا ہو جو اس

ایکٹ کے تحت بطور وکیل نہ رہنا چاہیے، یا اندراج کا اہل نہ ہو؛

(و) محکمہ مال کے ہر ایجنٹ جو اس حیثیت سے قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879، یا کسی دیگر قانون کی توضیعات کی رو سے مذکورہ تاریخ سے عین قبل وکالت کر رہا ہو،

کو اس ایکٹ کی رو سے قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879، بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920، یا دیگر قانون کی متعلقہ توضیعات کی تنسیخ کے باوجود کسی عدالت یا محکمہ مال کے دفتر میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کی نسبت بدستور وہی حقوق حاصل رہینگے اور اسی اتھارٹی کی تادیبی حدود کے تابع ہوگا، جو اسے حاصل تھے، یا جیسی کہ صورت ہو، جس کے تابع وہ مذکورہ تاریخ کے عین قبل تھا اور حسبہ متذکرہ بالا ایکٹوں یا قانون کی متعلقہ توضیعات ایسے اشخاص کی نسبت موثر ہوں گی گویا کہ انہیں منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔

موجودہ بار کونسلوں کی تحلیل

56۔ (1) اس ایکٹ کے تحت، دہلی بار کونسل کے سوائے (جس کا یہاں بعد از اں نئی بار کونسل کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) کسی ریاستی بار کونسل کی تشکیل پر ---

(الف) مماثل بار کونسل میں مرکوز تمام جائدادیں اور املاک نئی بار کونسل میں مرکوز ہو جائیں گے؛

(ب) مماثل بار کونسل کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب، چاہے یہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، بالترتیب نئی بار کونسل کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے؛

(ج) کسی تادیبی امر کی نسبت یا دیگر طور پر مماثل بار کونسل کے روبرو زیر التوا تمام کارروائیاں نئی بار کونسل کو منتقل ہو جائیں گی۔

(2) اس دفعہ میں "مماثل بار کونسل" سے دہلی بار کونسل کے سوا، کسی ریاستی بار کونسل کے تعلق سے ایسے علاقے میں عدالت عالیہ کے لیے بار کونسل مراد ہے، جس کے لیے اس ایکٹ کے تحت ریاستی بار کونسل تشکیل دی گئی ہو۔

بار کونسل تشکیل پانے تک قواعد بنانے کا اختیار

57۔ تاوقتیکہ اس ایکٹ کے تحت کوئی بار کونسل تشکیل دی جائے، اس ایکٹ کے تحت اس بار کونسل کا قواعد بنانے کا اختیار، ---

(الف) بھارتی بار کونسل کی صورت میں، سپریم کورٹ استعمال کرے گی؛

(ب) ریاستی بار کونسل کی صورت، میں عدالت عالیہ استعمال کرے گی۔

عبوری مدت کے لیے خصوصی توضیعات

58۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کوئی ریاستی بار کونسل تشکیل نہیں دی گئی ہو یا جب اس طرح تشکیل دی گئی بار کونسل عدالت کے کسی حکم کی وجہ یا دیگر طور پر اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو، تو اس بار کونسل یا اس کی کسی کمیٹی کے کارہائے منصبی، جہاں تک ان کا تعلق وکلاء کے داخلے اور اندراج سے ہو، عدالت عالیہ اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق انجام دے گی۔

(2) جب تک باب IV نافذ العمل ہو، کوئی ریاستی بار کونسل یا کسی بار کونسل کے کارہائے منصبی انجام دینے والی عدالت عالیہ کسی شخص کو، اگر وہ اس ایکٹ کے تحت اس طرح اندراج کا اہل ہو، کسی ریاستی فہرست میں وکیل کے طور پر، اس امر کے باوجود درج کر سکے گی، کہ دفعہ 28 کے تحت کوئی قواعد نہیں بنائے گئے ہیں یا یہ کہ اس طرح بنائے گئے قواعد کو بھارتی بار کونسل نے منظور نہیں کیا ہے، اور اس طرح درج کیا گیا شخص، تاوقتیکہ وہ باب نافذ العمل ہو جائے، وکالت کے ایسے تمام حقوق کا مستحق ہوگا جو کسی وکیل کو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعہ 14 کے تحت عطا کیے گئے ہیں۔

(3) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر شخص جو، یکم دسمبر، 1961، سے عین قبل، بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کی فہرست میں وکیل درج تھا یا جسے اس ایکٹ کے تحت بحیثیت وکیل درج کیا گیا ہو، تاوقتیکہ باب IV نافذ العمل ہو جائے، سپریم کورٹ میں اس

بارے میں سپریم کوٹ کے بنائے گئے قواعد کے تابع، بطور استحقاق وکالت کرنے کا مستحق ہوگا۔

(4) قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879 یا بمبئی پلیڈرس ایکٹ، 1920 یا قانونی پیشہ وران کے داخلے اور اندراج کی نسبت کسی دیگر قانون کی توضیعات کی دفعہ 50 کے ضمن (2) کی رو سے تنسیخ کے باوجود، متذکرہ بالا ایکٹ اور قانون اور اس کے تحت بنائے گئے کوئی قواعد جہاں تک وہ کسی قانونی پیشہ ور کے سرٹیفکیٹ کی تجدید کے طور پر اجرا سے متعلق ہوں جس میں اسے وکالت کا اختیار دیا گیا ہو باب IV کے نافذ العمل ہونے تک موثر ہوں گے اور، حسبہٗ کسی قانونی پیشہ ور کو (جو اس ایکٹ کے تحت بحیثیت وکیل فہرست میں درج نہ ہوا ہو) جاری یا تجدید کیا گیا سرٹیفکیٹ جو متذکرہ بالا ایکٹوں میں سے کسی ایکٹ یا دیگر قانون کی توضیعات کے تحت یکم دسمبر، 1961 سے شروع ہونے والی اور باب IV نافذ العمل ہونے کی تاریخ پر ختم ہونے والی مدت کے دوران جاری یا تجدید کیا گیا ہو یا جاری یا تجدید کیا ہوا معلوم ہوتا ہو، جائز طور پر جاری یا تجدید کیا گیا متصور ہوگا۔

بعض وکلاء کی نسبت خصوصی توضیعات

58 الف۔(1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، تمام وکلاء جو 26 جولائی، 1948، سے عین قبل الہ آباد کی عدالت عالیہ یا اودھ کی چیف کورٹ میں وکالت کرنے کے مستحق تھے اور جنھیں متحدہ صوبہ جات عدالت ہائے عالیہ (انضمام) آرڈر، 1948 کی توضیعات کے تحت الہ آباد کی نیو ہائی کورٹ آف جوڈیکچر میں وکالت کرنے کے مستحق وکلاء کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا تھا لیکن جن کے نام اس عدالت عالیہ کے وکلاء کی فہرست میں محض اس وجہ سے رسمی طور پر درج نہیں کئے گئے تھے کہ انہوں نے مذکورہ عدالت عالیہ کی بار کونسل کو واجب الادا فیس ادا نہیں کی تھی اور ایسے تمام وکلاء جنھیں مذکورہ تاریخ اور 26 مئی، 1952 کے درمیان اس حیثیت سے فہرست میں درج کیا گیا تھا، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے ایسے اشخاص تصور کئے جائیں گے۔ جنھیں مذکورہ عدالت عالیہ کی فہرست میں بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت بحیثیت وکلاء درج کیا گیا تھا اور ایسے ہر شخص کو، اس بارے میں دی گئی درخواست پر، اتر پردیش کی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جاسکے گا۔

(2) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ایسے تمام وکلاء جو، 10 راکتوبر، 1952 سے عین قبل، حیدرآباد کی عدالت میں وکالت کرنے کے حقدار تھے لیکن جن کا نام اس عدالت عالیہ کے وکلاء کی فہرست میں محض اس وجہ سے رسمی طور پر درج نہیں کیا گیا تھا کہ انہوں نے مذکورہ عدالت عالیہ کی بار کونسل کو واجب الادا فیس ادا نہیں کی تھی، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی غراض کے لیے، ایسے اشخاص تصور ہوں گے جو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت مذکورہ عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج تھے، اور ایسے ہر شخص کو، اس بارے میں دی گئی درخواست پر، آندھرا پردیش یا مہاراشٹر کی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جاسکے گا۔

(3) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ایسے تمام وکلاء جو، یکم مئی 1960 سے عین قبل بمبئی کی عدالت عالیہ میں وکالت کرنے کے مستحق تھے اور جنھوں نے بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعہ 8 کی توضیعات کے تحت گجرات کی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء اپنے نام درج کرنے کے لیے درخواست دی تھی، لیکن جن کے نام مذکورہ توضیع منسوخ ہونے کی بنا پر درج نہیں کیے گئے تھے، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، ایسے اشخاص تصور ہوں گے جنھیں مذکورہ ایکٹ کے تحت گجرات کی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کیا گیا تھا اور ایسا ہر شخص، اس بارے میں دی گئی درخواست پر، گجرات کی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جاسکے گا۔

(4) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ایسے تمام اشخاص جو، یکم دسمبر 1961 سے عین قبل، کسی یونین علاقے میں جوڈیشیل کمشنر کی عدالت کی فہرست میں اس علاقے میں نافذ العمل کسی قانون کے تحت وکلاء تھے، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، ایسے اشخاص متصور ہوں گے جنھیں بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کیا گیا تھا اور ایسا ہر شخص اس بارے میں دی گئی درخواست پر، اس یونین علاقے کی نسبت مرتب ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا جاسکے گا۔

پانڈیچری کے یونین علاقہ کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف الف۔(1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود ایسے تمام اشخاص، جو باب III کی توضیعات پانڈیچری کے یونین علاقہ میں نافذ العمل ہونے سے عین قبل مذکورہ یونین علاقے میں نافذ کسی قانون کے تحت قانونی پیشہ اختیار کرنے کے مستحق تھے (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے) یا جو اس طرح مستحق ہوتے اگر وہ مذکورہ تاریخ پر سرکاری ملازمت میں نہ ہوتے، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے ایسے اشخاص متصور ہوں گے جن کو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کیا گیا تھا اور ایسا ہر شخص، اس بارے میں بار کونسل مدراس کے ذریعہ مصرحہ وقت کے اندر دی گئی درخواست پر، مذکورہ یونین علاقے کی نسبت مرتب ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جا سکے گا۔

(2) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایک ایسے شخص کو، جو اس تاریخ سے عین قبل جس پر یونین علاقہ پانڈیچری میں باب IV کی توضیعات نافذ العمل ہو جائیں، مذکورہ یونین علاقہ میں نافذ کسی قانون کی رو سے قانون کا پیشہ کرتا تھا، (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے یا کسی دیگر طریقے سے) جو ضمن (1) کے تحت بحیثیت وکیل فہرست میں درج نہ ہونا چاہیے یا درج ہونے کا اہل نہ ہو، ایسے قانون کی متعلقہ توضیعات کی پانڈیچری (قوانین کی توسیع) ایکٹ، 1968 کی رو سے تنسیخ کے باوجود کسی عدالت یا محکمہ مال کے دفتر میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کی نسبت بدستور وہی حقوق حاصل رہیں گے اور وہ اسی حاکم کی تادیبی حدود کے تابع ہوگا، جو اسے مذکورہ تاریخ سے عین قبل حاصل تھے یا، جیسی کہ صورت ہو، جن کے تابع وہ تھا اور حسبۂ متذکرہ قانون کی متعلقہ توضیعات ایسے اشخاص کی نسبت موثر ہوں گی گویا کہ ان کو منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔

ریاستی بار کونسل میسور کے درج فہرست کیے گئے بعض اشخاص کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف ب۔ اس ایکٹ یا کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم یا بھارتی بار کونسل کی پاس کی گئی کسی قرارداد یا دی گئی کسی ہدایت میں درج کسی امر کے باوجود ہر ایسا شخص جسے میسور کی عدالت عالیہ سے پلیڈر شپ کا سرٹیفکیٹ حاصل ہونے کی بنا پر ریاستی بار کونسل میسور نے ریاستی فہرست میں 28 فروری، 1963 سے شروع ہونے والی اور 31 مارچ، 1964 پر ختم ہونے والی مدت کے دوران بحیثیت وکیل داخل کیا گیا تھا، باستثنا دیگر طور پر توضیع ہونے کے جائز طور پر ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا گیا متصور ہوگا اور حسبۂ قانون کا پیشہ اختیار کرنے کا مستحق ہوگا (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے):

بشرطیکہ جب ایسے کسی شخص نے کسی ریاستی بار کونسل کی فہرست میں بحیثیت وکیل درج ہونے کا انتخاب کیا ہو تو اس کا نام ایسی دیگر ریاست کی بار کونسل کی فہرست میں درج ہونے کی تاریخ سے میسور کی ریاستی بار کونسل کی فہرست سے خارج شدہ تصور کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شخص کی سینیارٹی، چاہے اس کا نام میسور کی ریاستی بار کونسل کی فہرست میں یا کسی دوسری بار کونسل کی ریاستی فہرست میں درج ہو، دفعہ 17 کے ضمن (3) کے فقرہ (د) کی اغراض کے لیے 16 مئی 1964 کی تاریخ کو تاریخ داخلہ شمار کر کے تعین کی جائے گی۔

اتر پردیش ریاستی بار کونسل کی فہرست میں درج بعض اشخاص کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف ج۔ اس ایکٹ یا کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسا شخص جسے عدالت عالیہ نے 2 جنوری 1962 سے شروع ہونے والی اور 25 مئی 1962 پر ختم ہونے والی مدت کے دوران بحیثیت وکیل درج کیا تھا اور بعد میں اتر پردیش ریاستی بار کونسل نے ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا تھا، عدالت عالیہ کی فہرست میں جائز طور پر بحیثیت وکیل درج کیا گیا تصور کیا جائے گا اور حسبۂ قانون کا پیشہ اختیار کرنے کا مستحق ہوگا (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے)۔

بھارت میں نقل مکانی کرنے والی بعض اشخاص کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف د۔ اس ایکٹ کی رو سے قانونی پیشہ وران ایکٹ، 1879 یا قانونی پیشہ وروں کے داخلے اور اندراج کی نسبت کسی دیگر قانون (جس کا یہاں بعد ازاں

ایسے ایکٹ یا قانون کے طور پر حوالہ کیا گیا ہے) کی توضیعات کی تنسیخ کے باوجود، ہر ایسا شخص جو کسی ایسے علاقے سے جو 15 اگست، 1947ء سے قبل، بھارت کے اندر شامل تھا جس کی تعریف حکومت بھارت ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے، بھارت کے علاقے میں نقل مکانی کرے اور جو ایسی نقل مکانی سے قبل، ایسے علاقے میں اس میں یا قانون کی متعلقہ توضیعات کے تحت بحیثیت پلیڈر، مختار، یا جیسی کہ صورت ہو، ریونیو ایجنٹ داخل اور درج فہرست کیا جا سکے گا اگر وہ۔۔۔

(الف) ایسے ایکٹ یا قانون کے تحت متعلقہ اتھارٹی کو اس غرض کے لیے درخواست دے؛ اور

(ب) بھارت کا شہری ہو اور دیگر شرائط، اگر کوئی ہوں، پوری کرے، جن کی صراحت متذکرہ اتھارٹی نے اس بارے میں کی ہو،

اور اس ایکٹ کی رو ایسے ایکٹ یا قانون کی متعلقہ توضیعات کی تنسیخ کے باوجود اس طرح درج فہرست مختار یا ریونیو ایجنٹ کو کسی عدالت یا محکمہ مال کے دفتر یا کسی دیگر اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کرنے کی نسبت وہی حقوق حاصل ہوں گے اور اسی حاکم کی تادیبی حدود کے تابع ہوگا جس کے تابع وہ ایسے ایکٹ یا قانون کی متعلقہ توضیعات کے تحت ہو گویا کہ وہ منسوخ نہیں کی گئی تھیں اور حسبہٗ وہ توضیعات ایسے اشخاص کی نسبت موثر ہوں گی۔

گوا، دمن اور دیو کے یونین علاقہ کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف ھ۔(1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود ایسے تمام اشخاص، جو یونین علاقہ گوا، دمن اور دیو میں باب III کی توضیعات نافذ العمل ہو جانے کی تاریخ سے عین قبل مذکورہ یونین علاقہ میں نافذ کسی قانون کے تحت قانون کا پیشہ (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے) اختیار کرنے کے مستحق تھے یا جو اس کے مستحق ہوتے اگر وہ مذکورہ تاریخ پر سرکاری ملازمت میں نہ ہوتے، دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے ایسے اشخاص تصور ہوں گے جو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کیے گئے تھے اور ایسا ہر ایک شخص، ایسی مدت کے اندر جو مہاراشٹر بار کونسل مقرر کرے اس بارے میں دی گئی درخواست پر مذکورہ یونین علاقہ کی نسبت مرتب کی گئی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس ضمن کی توضیعات کا ایسے کسی شخص پر اطلاق نہیں ہوگا، جو متذکرہ درخواست کی تاریخ پر، بھارت کا شہری نہ تھا۔

(2) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسے شخص کو، جو یونین علاقہ گوا، دمن اور دیو میں باب IV کی توضیعات نافذ العمل ہو جانے سے عین قبل مذکورہ یونین علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کی رو سے قانون کا پیشہ اختیار کیے ہوئے تھا (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے یا کسی دیگر طریقے سے) یا جو ضمن (1) کے تحت بحیثیت وکیل فہرست میں درج نہیں ہونا چاہتا تھا یا اس کا اہل نہ تھا، ایسے قانون کی متعلقہ توضیعات کی اس ایکٹ کی رو سے تنسیخ کے باوجود کسی عدالت عالیہ یا محکمہ مال کے دفتر میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کی نسبت بدستور وہی حقوق حاصل ہوں گے یا اس اتھارٹی کی تادیبی حدود کے تابع ہوگا جو اسے مذکورہ تاریخ سے عین قبل حاصل تھے، یا جیسی کہ صورت ہو، جن کے تابع وہ تھا اور حسبہٗ متذکرہ قانون کی توضیعات ایسے اشخاص کی نسبت موثر ہوں گی گویا کہ ان کو منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔

(3) ایسی تاریخ پر جس پر ایکٹ ہذا یا اس کا کوئی حصہ یونین علاقہ گوا، دمن اور دیو میں نافذ العمل ہو جائے اس یونین علاقے میں نافذ ایسا قانون جو ایکٹ ہذا یا ایسے حصے کے مماثل ہو اور جو اس ایکٹ کی دفعہ 50 کی توضیعات کی رو سے منسوخ نہیں ہوا ہو، وہ بھی منسوخ ہو جائے گا۔

جموں کشمیر کی نسبت خصوصی توضیعات

58الف و۔(1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ایسے تمام وکلاء، جو باب III کی توضیعات ریاست جموں و کشمیر میں نافذ العمل ہو جانے کی تاریخ سے عین قبل اس ریاست کی عدالت عالیہ میں وکالت کے مستحق تھے یا جو اس طرح مستحق ہوتے اگر وہ اس تاریخ پر سرکاری ملازمت میں نہ ہوتے،

دفعہ 17 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) کی غرض کے لیے، ایسے اشخاص تصور ہوں گے، جو بھارتی بار کونسل ایکٹ،1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکلاء درج کئے گئے تھے، اور ایسا ہر شخص، ایسی مدت کے دوران جس کی بھارتی بار کونسل صراحت کرے، اس بارے میں دی گئی درخواست پر، مذکورہ ریاست کی نسبت مرتب کی گئی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جائے گا۔

(2) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسا شخص جو اس تاریخ سے عین قبل جس پر باب III کی توضیعات ریاست جموں وکشمیر میں نافذ العمل ہو جائیں، وکیل کی حیثیت کے سوائے دیگر طور پر مذکورہ ریاست میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کی رو سے قانون کا پیشہ (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے) اختیار کرنے کا مستحق تھا یا جو اس طرح مستحق ہوتا اگر وہ مذکورہ تاریخ پر سرکاری ملازمت میں نہ ہوتا، مذکورہ ریاست کی نسبت مرتب کی گئی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جا سکے گا، اگر وہ—

(i) اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ایسے اندراج کے لیے درخواست دے؛ اور

(ii) دفعہ 24 کے ضمن (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب)، (د) اور (ھ) میں مصرحہ شرائط پوری کرے۔

(3) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسے شخص کو، جو اس تاریخ سے عین قبل جس پر باب IV کی توضیعات ریاست جموں وکشمیر میں نافذ العمل ہو جائیں، اس ریاست میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کی رو سے قانون کا پیشہ (چاہے قولاً یا فعلاً یا دونوں طرح سے) اختیار کیے ہوئے تھا یا جو ضمن (1) یا ضمن (2) کے تحت وکیل نہ ہونے کا انتخاب کرے یا بحیثیت وکیل فہرست میں درج ہونے کا اہل نہ ہو، ایسے قانون کی متعلقہ توضیعات کی اس ایکٹ کی رو سے تنسیخ کے باوجود کسی عدالت یا محکمہ مال کے دفتر میں یا کسی اتھارٹی یا شخص کے روبرو وکالت کی نسبت، وہی حقوق بدستور حاصل رہیں گے اور وہ اسی اتھارٹی کی تادیبی حدود کے تابع ہوگا جو اسے مذکورہ تاریخ سے قبل حاصل تھے یا، جیسی کہ صورت ہو، جس کے تابع وہ تھا اور حسبہ اس قانون کی متعلقہ توضیعات ایسے اشخاص کی نسبت موثر ہوں گی گویا کہ ان کو منسوخ نہیں کیا گیا تھا۔

(4) ایسی تاریخ پر جس پر یہ ایکٹ یا اس کا کوئی حصہ ریاست جموں وکشمیر میں نافذ العمل ہو جائے، اس ریاست میں نافذ العمل ایسا قانون جو اس ایکٹ کی دفعہ 50 کی توضیعات کی رو سے منسوخ نہ ہوا ہو، منسوخ ہو جائے گا۔

آرٹیکل کلرکوں کی نسبت خصوصی توضیعات

58۔الف ز۔ اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود، ہر ایسا شخص، جس نے 31 دسمبر،1976 سے عین قبل اپنی آرٹیکل شپ شروع کی ہو اور دفعہ 34 کے ضمن (2) کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق کلکتہ کی عدالت عالیہ کے اٹارنی کی حیثیت سے اندراج کی غرض کے لیے، وکلاء (ترمیمی) ایکٹ 1976 کی رو سے اس ضمن کے حذف ہونے سے قبل ابتدائی امتحان پاس کیا ہو، ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل داخل کیا جا سکے گا اگر وہ—

(i) 31 دسمبر،1980 کو یا اس سے قبل—

(الف) حتمی امتحان ایسی صورت میں پاس کرے جب ایسے شخص نے، 31 دسمبر 1976 سے قبل، انٹر میڈیٹ کا امتحان پاس کیا ہو،

(ب) کسی دوسری صورت میں انٹرمیڈیٹ اور حتمی امتحانات پاس کر لے۔

تشریح:—اس فقرہ کی غرض کے لیے، کلکتہ کی عدالت عالیہ ایسے قواعد مقرر کر سکے گی جو دفعہ 34 کے ضمن (2) کے تحت ضروری ہوں اور جن میں امتحانات اور ان کی نسبت کسی دیگر امر کی صراحت کی جائے۔

(ii) ایسے اندراج کے لیے اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق درخواست دے؛ اور

(iii) دفعہ 24 کے ضمن (1) کے فقرہ جات (الف)، (ب)، (ہ) اور (و) میں مصرحہ شرائط پوری کرے۔

بعض تادیبی کارروائیوں کی نسبت خصوصی توضیع

58ب۔ (1) یکم ستمبر 1963 سے کسی عدالت عالیہ کے موجودہ وکیل کے متعلق کسی تادیبی امر کی نسبت ہر کارروائی، بہ استثنا اس کے جس کی توضیع ضمن (2) کے پہلے فقرہ شرطیہ میں کی گئی ہے، اس عدالتِ عالیہ کے تعلق سے ریاستی بار کونسل نپٹائے گی گویا کہ موجودہ وکیل اس کی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا گیا تھا۔

(2) اگر مذکورہ تاریخ سے عین قبل، کسی موجودہ وکیل کی نسبت کسی تادیبی امر کے متعلق کوئی کارروائی بھارتی بار کونسل ایکٹ 1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کے روبروز یرالتوا ہو تو ایسی کارروائی اس عدالتِ عالیہ کے تعلق سے ریاستی بار کونسل کو منتقل ہوگی، گویا کہ یہ کارروائی دفعہ 56 کے ضمن (1) کے فقرہ (ج) کے تحت مماثل بار کونسل کے روبروز یرالتوا تھی:

بشرطیکہ جب ایسی کارروائی کی نسبت عدالت عالیہ کو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کی دفعہ 11 کے تحت تشکیل دیے گئے ٹریبونل کا فیصلہ موصول ہوا ہو، تو عدالتِ عالیہ معاملے کو نپٹائے گی اور عدالت عالیہ کے لیے اس غرض سے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت تفویض کیے گئے تمام اختیارات استعمال میں لانا قانوناً جائز ہوگا گویا کہ اس دفعہ کو منسوخ نہیں کیا گیا تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب عدالت عالیہ نے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 12 کے ضمن (4) کے تحت کوئی معاملہ مزید تحقیقات کے لیے واپس ارسال کیا ہو تو یہ کارروائی اس عدالت عالیہ کی نسبت ریاستی بار کونسل کو منتقل ہوگی گویا کہ یہ کارروائی مماثل بار کونسل کے روبرو دفعہ 56 کے ضمن (1) کے تحت زیرالتوا تھی۔

(3) اگر مذکورہ تاریخ سے عین قبل کسی ایسے پلیڈر، وکیل، مختار یا اٹارنی کی نسبت، جسے اس ایکٹ کے تحت کسی ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا گیا ہو، کسی تادیبی امر کی نسبت کوئی کارروائی زیرالتوا ہو تو ایسی کارروائی اس ریاستی بار کونسل کو منتقل ہوگی جس کی فہرست میں اسے درج کیا گیا ہو اور اسے ایکٹ ہذا کے تحت نپٹایا جائے گا گویا کہ یہ اس کے خلاف اس ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والی کارروائی تھی۔

(4) اس دفعہ میں ''موجودہ وکیل'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو بھارتی بار کونسل ایکٹ، 1926 کے تحت کسی عدالت عالیہ کی فہرست میں بحیثیت وکیل درج کیا گیا تھا اور جو، اپنے خلاف کسی تادیبی امر کی نسبت کوئی کارروائی شروع کرتے وقت، اس ایکٹ کے تحت ریاستی فہرست میں بحیثیت وکیل درج نہیں کیا گیا ہو۔

(5) اس دفعہ کی توضیعات، اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

مشکلات رفع کرنا

59۔ (1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں، بالخصوص اس ایکٹ کی رو سے منسوخ شدہ قوانین سے اس ایکٹ کی توضیعات تک کی نسبت کوئی مشکل پیدا ہو جائے، تو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع کیے گئے حکم کے ذریعے، ایسی توضیعات وضع کر سکے گی جو اس ایکٹ کی اغراض کے نقیض نہ ہوں اور جو اسے مشکل رفع کرنے کے لیے ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہوں۔

(2) ضمن (1) کے تحت حکم اس طرح صادر کیا جا سکے گا کہ وہ کسی ایسی تاریخ سے موثر بہ ماضی ہو جو یکم دسمبر 1961 سے قبل کی نہ ہو۔

مرکزی حکومت کو قواعد بنانے کا اختیار

60۔ (1) تاوقتیکہ اس ایکٹ کے تحت کسی امر کی نسبت ریاستی بار کونسل قواعد بنائے اور انہیں بھارتی بار کونسل منظور کرے، اس امر کی نسبت قواعد بنانے کا اختیار مرکزی حکومت کے قابل استعمال ہوگا۔

(2) مرکزی حکومت بھارتی بار کونسل کے ساتھ مشورے کے بعد، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے ضمن (1) کے تحت یا تو کسی ریاستی بار کونسل کے لیے یا بالعموم تمام ریاستی بار کونسلوں کے لیے قواعد بنا سکے گی اور اس طرح بنائے گئے قواعد اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود موثر ہوں گے۔

(3) جب اس دفعہ کے تحت کسی ریاستی بار کونسل کے لیے مرکزی حکومت کسی امر کی نسبت کوئی قواعد بنائے اور اس امر کی نسبت، ریاستی بار کونسل بھی قواعد

مرتب کرے اور بھارتی بار کونسل انہیں منظور کرے، تو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے ہدایت دے سکے گی کہ ایسے امر کی نسبت اس کے بنائے ہوئے قواعد اس بار کونسل کے تعلق سے ایسی تاریخ سے نافذ نہیں رہیں گے جس کی صراحت اعلان نامے میں کی جائے اور ایسے اعلان نامے کے جاری ہونے پر مرکزی حکومت کے بنائے ہوئے قواعد نافذ رہیں گے ماسوائے ایسے امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا ترک کیے گئے ہوں۔

فہرست بند

[ملاحظہ ہو دفعہ 50(5)]

بعض قوانین کی منسوخی

مختصر نام	منسوخی کی حد
1۔ قانونی پیشہ وران (خواتین) ایکٹ، 1923	پورا
2۔ قانونی پیشہ وران (فیس) ایکٹ، 1926	پورا
3۔ ریاستوں کی تنظیم نو ایکٹ، 1956	دفعہ 53
4۔ بمبئی تنظیم نو ایکٹ، 1960	دفعہ 31

ستی(انسداد)ایکٹ،1987

نمبر 3بابت 1988

(یکم جنوری2002ءتک ترمیم شدہ)

(3/جنوری1988)

ایکٹ تا کہ ستی کے ارتکاب اور اس کی تقدیس کے زیادہ موثر انسداد اور اُس سے منسلک یا اُس کے ضمنی امور کی توضیع کی جا سکے۔

چونکہ ستی یا بیواؤں یا عورتوں کو جلانا یا زندہ دفن کرنا انسانی فطرت کے احساسات کے خلاف ہے اور بھارت کے کسی مذہب میں اہم فریضے کے طور پر اس کا حکم نہیں ہے؛

اور چونکہ ستی کے ارتکاب اور اُس کی تقدیس کے انسداد کے لیے زیادہ موثر اقدام کرنا ضروری ہے؛

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے اڑتیسویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:۔

حصہ I

ابتدائیہ

مختصر نام،وسعت اور نفاذ

(1) (1) اس ایکٹ کو ستی(انسداد)ایکٹ،1987 کہا جائے گا۔

(2) یہ ماسوائے ریاست جموں وکشمیر کے سارے بھارت سے متعلق ہے۔

(3) اس کا نفاذ 21مارچ،1988 کو ہوگا۔

تعریفات

2۔ (1) س ایکٹ میں،بجز اس کے کہ سیاق عبارت اُس کے خلاف ہو،۔۔۔

(الف) ''مجموعہ'' سے مجموعہ ضابطہ فوجداری،1973 مراد ہے؛

(ب) ستی کی نسبت ''تقدیس'' میں،خواہ ایسی ستی کا ارتکاب اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ہوا ہو یا اُس کے بعد،دیگر باتوں کے ساتھ مندرجہ ذیل شامل ہے:۔۔۔

(i) ستی کے ارتکاب کے سلسلے میں کسی ریت کی پابندی یا جلوس نکالنا؛یا

(ii) کسی طریقے سے ستی کے عمل کی تائید کرنا،اُسے جائز قرار دینا یا اُس کی افزائش کرنا؛یا

(iii) اُس شخص کی تعریف کرنے کے لیے جس نے ستی کا ارتکاب کیا ہو کسی تقریب کا انتظام کرنا؛ یا

(iv) اُس شخص کی جس نے ستی کا ارتکاب کیا ہو، عظمت کو دائمی بنانے، یا اُس کی یاد زندہ رکھنے کے نظریے سے، وقف قائم کرنا، یا رقوم اکٹھا کرنا، یا مندر یا دیگر ڈھانچہ تعمیر کرنا، یا وہاں پر کسی طرح کی عبادت کرنا یا کوئی ریت انجام دینا؛

(ج) ''ستی'' سے مراد ہے جلنا یا زندہ دفن ہونا—

(i) کسی بیوہ کا اپنے متوفی شوہر یا کسی دیگر رشتہ دار کے جسم کے ساتھ یا شوہر یا ایسے رشتہ دار سے وابستہ کسی جنس، شے یا چیز کے ساتھ؛ یا

(ii) کسی عورت کا اپنے رشتہ دار کے جسم کے ساتھ، بلالحاظ اس کے کہ خود بیوہ عورت کے رضا کارانہ یا دیگر طور پر جلنے یا دفن ہونے کا دعویٰ کیا جائے؛

(د) ''خصوصی عدالت'' سے مراد ہے دفعہ 9 کے تحت تشکیل دی گئی خصوصی عدالت؛

(ہ) ''مندر'' میں ایسی کوئی عمارت یا دیگر ڈھانچہ شامل ہے، خواہ اُس پر چھت ہو یا نہ ہو، جو اُس شخص کی یاد زندہ رکھنے کے لیے تعمیر کیا گیا یا بنایا گیا ہو جس کی نسبت ستی کا ارتکاب کیا گیا ہو یا ایسے ارتکاب کے سلسلے میں کسی طرح کی عبادت کرنے یا کسی ریت کی پابندی کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہو یا اُس کا استعمال مقصود ہو۔

(2) ایسے الفاظ اور ایسی اصطلاحات کے جن کا استعمال اس ایکٹ میں کیا گیا ہے لیکن جن کی تعریف نہیں کی گئی، بلکہ مجموعہ تعزیرات بھارت اور مجموعہ ضابطہ فوجداری میں تعریف کی گئی ہے وہی معنی ہوں گے جو انہیں بالترتیب مجموعہ تعزیرات بھارت یا مجموعہ ضابطہ فوجداری میں دیے گئے ہیں۔

حصہ II

ستی کی نسبت جرائم کے لیے سزا

ستی کے ارتکاب کا اقدام

3۔ مجموعہ تعزیرات بھارت میں درج کسی امر کے باوجود جو کوئی ستی کے ارتکاب کا اقدام کرے اور ایسے ارتکاب کے لیے کوئی فعل کرے اُسے ایک سال تک کی سزائے قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں:

بشرطیکہ اس دفعہ کے تحت کسی جرم کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت، کسی شخص کو سزا دینے سے پہلے، ارتکاب کا باعث بننے والے حالات، کیے گئے فعل، فعل کرتے وقت اُس شخص کی دماغی حالت کو جس پر جرم کا الزام لگایا گیا ہو اور تمام دیگر متعلقہ عناصر کو زیرغور لائے گی۔

ستی کی اعانت

4۔ (1) مجموعہ تعزیرات بھارت میں درج کسی امر کے باوجود، اگر کوئی شخص ستی کا ارتکاب کرے، تو جو کوئی براہ راست یا بالواسطہ ایسی ستی کے ارتکاب کی اعانت کرے، اُسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جاسکے گی اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

(2) اگر کوئی شخص ستی کے ارتکاب کا اقدام کرے، تو جو کوئی براہ راست یا بالواسطہ ایسے اقدام کی اعانت کرے، اُسے عمر قید کی سزا دی جاسکے گی اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

تشریح اس دفعہ کی اغراض کے لیے مندرجہ ذیل افعال میں سے کوئی ایسا ہی کام اعانت متصور ہوگا، یعنی:---

(الف) کسی بیوہ یا عورت کو اپنے متوفی شوہر یا کسی دیگر رشتہ دار کے جسم یا شوہر یا ایسے رشتہ دار سے وابستہ جنس، شے یا چیز کے ساتھ جلانے یا زندہ دفن ہونے

کی ترغیب دنیا، بلالحاظ اس امر کے کہ خواہ وہ صحیح ذہنی حالت میں ہو یا نشے کی حالت میں ہو یا مدہوشی کی حالت میں ہو یا دیگر وجہ سے جو اُس کی اپنی مرضی کے استعمال میں رکاوٹ ہو؛

(ب) بیوہ یا عورت کو یہ باور کرانا کہ ستی کے ارتکاب سے اُس کے یا اس کے متوفی شوہر یا رشتہ دار کو یا کنبے کی عام بہتری کے لیے کوئی روحانی فائدہ ہوگا؛

(ج) کسی بیوہ یا عورت کو ستی کے ارادے پر قائم رہنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس طرح اس کو ستی کے ارتکاب پر اُکسانا؛

(د) ستی کے ارتکاب کے سلسلے میں کسی جلوس میں شرکت کرنا یا بیوہ عورت کو اُس کے متوفی شوہر یا رشتہ دار کے جسم کے ساتھ شمشان گھاٹ یا قبرستان لے جا کر اُس کے ستی کے ارتکاب کے فیصلے میں مدد دینا؛

(ہ) ایسی جگہ پر جہاں ستی کا ارتکاب کیا جائے ایسے ارتکاب کے یا اُس کے متعلق کسی ریت کے سرگرم شریک کے طور پر حاضر رہنا؛

(و) بیوہ عورت یا عورت کے جلنے یا زندہ دفن ہونے سے اپنے آپ کو بچانے سے روکنا یا مزاحمت کرنا؛

(ز) ستی کے ارتکاب کے انسداد کے لیے پولیس کے کوئی اقدام کرنے کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں مزاحمت یا مداخلت کرنا۔

5۔ جو کوئی ستی کی تقدیس کے لیے کوئی فعل کرے اُسے سزائے قید دی جاسکے گی جو کم از کم ایک سال تک ہوگی لیکن جو سات سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کی سزا بھی جو پانچ ہزار روپے سے کم نہ ہوگی لیکن تیس ہزار روپے تک ہوسکتی ہے۔

حصہ III

ستی کی نسبت جرائم کے انسداد کے لیے کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات

بعض افعال کی ممانعت کرنے کا اختیار

6۔ (1) جب کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ کی یہ رائے ہو کہ ستی یا اُس کی اعانت کی جارہی ہے یا ہونے والی ہے، تو وہ بذریعہ حکم، حکم میں مصرحہ علاقے یا علاقوں میں کسی شخص سے ستی کے ارتکاب کے لیے کوئی فعل کیے جانے کی ممانعت کرسکے گا۔

(2) کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ بذریعہ حکم، حکم میں مصرحہ کسی علاقے یا علاقہ جات میں کسی شخص سے کسی بھی طریقے سے ستی کی تقدیس کی ممانعت کرسکے گا۔

(3) جو کوئی ضمن (1) یا ضمن (2) کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے، تو اگر ایسی خلاف ورزی اس ایکٹ کی کسی دیگر توضیع کے تحت قابل سزا ہو، اُسے سزائے قید دی جاسکے گی جو کم از کم ایک سال تک ہو لیکن سات سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کی سزا بھی ہوسکتی ہے جو پانچ ہزار روپے سے کم نہ ہو لیکن تیس ہزار روپے تک ہوسکتی ہے۔

بعض مندروں یا دیگر ڈھانچوں کو ہٹانے کا اختیار

7۔ (1) ریاستی حکومت، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ایسے مندر یا دیگر ڈھانچے میں جو کم از کم بیس سال سے موجود ہو، اُس شخص کی، جس کی نسبت ستی کا ارتکاب کیا گیا ہو، عزت کو دائمی بنانے یا اس کی یاد زندہ رکھنے کے نظریے سے، کسی قسم کی عبادت کی جارہی ہے یا کسی ریت کی انجام دہی ہورہی ہے، تو وہ بذریعہ حکم، ایسے مندر یا دیگر ڈھانچے کو ہٹانے کی ہدایت دے سکتی ہے۔

(2) کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ اگر وہ مطمئن ہو کہ ضمن (1) میں محولہ کسی مندر یا دیگر ڈھانچے کے سوا کسی مندر یا دیگر ڈھانچے میں اُس شخص کی، جس کی نسبت ستی کا ارتکاب کیا گیا ہو، کی عظمت کو دائمی بنانے کے لیے یا اس کی یاد زندہ رکھنے کے نظریے سے کسی طرح کی عبادت کی جارہی ہو یا کسی ریت کی انجام دہی ہورہی ہو، تو وہ بذریعہ حکم ایسا مندر یا دیگر ڈھانچہ ہٹانے کی ہدایت دے سکے گا۔

(3) جب ضمن (1) یا ضمن (2) کے تحت کسی حکم کی تعمیل نہ کی جائے تو ریاستی حکومت یا کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے پولس افسر سے جو

سب انسپکٹر کے عہدے سے کم عہدے کا نہ ہو قصوروار کے خرچے سے مندر یا دیگر ڈھانچہ ہٹوا سکے گا۔

بعض جائیدادوں کو ضبط کرنے کا حکم

8۔ (1) جب کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کسی ستی کے ارتکاب کی تقدیس کی غرض کے لیے کوئی رقوم یا جائیداد اکٹھی یا حاصل کی گئی ہیں یا ایسے حالات میں پائی جائیں جن سے اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کا شبہ پیدا ہو، تو وہ ایسی رقوم یا جائیداد ضبط کر سکے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت کارروائی کرنے والا ہر ایک کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ ایسی خصوصی عدالت کو، اگر کوئی ہو، ضبطی کی اطلاع دے گا، جو کسی ایسے جرم کی سماعت کے لیے تشکیل دی گئی ہو جس کی نسبت ایسی رقوم یا جائیداد اکٹھی یا حاصل کی گئی تھیں اور اُن کے نپٹارے کے متعلق ایسی خصوصی عدالت کے احکامات کا انتظار کرے گا۔

حصہ .IV

خصوصی عدالتیں

اس ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت

9۔ (1) مجموعہ ضابطہ فوجداری میں درج کسی امر کے باوجود اس ایکٹ کے تحت تمام جرائم کی سماعت صرف اس دفعہ کے تحت تشکیل دی گئی خصوصی عدالت سے ہو سکے گی۔

(2) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے، اس ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت کے لیے ایک یا زائد خصوصی عدالتیں تشکیل دے گی اور ہر ایک خصوصی عدالت پوری ریاست یا ریاست کے ایسے حصے کی نسبت جس کی صراحت اعلان نامے میں کی جائے اختیار سماعت کا استعمال کرے گی۔

(3) خصوصی عدالت کی صدارت ایک جج کرے گا جس کی تقرری ریاستی حکومت عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے اتفاق رائے سے کرے گی۔

(4) کوئی شخص خصوصی عدالت کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ، ایسی تقرری سے عین قبل، کسی ریاست میں سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج نہ ہو۔

خصوصی سرکاری وکیل

10۔ (1) ہر ایک خصوصی عدالت کے لیے، ریاستی حکومت ایک شخص کو خصوصی سرکاری وکیل مقرر کرے گی۔

(2) اس دفعہ کے تحت کوئی شخص خصوصی سرکاری وکیل کی حیثیت سے تقرری کا صرف تب اہل ہوگا اگر اس نے بحیثیت وکیل کم از کم سات سال کی وکالت کی ہو یا کسی ایسے ریاستی عہدے پر کم از کم سات سال کی مدت تک فائز رہا ہو جس کے لیے قانون کا خصوصی علم مطلوب ہو۔

(3) اس دفعہ کے تحت مقرر کیا گیا ہر ایک خصوصی سرکاری وکیل ضابطہ فوجداری کی دفعہ 2 کے فقرہ (ش) کے معنوں میں سرکاری وکیل متصور ہوگا اور اس مجموعہ کی توضیعات حسب موثر ہوں گی۔

خصوصی عدالتوں کا ضابطہ اور اختیارات

11۔ (1) کوئی خصوصی عدالت کسی جرم کی سماعت، ملزم کو بغرض سماعت اُس کے سپُرد کیے جانے کے بغیر، ایسے واقعات کا جو ایسا جرم بنتے ہوں، استغاثہ موصول ہونے کے بعد یا ایسے واقعات کی پولیس رپورٹ کے بعد کر سکے گی۔

(2) اس ایکٹ کی دیگر توضیعات کے تابع، خصوصی عدالت کو، کسی جُرم کی سماعت کی غرض سے سیشن عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ،

جہاں تک ہو سکے، کسی سیشن عدالت کے روبرو سماعت کے لیے مجموعہ میں مقرر ضابطے کے مطابق، ایسے جُرم کی سماعت کرے گی گویا کہ وہ سیشن عدالت ہو۔

دیگر جرائم کی نسبت خصوصی عدالت کا اختیار

12۔ (1) اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت کرتے وقت، کوئی خصوصی عدالت کسی ایسے دیگر جُرم کی سماعت بھی کر سکے گی، جس کا ملزم پر مجموعہ کے تحت، اُسی عدالت میں الزام عائد کیا جا سکے اگر وہ جُرم ایسے دیگر جرم سے متعلق ہو۔

(2) اگر، اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت کے دوران یہ پایا جائے کہ ملزم نے اس ایکٹ یا کسی دیگر قانون کے تحت کسی دیگر جُرم کا ارتکاب کیا ہے، تو خصوصی عدالت ایسے شخص کو بھی ایسے دیگر جُرم کے لیے ملزم قرار دے سکے گی اور اس کی سزا کے لیے اس ایکٹ یا ایسے دیگر قانون کی رو سے مجاز سزا سنا سکے گی۔

(3) ہر ایک تحقیقات یا سماعت میں، کارروائی جتنی جلد ممکن ہو سکے، کی جائے گی اور خاص طور پر جب گواہان کا بیان شروع ہو چکا ہو، تو اُسے اس وقت تک ہر روز جاری رکھا جائے گا جب تک تمام حاضر گواہان کا بیان لیا جائے، اور اگر کوئی خصوصی عدالت آئندہ تاریخ کے بعد اس کا التوا ضروری سمجھے، تو وہ ایسا کرنے کی اپنی وجوہات قلمبند کرے گی۔

رقوم یا جائیداد کی ضبطی

13۔ جب کسی شخص کو اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سزا سنائی جائے، تو ایسے جرم کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت، اگر ایسا کرنا ضروری سمجھا جائے، یہ قرار دے سکتی ہے کہ دفعہ 8 کے تحت ضبط کی گئی کوئی رقوم یا جائیداد بحق سرکار ضبط رہے گی۔

اپیل

14۔ (1) مجموعہ میں درج کسی امر کے باوجود خصوصی عدالت کے کسی ایسے فیصلے، سزا یا حکم کے خلاف، جو حکم درمیانی نہ ہو، عدالت عالیہ میں بطور استحقاق واقعات اور قانون دونوں کی رُو سے اپیل ہو سکے گی۔

(2) اس دفعہ کے تحت ہر ایک اپیل ایسے فیصلے، سزا یا حکم کی تاریخ سے جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو، تیس دنوں کی مدت کے اندر دائر کی جائے گی:

بشرطیکہ مذکورہ تیس دنوں کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد عدالت عالیہ اپیل لے سکے گی اگر وہ مطمئن ہو کہ اپیلانٹ کے پاس تیس دنوں کی مدت کے اندر اپیل نہ کر سکنے کی معقول وجہ تھی۔

حصہ V

متفرق

اس ایکٹ کے تحت کی گئی کارروائی کا تحفظ

15۔ کسی ایسے امر کی نسبت جو اس ایکٹ یا اُس کے تحت بنائے گئے قواعد یا احکامات کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کیا جانا مقصود ہو، ریاستی حکومت یا ریاستی حکومت کے کسی افسر یا حاکم کے خلاف کوئی دعویٰ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔

بارِ ثبوت

16۔ جب کسی شخص کے خلاف دفعہ 4 کے تحت کسی جرم کے لیے استغاثہ کیا جائے تو اِس کا بارِ ثبوت اُس پر ہوگا کہ اُس نے مذکورہ دفعہ کے تحت جرم کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔

اس ایکٹ کے تحت جرم کے ارتکاب کے متعلق رپورٹ کرنے کی بعض اشخاص کی ذمہ داری

17۔(1) حکومت کے تمام افسران سے ذریعہ ہذا یہ مطلوب ہے اور اُنہیں یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی توضیعات کی عمل آوری میں پولس کی مدد کریں۔

(2) تمام دیہی افسران اور ایسے دیگر افسران جن کی کلکٹر یا ضلع مجسٹریٹ کسی علاقے کی نسبت صراحت کرے اور ایسے علاقے کے باشندے، اگر اُن کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو یا اُنہیں یہ علم ہو کہ اُس علاقے میں ستی کا ارتکاب ہونے والا ہے، یا ہوا ہے، نزدیک ترین پولیس سٹیشن کو فی الفور ایسے واقعہ کی رپورٹ دیں گے۔

(3) جو کوئی ضمن (1) یا ضمن (2) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرے اُسے دونوں میں سے کسی قسم کی سزائے قید دی جاسکے گی جو دو سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ 4 کے تحت کسی جرم کا سزایاب شخص بعض جائیدادوں کے وارث ہونے کا نااہل ہوگا

18۔ ستی کے ارتکاب کی نسبت دفعہ 4 کے ضمن (1) کے تحت کسی جرم کا سزایاب شخص کسی ایسے شخص کی جائیداد جس کی نسبت ایسی ستی کا ارتکاب کیا گیا ہو یا کسی دیگر شخص کی ایسی جائیداد کا وارث ہونے کا نااہل ہوگا جس کا وہ ایسے شخص کی موت پر وارث ہونے کا حقدار ہوتا جس کی نسبت ایسی ستی کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

ایکٹ 43 بابت 1951 کی ترمیم

19۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 میں؛—

(الف) دفعہ 8 کے ضمن (2) میں فقرہ شرطیہ کے بعد مندرجہ ذیل فقرہ شرطیہ شامل کیا جائے گا، یعنی:—

''مزید شرط یہ ہے کہ ستی کا ارتکاب (انسداد) ایکٹ 1987 کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی خلاف ورزی کے لیے کسی خصوصی عدالت کا سزایاب کوئی شخص ایسی سزایابی کی تاریخ سے نااہل ہوگا اور اُس کی رہائی سے پانچ سال کی مزید مدت کے لیے نااہل برقرار رہے گا؛

(ب) دفعہ 123 میں، فقرہ (3الف) کے بعد مندرجہ فقرہ شامل کیا جائے گا، یعنی:—

(3ب) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ یا امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ کی رضامندی سے کسی دیگر شخص کا اس امیدوار کے انتخاب کی امکانی کامیابی کی پیش رفت کے لیے کسی امیدوار کے انتخاب کو مضرت رساں طریقے سے متاثر کرنے کے لیے ستی کے عمل یا اُس کے ارتکاب یا اس کے تقدیس کی افزائش۔

تشریح—اس فقرہ کی اغراض کے لیے، ستی کی نسبت ''ستی'' اور ''تقدیس'' کے وہی معنی ہوں گے جو انہیں ستی (انسداد) ایکٹ 1987 میں بالترتیب دیے گئے ہیں۔

ایکٹ ہذا حاوی ہوگا

20۔ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم کی توضیعات باوجود اس امر کے موثر ہوں گی کہ اس ایکٹ کے سوا کسی قانون یا اس ایکٹ کے سوائے کسی قانون کی رو سے موثر کسی نوشتے میں اس کے نقیض کوئی امر درج ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار

21۔ (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے، اس ایکٹ کی توضیعات کی عمل آوری کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) اس ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ، اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں، جب کہ اس کا اجلاس ہو رہا ہو، تیس دنوں کی مجموعی مدت کے لیے رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے اجلاسوں پر مشتمل ہو سکتی ہے، اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے فوراً بعد والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان قاعدے میں کوئی ردوبدل کرنے پر متفق ہو جائیں یا متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے، تو اس کے بعد قاعدہ صرف ایسی ردوبدل کی گئی صورت میں موثر ہوگا یا غیر موثر ہوگا، جیسی کہ صورت ہو؛ تاہم ایسا کوئی ردوبدل یا کالعدمی اُس قاعدے کے تحت کیے گئے کسی سابقہ امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

موجودہ قانون کی منسوخی

22۔ (1) کسی ریاست میں ایسے تمام قوانین جو اس ریاست میں اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل نافذ ہوں جن میں ستی کے انسداد یا تقدیس کی توضیع کی گئی ہو، ایسے نفاذ پر، منسوخ ہو جائیں گے۔

(2) ایسی منسوخی کے باوجود، ضمن (1) کے تحت کسی منسوخ شدہ قانون کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کی مماثل توضیعات کے تحت کیا گیا یا کی گئی متصور ہوگی، اور، خاص طور پر، کسی ایسے معاملے میں جو کسی ایسے قانون کی توضیعات کے تحت جو اس طرح منسوخ کیا گیا ہو کسی خصوصی عدالت نے بغرض سماعت لیا ہو اور جو اس ریاست میں اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل اس کے روبرو زیر سماعت ہو ایسے نفاذ کے بعد اس خصوصی عدالت کی کارروائی جاری رہے گی گویا کہ ایسی خصوصی عدالت اس ایکٹ کی دفعہ 9 کے تحت تشکیل دی گئی تھی۔

کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک

(ضابطہ بندی) ایکٹ، 1995

(نمبر 7 بابت 1995)

(یکم جنوری 2005ء تک ترمیم شدہ)

[25 / مارچ 1995]

ایکٹ تاکہ ملک میں کیبل ٹیلویژن نظام کو چلانے کی اور اس سے منسلک یا اس کے ضمنی امور کی ضابطہ بندی کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے چھیالیسویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے :۔۔۔۔

باب I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ

1۔(1) اس ایکٹ کو کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1995 کہا جاسکے گا۔

(2) یہ سارے بھارت سے متعلق ہوگا۔

(3) اس کا نفاذ 29 ستمبر 1994 کو ہونا متصور ہوگا۔

تعریفات

2۔ اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو۔۔۔

(الف) ''مجاز افسر'' سے مراد ہے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر،۔

(i) کوئی ضلع مجسٹریٹ؛ یا

(ii) کوئی سب ڈویژنل مجسٹریٹ؛ یا

(iii) کوئی پولس کمشنر،

اور اس میں مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے ذریعہ متعین اختیار سماعت کی مقامی حدود میں مجاز ایسا افسر شامل ہے جس کی اطلاع وہ حکومت سرکاری گزٹ میں کرے؛

(الف الف) ''کیبل آپریٹر'' سے مراد ہے کوئی ایسا شخص جو کیبل ٹیلویژن نٹ ورک کے ذریعے کیبل خدمات فراہم کرے یا دیگر طور پر کسی کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک کے انتظام اور اسے چلانے کی نگرانی کرے یا اس کا ذمہ دار ہو؛

(ب) ''کیبل سروس'' سے مراد ہے کیبل کے ذریعے پروگراموں کی ترسیل جس میں کیبل کے ذریعے کسی نشریاتی ٹیلویژن کے سگنلوں کی دوبارہ ترسیل شامل ہے؛

(ج) ''کیبل ٹیلویژن نٹ ورک'' سے کوئی ایسا نظام مراد ہے جو محدود ترسیلی راستوں اور مربوط اشاراتی پیداوار، کنٹرول اور تقسیم کاری کے آلات کے ایک سیٹ پر مشتمل ہو جو بہت سے صارفین کو وصولیابی کے لیے کیبل سروس فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہو؛

(د) ''کمپنی'' سے مراد ہے ایسی کمپنی جس کی کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 3 میں تعریف کی گئی ہے؛

(ہ) ''شخص'' سے مندرجہ ذیل شخص مراد ہے—

(i) ایسا فرد جو بھارت کا باشندہ ہو؛

(ii) افراد کی انجمن یا افراد کی جماعت خواہ وہ سند یافتہ ہو یا نہ ہو جس کے اراکین بھارت کے باشندے ہوں؛

(iii) کوئی ایسی کمپنی جس میں ادا شدہ سرمایہ حصص میں سے کم از کم اکاون فیصد حصہ بھارت کے باشندوں نے اپنے پاس رکھا ہو؛

(و) ''مقررہ'' سے مراد ہے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کی رو سے مقررہ؛

(ز) ''پروگرام'' سے مراد ہے کوئی بھی ٹیلیویژن نشریہ اور اس میں حسب ذیل شامل ہیں—

(i) ویڈیو کیسٹ ریکارڈروں یا ویڈیو کیسٹ پلیئروں کے ذریعے فلموں، فیچروں، ڈراموں، اشتہارات اور سلسلہ وار ڈراموں کی نمائش؛

(ii) کوئی بھی سمعی یا بصری یا سمعی و بصری براہ راست جاری انجام دہی یا پیشکش،

اور اصطلاح ''پروگرام خدمات'' کا مفہوم حسبہ لیا جائے گا؛

(ح) ''رجسٹری کنندہ اتھارٹی'' سے مراد ہے ایسی اتھارٹی جس کی مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعے، اس ایکٹ کے تحت رجسٹری کنندہ اتھارٹی کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے صراحت کرے؛

(ط) ''صارف'' سے مراد ہے ایسا شخص جو کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک کے ذریعے ایسی جگہ پر کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک کے سگنل اس طرح وصول کرے، جو اس نے کیبل آپریٹر کو بتائی ہو، کہ ان کی کسی دیگر شخص کو مزید ترسیل نہ ہو۔

باب II

کیبل ٹیلویژن نٹ ورک کی ضابطہ بندی

کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک رجسٹری کے بغیر نہیں چلایا جائے گا

3۔ کوئی شخص کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک نہیں چلائے گا بجز اس کے کہ وہ اس ایکٹ کے تحت بحیثیت کیبل آپریٹر رجسٹر کیا گیا ہو:

بشرطیکہ اس ایکٹ کے نفاذ سے عین قبل، کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک چلانے والا کوئی شخص، ایسے نفاذ سے نوے دن کی مدت کے لیے ایسا کام جاری رکھ سکے گا؛ اور اگر اس نے مقررہ مدت کے اندر دفعہ 4 کے تحت بحیثیت کیبل آپریٹر رجسٹری کی درخواست دی ہو، تو اس وقت تک جاری رکھ سکے گا جب تک اسے اس دفعہ کے تحت رجسٹر کیا جائے یا رجسٹری کنندہ اتھارٹی اسے اس دفعہ کے تحت رجسٹر کرنے سے انکار کردے۔

بحیثیت کیبل آپریٹر رجسٹری

4۔ (1) کوئی شخص جو کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک چلاتا ہو یا چلانے کا خواہشمند ہو وہ رجسٹری کنندہ اتھارٹی کو بحیثیت کیبل آپریٹر رجسٹری کی درخواست دے سکتا ہے۔

(2) ضمن (1) کے تحت درخواست ایسے فارم کے مطابق دی جائے گی اور اس کے ہمراہ ایسی فیس ہوگی جو مقرر کی جائے۔

(3) درخواست کی وصولی پر، رجسٹری کنندہ اتھارٹی یہ اطمینان کرے گی کہ درخواست دہندہ نے تمام مطلوبہ معلومات فراہم کی ہیں اور اس طرح سے مطمئن ہونے پر، وہ درخواست دہندہ کو بحیثیت کیبل آپریٹر رجسٹر کرے گا اور اس کو ایسی رجسٹری کا سرٹیفکیٹ عطا کرے گی:

بشرطیکہ رجسٹری کنندہ اتھارٹی ایسی وجوہات کی بنا پر جو قلم بند کی جائیں اور جن کی اطلاع درخواست دہندہ کو دی جائے گی، اسے رجسٹری عطا کرنے سے انکار کر سکے گی اگر وہ مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ نے دفعہ 2 کے ضمن (ہ) میں مصرح شرائط پوری نہیں کی ہیں۔

ایڈریسبل نظام کے ذریعہ پروگراموں کی ترسیل

4الف۔ (1) جہاں مرکزی حکومت کا یہ اطمینان ہو جائے کہ مفاد عامہ میں ایسا کرنا ضروری ہے وہاں وہ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ ہر ایک کیبل آپریٹر کے لیے کسی پے چینل کے پروگرام کو اس تاریخ سے جو اطلاع نامہ میں مصرحہ کی جائے کسی ایڈریسبل نظام سے ترسیل یا دوبارہ ترسیل کرنا لازمی بنا سکے گی اور مختلف ریاستوں، شہروں، قصبوں یا علاقوں کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، مختلف تواریخ مقرر کی جاسکیں گی۔

(2) جہاں مرکزی حکومت کا یہ اطمینان ہو جائے کہ مفاد عامہ میں ایسا کرنا ضروری ہے، وہاں وہ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ بنیادی خدمات کی قطار بنانے والے چینلوں کے پیکیج میں شامل کیے جانے کے لیے ایک یا زائد مفت ترسیلی چینلوں کو مصرحہ کر سکے گی اور تفریح، اطلاع اور تعلیم کے ملے جلے پروگراموں والے دیگر پروگراموں کو دینے کے لیے اقسام کے مطابق اطلاع نامہ میں مصرحہ کیا جاسکے گا۔

(3) مرکزی حکومت ضمن (2) میں محولہ اطلاع نامہ میں بنیادی خدمات کی قطار بنانے والے چینلوں کے پیکیج میں شامل کئے جانے والے ترسیلی چینلوں کی تعداد مصرحہ کر سکے گی اور مختلف ریاستوں، شہروں، قصبوں یا علاقوں کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، مختلف تعداد مصرحہ کی جاسکے گی۔

(4) اگر مرکزی حکومت کا یہ اطمینان ہو جائے کہ مفاد عامہ میں ایسا کرنا ضروری ہے تو وہ سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی زیادہ سے زیادہ رقم مصرحہ کر سکے گی جسے کوئی کیبل آپریٹر اس کے ذریعہ دی جانے والی بنیادی خدمات کی قطار میں ترسیل کیے گیے پروگراموں کو وصول کرنے کے لیے صارفین سے مانگے گا۔

(5) مرکزی حکومت ضمن (4) میں درج کسی امر کے باوجود اس ضمن کی اغراض کے لیے اس ضمن میں محولہ اطلاع نامہ میں مختلف ریاستوں، شہروں، قصبوں یا علاقوں کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، زیادہ سے زیادہ رقم مصرحہ کر سکے گی۔

(6) اس دفعہ میں درج کسی امر کے باوجود بنیادی خدمات کی قطار کے پروگرام، کسی بھی صارف کے ذریعہ کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک (ضابطہ بندی) ایکٹ، 2002 کے نفاذ سے عین قبل دستیاب قسم کے رسیور سیٹ پر ایسے رسیور سیٹ کے ساتھ کسی بھی طریقہ سے ایڈریسبل نظام منسلک کئے بنا وصول کیے جاسکیں گے۔

(7) ہر ایک کیبل آپریٹر، صارفین کے لیے چندہ کی شرحیں اور میعادی وقفہ کی جن پر ایسے کیبل آپریٹروں کے ذریعہ مہیا کرائے جارہے ہر ایک پے چینل وصول کرنے کے لیے ایسے چندے قابل ادا ہونگے، مصرحہ طریقہ سے نشر و اشاعت کریگا۔

(8) کیبل آپریٹر کسی صارف کے لیے یہ لازمی نہیں بنائے گا کہ وہ کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک کے سگنل وصول کرنے کے لیے خصوصی قسم کے رسیور سیٹ حاصل کرے:

بشرطیکہ صارف پے چینلوں پر ترسیل کئے گئے پروگراموں کو وصول کرنے کے لیے اپنے رسیور سیٹ سے منسلک کئے جانے والے کسی ایڈریسبل نظام کا استعمال کرے۔

(9) ہر ایک کیبل آپریٹر ٹیلی ویژن نٹ ورک کے ذریعہ اس کیبل آپریٹر کے ذریعہ مہیا کرائی جارہی کیبل خدمات کی بابت مرکزی حکومت کو مصرحہ طور اور طریقہ سے ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں مندرجہ ذیل اطلاع شامل ہوگی:۔

(i) صارفین کی کل تعداد؟

(ii) شرح چندہ؟

(iii) ایسے صارفین کی تعداد جو بنیادی خدمات کی قطار یا پے چینل پر مرسلہ خصوصی پروگرام یا پروگراموں کا سیٹ وصول کر رہے ہیں؟

اور ایسی رپورٹ مصرحہ وقفوں پر وقتاً فوقتاً پیش کی جائے گی اور اس میں کسی کیبل آپریٹر کے ذریعہ کسی براڈ کاسٹر کو قابل ادا رقم، اگر کوئی ہو، کی

شرح بھی شامل ہوگی۔

تشریح:--اس دفعہ کی اغراض کے لیے:۔

(الف) ''ایڈریسبل نظام'' سے مراد ہے ایک الیکٹرانک تدبیر یا ایک سے زائد تدبیریں جو اس منظم نظام میں لگائی گئی ہوں جس کے ذریعہ کیبل ٹیلی ویژن کے سگنل رمزی تحریر یا غیر رمزی تحریر کی شکل میں بھیجے جا سکتے ہیں، جن کا ایسے صارف کی دلچسپی اور درخواست پر کیبل آپریٹر کے ذریعہ، صارف کے احاطہ میں، صارف کو دیئے گئے اختیارات کے اندر تدبیر یا تدبیروں کے ذریعہ رمزی تحریر کو پڑھا جا سکتا ہے۔

(ب) ''بنیادی خدمات کی قطار'' سے مراد ہے کیبل آپریٹر کے ذریعہ اس علاقہ میں جس میں اس کا کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک خدمات مہیا کرا رہا ہے، صارفین کو کسی واحد قیمت پر مہیا کرائے جا رہے مفت ترسیل چینلوں کا پیکیج اور ایسے چینل صارفین کے ذریعہ کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک (ضابطہ بندی) ترمیمی ایکٹ، 2002 کے نفاذ سے عین قبل دستیاب قسم کے رسیور سیٹ پر ایسے موصولہ کسی سیٹ سے کسی بھی طور پر کوئی ایڈریسبل نظام منسلک کیئے بغیر دیکھے جانے کیلئے صارفین کو قابل وصول ہوں گے؛

(ج) ''چینل'' سے مراد ہے کسی پروگرام کی ترسیل کے لیے استعمال کیا گیا فری کوئنسیوں کا سیٹ؛

(د) کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک کے سگنل کی بابت ''رمزی تحریر'' سے مراد ہے ایسے سگنلوں کا باقاعدہ طور پر تبدیل کیا جانا جس سے کہ ایسا سگنل، استعمال کیئے گئے وصولی ساز و سامان کے بغیر نا قابل فہم ہوگا اور ''غیر رمزی تحریر'' اصطلاح کے معنی حسبہ لگائے جائیں گے؛

(ذ) کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک کی بابت ''مفت ترسیلی چینل'' سے مراد ہے ایسا چینل جسے وصول کرنے کے لیے صارفین کے رسیور سیٹ کے ساتھ کسی ایڈریسبل نظام کا استعمال کیا جانا ضروری نہیں ہوگا؟

(ر) کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک کی بابت ''پے چینل'' سے مراد ہے ایسا چینل جسے وصول کرنے کے لیے صارف کے رسیور سیٹ کے ساتھ کسی ایڈریسبل نظام کا استعمال کیا جانا ضروری ہوگا۔

پروگرام کوڈ

5۔ کوئی شخص کیبل خدمات کے ذریعے کسی بھی پروگرام کی ترسیل یا دوبارہ ترسیل نہیں کرے گا بجز اس کے کہ ایسا پروگرام مقررہ پروگرام کوڈ سے مطابقت رکھتا ہو۔

اشتہاری کوڈ

6۔ کوئی شخص کیبل خدمات کے ذریعے کسی اشتہار کی ترسیل یا دوبارہ ترسیل نہیں کرے گا بجز اس کے کہ ایسا اشتہار مصرحہ اشتہاری کوڈ سے مطابقت رکھتا ہو۔

رجسٹر مرتب کرنا

7۔ ہر ایک کیبل آپریٹر مقررہ فارم پر ایک رجسٹر مرتب کرے گا جس میں مہینے کے دوران کیبل خدمات کے ذریعے ترسیل یا دوبارہ ترسیل کیے گئے پروگراموں کا خلاصہ ظاہر کیا گیا ہو اور کیبل آپریٹر ایسا رجسٹر متذکرہ پروگراموں کی حقیقی طور پر ترسیل یا دوبارہ ترسیل کے بعد ایک سال کی مدت کے لیے مرتب کرے گا۔

دوردرشن چینلوں کی لازمی ترسیل

8۔ (1) ہر ایک کیبل آپریٹر، کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک (ضابطہ بندی) ترمیم ایکٹ، 2000 کے نفاذ سے، کم سے کم دو دوردرشن ارضی چینلوں اور کسی ریاست کے ایک علاقائی زبان کے چینل کی دوبارہ ترسیل اعلیٰ بینڈ میں ارضی فریکوینسی سے مختلف فریکیونسی پر لے جانے والے سیٹلائٹ طریقہ سے کرے گا۔

(2) ضمن (1) میں بحولہ دوردرشن چینلوں کی دوبارہ ترسیل ایسے چینلوں پر ترسیل شدہ کسی پروگرام کو حذف یا تبدیل کیے بغیر کی جائے گی۔

(3) پرسار بھارتی (براڈ کاسٹنگ کارپوریشن آف انڈیا) ایکٹ، 1990 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے تحت قائم شدہ پرسار بھارتی (براڈ کاسٹنگ کارپوریشن آف انڈیا)، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامے کے ذریعہ کیبل آپریٹروں کے ذریعہ ان کی کیبل خدمات میں ترسیل کیے جانے والے ہر ایک دوردرشن چینل کی تعداد اور ان کے نام اور ایسے چینلوں کی وصولیابی و دوبارہ ترسیل کے طریقوں کی صراحت کر سکے گی۔

کیبل ٹیلیویژن نٹ ورکٹ میں معیاری ساز وسامان کا استعمال

9۔ بھارتی معیارات بیورا ایکٹ، 1986 کی توضیعات کے مطابق بھارتی معیارات بیورو سے بھارتی معیار کے قیام اور اشاعت کی تاریخ سے تین سال کی مدت منقضی ہونے کی تاریخ پر اور تب سے، کوئی بھی ایسا ساز وسامان استعمال نہیں کرے گا بجز اس کے ایسا ساز وسامان مذکورہ بھارتی معیار کے مطابق ہو:
بشرطیکہ دفعہ 4 الف کی اغراض کے لیے ضروری ساز وسامان کیبل آپریٹر کے ذریعہ اپنے کیبل ٹیلی ویژن نٹ ورک میں مندرجہ دفعہ کے ضمن (ا) کے تحت جاری اطلاع نامہ میں مصرحہ تاریخ سے چھ ماہ کے اندر لگایا جائے گا۔

کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک سے ٹیلی مواصلات نظام میں خلل نہیں پڑنا چاہیے

10۔ ہر ایک کیبل آپریٹر کو یہ امر یقینی بنانا ہوگا کہ اس کا چلایا جانے والا ٹیلی ویژن نظام، کسی بھی طرح مجاز ٹیلی مواصلات نظام میں مداخلت نہیں کرتا۔

باب۔ III

بعض ساز وسامان کی ضبطی اور ضبطی بحق سرکار۔

کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک کو چلانے کے لئے استعمال کئے گئے ساز وسامان کی ضبطی کا اختیار

11۔(1) اگر کسی مجاز افسر کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ کیبل آپریٹر نے دفعات 3، 4 الف، 5، 6 یا 8 کی توضیعات کی خلاف ورزی کی ہے یا وہ خلاف ورزی کر رہا ہے تو وہ کیبل نٹ ورک چلانے کے لیے ایسے کیبل آپریٹر کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے ساز وسامان کو ضبط کر سکے گا۔

(2) مجاز افسر ایسے ساز وسامان کو اس کی ضبطی کی تاریخ سے دس دن سے زائد کی مدت کے لیے اپنے پاس نہیں رکھے گا بجز اس کے کہ ایسے ضلع جج کی منظوری اس طرح رکھنے کے لیے حاصل کی گئی ہو، جس کے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ایسی ضبطی کی گئی ہو۔

ضبطی بحق سرکار

12۔ دفعہ 11 کے ضمن (1) کے تحت ضبط کیا گیا ساز وسامان ضبطی بحق سرکار کا مستوجب ہوگا بجز اس کے کہ ایسا کیبل آپریٹر جس سے ساز وسامان ضبط کیا گیا ہو مذکورہ ساز وسامان کی ضبطی کی تاریخ سے تیس دن کی مدت کے اندر دفعہ 4 کے تحت خود کو بحیثیت کیبل اپریٹر رجسٹر کروائے۔

ضبطی یا ضبطی بحق سرکار کسی دیگر سزا کے لئے رکاوٹ نہیں بنے گی

13۔ دفعہ 11 یا دفعہ 12 میں محولہ ساز وسامان کی ضبطی یا ضبطی بحق سرکار سے کوئی ایسی سزا عائد کرنے کی ممانعت نہیں ہوگی جس کا اس کی رو سے متاثر شخص اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت مستوجب ہو۔

ضبط شدہ ساز وسامان کے لیے کیبل آپریٹر کو موقع کی فراہمی

14۔ (1) دفعہ 12 میں محولہ ساز وسامان کی ضبطی بحق سرکار کے فیصلے کا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ کیبل آپریٹر کو نوٹس کے ذریعے ایسے ساز و سامان کی مجوزہ ضبطی بحق سرکار کی وجوہات سے مطلع کیا جائے اور اس کو معقول موقع دیا جائے تا کہ وہ ضبطی بحق سرکار کے خلاف ایسے معقول وقت کے اندر جس کی نوٹس میں صراحت کی جائے تحریری درخواست دے، اور اگر وہ چاہے تو اس معاملے میں اسے سنے جانے کا موقع دیا جائے:

بشرطیکہ جب ساز وسامان کی ضبطی کی تاریخ سے دس دن کی مدت کے اندر ایسا کوئی نوٹس نہ دیا جائے، تو ایسا ساز وسامان ایسے کیبل آپریٹر کو جس کے قبضے سے اسے ضبط کیا گیا تھا وہ مدت منقضی ہونے کے بعد واپس کیا جائے گا۔

(2) بہ استثنا اس امر کے جس کی ضمن (1) میں توضیح کی گئی ہے، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کی توضیعات کا، جہاں تک ہو سکے، ضمن (1) میں محولہ ہر ایک کارروائی پر اطلاق ہوگا۔

اپیل

15۔ (1) ساز وسامان کی ضبطی بحق سرکار کا فیصلہ کرنے والی عدالت کے کسی فیصلے سے ناراض کوئی شخص ایسی عدالت میں اپیل کر سکے گا جس میں ایسی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر ہو سکتی ہے۔

(2) اپیلانٹ کو سنے جانے کا موقع دینے کے بعد، اپیلی عدالت، ایسا حکم صادر کر سکے گی جسے وہ ٹھیک سمجھے اور جس میں ایسے فیصلے کی از سرِ نو فیصلے کے لیے یا عدالتی فیصلے کے لیے، جیسی کہ صورت ہو، اضافی شہادت، اگر ضروری ہو، لینے کے بعد، اسے ایسی ہدایت کے ساتھ جسے وہ ٹھیک سمجھے، واپس بھیج سکے گی۔

(3) ضمن (2) کے تحت صادر کیے گئے عدالت کے حکم کے خلاف کوئی مزید اپیل دائر نہیں ہو سکے گی۔

باب IV

جرائم اور سزائیں

اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرنے کی سزا

16۔ (1) جو کوئی بھی اس ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کرے وہ حسب ذیل سزا کا مستوجب ہوگا—

(الف) پہلے جرم کے لیے، قید کی سزا جو دو سال کی مدت تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ایک ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں؛

(ب) مابعد ہر ایک جرم کے لیے، سزائے قید جو پانچ سال تک کے لیے ہو سکتی ہے اور جرمانے کی سزا جو پانچ ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

(2) مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 میں مندرج کسی امر کے باوجود دفعہ 4 الف کی خلاف ورزی اس دفعہ کے تحت جرم قابل سماعت ہوگا۔

کمپنیوں کے جرائم

17۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی کمپنی نے کیا ہو، تو ہر ایک ایسا شخص جو جرم کے ارتکاب کے وقت کمپنی کا نگراں تھا اور کمپنی کے کاروبار کا ذمہ دار تھا نیز کمپنی کو جوابدہ تھا، جرم کا قصوروار متصور ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اسے حسبہ سزا دی جائے گی:

بشرطیکہ اس ضمن میں درج کسی امر کی رو سے ایسا کوئی شخص کسی سزا کا مستوجب نہیں ہوگا، اگر وہ یہ ثابت کرے کہ جرم کا ارتکاب اس کے علم کے بغیر کیا گیا تھا یا کہ یہ اس نے ایسے جرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے تمام مستعدی کا استعمال کیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جب اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی ڈائریکٹر، منتظم، سکریٹری یا کمپنی کے کسی دیگر افسر کی رضامندی یا چشم پوشی سے کیا گیا ہے، یا اس کی کسی غفلت سے قابل منسوب ہے، تو ایسا ڈائریکٹر، منتظم، سکریٹری یا دیگر افسر اس جرم کا قصوروار متصور ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اسے حسبہ سزا دی جائے گی۔

تشریح—اس دفعہ کی اغراض کے لیے—

(الف) ''کمپنی'' سے مراد ہے کوئی سند یافتہ جماعت اور اس میں کوئی فرم یا افراد کی دیگر انجمن شامل ہے؛ اور

(ب) کسی فرم کی نسبت ''ڈائریکٹر'' سے فرم کا حصہ دار مراد ہے۔

جرائم کی سماعت

18۔ کوئی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی بجز اس کے کہ اس کا تحریری استغاثہ کسی مجاز افسر نے کیا ہو۔

باب V

متفرق

مفاد عامہ کے لیے بعض پروگراموں کی ترسیل کی ممانعت کا اختیار

19۔ جب کوئی مجاز افسر مفاد عامہ کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرینِ مصلحت سمجھے تو وہ بذریعہ حکم، کسی کیبل آپریٹر کو کسی ایسے پروگرام یا چینل کی ترسیل یا مکرر ترسیل کی ممانعت کر سکے گا جو دفعہ 5 میں محولہ پروگرام کوڈ اور دفعہ 6 میں محولہ اشتہار کوڈ کے مطابق نہ ہو یا، اگر اس سے مذہب، نسل، زبان، ذات پات یا فرقے کی بنا پر یا کسی بھی دیگر بنا پر مختلف مذاہب، نسلی، لسانی یا علاقائی جماعتوں یا ذاتوں یا فرقوں کے مابین دشمنی، نفرت یا بداعتمادی پھیلنے کا امکان ہو یا امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

مفاد عامہ کے لیے کیبل ٹیلیویژن نظام چلانے کی ممانعت کا اختیار

20۔(1) جب مرکزی حکومت مفاد عامہ کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرینِ مصلحت سمجھے، تو وہ ایسے علاقوں میں جن کی وہ سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے، کسی کیبل ٹیلیویژن نٹ ورک کے چلانے کی ممانعت کر سکے گی۔

(2) جہاں مرکزی حکومت مندرجہ ذیل کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری یا قرینِ مصلحت سمجھے —

(i) بھارت کا اقتدار اعلیٰ اور سالمیت؛ یا

(ii) بھارت کی حفاظت؛ یا

(iii) مملکت غیر کے ساتھ بھارت کے دوستانہ تعلقات؛ یا

(iv) امن عامہ، معقولیت اور اخلاق،

وہاں وہ حکم کے ذریعہ کسی چینل یا پروگرام کی ترسیل یا دوبارہ ترسیل کی ضابطہ بندی کر سکے گی یا اس کی ممانعت کر سکے گی۔

(3) اگر مرکزی حکومت کی یہ رائے ہے کہ کسی چینل کا کوئی پروگرام دفعہ 5 میں محولہ مصرحہ پروگرام کوڈ یا دفعہ 6 میں محولہ مصرحہ اشتہار کوڈ کے مطابق نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعہ، ایسے پروگرام کی ترسیل یا دوبارہ ترسیل کی ضابطہ بندی کر سکے گی یا اس کی ممانعت کر سکے گی۔

دیگر قوانین کے اطلاق کی ممانعت نہیں ہوگی

21۔ اس ایکٹ کی توضیعات مندرجہ ذیل قوانین کے اضافی ہوں گی نہ کہ انہیں منسوخ کریں گی، ادویات اور سنگھار اشیاء ایکٹ 1940، فارمیسی ایکٹ 1948، نشانات اور نام (انسداد بے جا استعمال) ایکٹ، 1950، ادویات (کنٹرول) ایکٹ، 1950، سینماٹوگراف ایکٹ، 1952، ادویات اور طلسماتی معالجات (قابلِ اعتراض اشتہارات) ایکٹ، 1954، غذا میں ملاوٹ کا انسداد کا ایکٹ، 1954، انعامی مقابلہ جات ایکٹ، 1955، حق تصنیف ایکٹ، 1957، تجارتی اور سوداگری نشانات ایکٹ، 1958، خواتین کی ناشائستہ تصویر کشی (ممانعت) ایکٹ، 1986 اور صارفین تحفظ ایکٹ، 1986۔

قواعد بنانے کا اختیار

22۔ (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اعلان نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کی عمل آوری کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع ہو سکے گی، یعنی کہ:—

(الف) دفعہ 4 کے ضمن (2) کے تحت درخواست کا فارم اور واجب الادا فیس؛

(الف الف) چندہ کی شرح کی نشر و اشاعت کرنے کا طریقہ اور وہ میعادی وقفہ جن پر دفعہ 4 الف کے ضمن (د) کے تحت چندہ واجب الادا ہوگا۔

(الف الف الف) دفعہ 4 الف کے ضمن (4) کے تحت رپوٹ پیش کرنے کا فارم طریقہ اور وقفہ جس پر ایسی رپورٹ مندرج ضمن کے تحت وقتاً فوقتاً پیش کی جائیں گی۔

(ب) دفعہ 5 کے تحت پروگرام کوڈ؛

(ج) دفعہ 6 کے تحت اشتہاری کوڈ؛

(د) دفعہ 7 کے تحت کیبل آپریٹر سے رکھے جانے والے رجسٹر کا فارم؛

(ہ) کوئی دیگر امر جو مقررہ کیا جانا مطلوب ہو، یا مقرر کیا جائے۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، تیس دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں، جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا، اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے اور اگر اس اجلاس کے جس میں وہ اس طرح رکھا گیا ہو یا فوراً بعد آنے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے قبل، دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا رد و بدل کرنے پر اتفاق کریں، یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ اس قاعدے کو نہ بنانا چاہیے، تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی رد و بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

تنسیخ اور استثنیات

23۔ (1) کیبل ٹیلیویژن نظام (ضابطہ بندی) آرڈیننس 1995 ذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) ایسی تنسیخ کے باوجود، مذکورہ آرڈیننس کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی، اس ایکٹ کی مماثل توضیع کے تحت کیا گیا یا کی گئی متصور ہوگی۔

انسانی حقوق تحفظ ایکٹ، 1993

نمبر 10 بابت 1994

(یکم جنوری 2002ء تک ترمیم شدہ)

(8 جنوری 1994)

ایکٹ تا کہ انسانی حقوق کے بہتر تحفظ اور ان سے منسلک یا ضمنی امور کے لیے قومی انسانی حقوق کمیشن، ریاستوں میں ریاستی انسانی حقوق کمیشن اور انسانی حقوق عدالتوں کی تشکیل کے لیے توضیع کی جا سکے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے چوالیسویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:—

باب I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ

1۔ (1) اس ایکٹ کو انسانی حقوق تحفظ ایکٹ، 1993 کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے بھارت سے متعلق ہے:

بشرطیکہ اس کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر پر صرف اس حد تک ہوگا جہاں تک کہ وہ آئین کی ساتویں فہرست بند کی فہرست I یا فہرست III میں درج اندراجات، جیسا کہ ان کا اطلاق اس ریاست پر ہوتا ہے، میں سے کسی اندراج سے متعلقہ امور کی نسبت ہو۔

(3) اس کا 28 ستمبر 1993ء کو نافذ ہونا متصور ہوگا۔

تعریفات

2۔ (1) اس ایکٹ میں سوائے اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو—

(الف) ''مسلح افواج'' سے مراد ہے، بحری، بری اور فضائی افواج اور اس میں یونین کی کوئی دیگر مسلح افواج شامل ہیں؛

(ب) ''چیئر پرسن'' سے مراد ہے کمیشن یا ریاستی کمیشن کا چیئر پرسن، جیسی کہ صورت ہو؛

(ج) ''کمیشن'' سے مراد ہے دفعہ 3 کے تحت تشکیل دیا گیا قومی انسانی حقوق کمیشن؛

(د) ''انسانی حقوق'' سے مراد ہیں کسی فرد کی زندگی، آزادی، مساوات اور عظمت کی نسبت ایسے حقوق جن کی آئین کی رو سے ضمانت دی گئی ہو یا جو بین الاقوامی معاہدوں میں شامل کیے گئے ہوں اور بھارت میں عدالتوں کے ذریعے قابل نفاذ ہوں؛

(ه) ''انسانی حقوق کی عدالتیں'' سے مراد ہیں دفعہ 30 کے تحت مصرحہ انسانی حقوق کی عدالتیں؛

(و) ''بین الاقوامی معاہدے'' سے مراد ہیں شہری اور سیاسی حقوق پر بین الاقوامی معاہدے اور 16 دسمبر 1966ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق پر اختیار کیا گیا بین الاقوامی معاہدہ؛

(ز) ''رکن'' سے مراد ہے کمیشن یا ریاستی کمیشن کا رکن، جیسی کہ صورت ہو اور اس میں چیئر پرسن شامل ہے؛

(ح) ''قومی اقلیت کمیشن'' سے مراد ہے قومی اقلیت کمیشن ایکٹ 1992ء کی دفعہ 3 کے تحت تشکیل دیا گیا قومی اقلیت کمیشن؛

(ط) ''درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے قومی کمیشن'' سے مراد ہے آئین کی دفعہ 338 میں محولہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے قومی کمیشن؛

(ی) ''قومی کمیشن برائے خواتین'' سے مراد ہے قومی کمیشن برائے خواتین ایکٹ، 1990ء کی دفعہ 3 کے تحت تشکیل دیا گیا قومی کمیشن برائے خواتین؛

(ک) ''اعلان نامہ'' سے مراد ہے سرکاری گزٹ میں شائع شدہ کوئی اعلان نامہ؛

(ل) ''مقررہ'' سے مراد ہے ایکٹ ہذا کے تحت بنائے گئے قواعد کی رو سے مقررہ؛

(م) ''سرکاری ملازم'' کے وہی معنی ہوں گے جو اسے مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 میں دیے گئے ہیں؛

(ن) ''ریاستی کمیشن'' سے مراد ہے دفعہ 21 کے تحت تشکیل دیا گیا ریاستی انسانی حقوق کمیشن۔

(2) کسی ایسے قانون کا، جو ریاست جموں وکشمیر میں نافذ نہ ہو، اس ایکٹ کے کسی حوالے سے اس ریاست کی نسبت کسی ایسے مماثل قانون کے حوالے کے طور پر مفہوم لیا جائے گا، اگر کوئی ہو جو اس ریاست میں نافذ ہو۔

باب II

قومی انسانی حقوق کمیشن

قومی انسانی حقوق کمیشن کی تشکیل

3۔ (1) مرکزی حکومت ایک جماعت تشکیل دے گی جسے قومی انسانی حقوق کمیشن کہا جائے گا تاکہ وہ اسے اس ایکٹ کے تحت تفویض کیے گئے اختیارات کا استعمال کرے، اور اسے سپرد کیے گئے کارہائے منصبی انجام دے۔

(2) کمیشن مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگا—

(الف) ایک چیئر پرسن جو سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج رہا ہو؛

(ب) ایک رکن جو سپریم کورٹ کا جج ہو، یا رہا ہو؛

(ج) ایک رکن جو عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو، یا رہا ہو؛

(د) دو ارکان جنہیں ایسے اشخاص میں سے مقرر کیا جائے گا جنہیں انسانی حقوق کی نسبت امور کا علم یا عملی تجربہ حاصل ہو۔

(3) قومی اقلیت کمیشن، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے قومی کمیشن اور قومی کمیشن برائے خواتین کے چیئر پرسن دفعہ 21 کے فقرہ (ب) تا (ی) میں مصرحہ کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے کمیشن کے اراکین متصور ہوں گے۔

(4) ایک سکریٹری جنرل ہوگا جو کمیشن کا اعلیٰ عاملانہ افسر ہوگا اور وہ ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور کمیشن کے ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا جو کمیشن اسے تفویض کرے۔

(5) کمیشن کا صدر مقام دہلی میں ہوگا اور کمیشن، مرکزی حکومت کی ماقبل منظوری سے بھارت کی دیگر جگہوں پر دفاتر قائم کر سکے گا۔

چیئر پرسن اور دیگر اراکین کی تقرری

4۔ (1) چیئر پرسن اور دیگر اراکین کو صدر جمہوریہ اپنے دستخط اور اپنی مہر کے تحت ایک وارنٹ کی رو سے مقرر کریں گے:

بشرطیکہ اس ضمن کے تحت ہر ایک تقرری ایک کمیٹی کی سفارشات حاصل کرنے کے بعد کی جائے گی جو مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی۔

(الف)	وزیر اعظم	چیئر پرسن؛
(ب)	لوک سبھا کا اسپیکر	رکن؛
(ج)	بھارت سرکار کی وزارتِ داخلہ کا نگرانی وزیر	رکن؛
(د)	لوک سبھا میں حزبِ مخالف کا قائد	رکن؛
(ہ)	راجیہ سبھا میں حزبِ مخالف کا قائد	رکن؛
(و)	راجیہ سبھا کا ڈپٹی چیئر پرسن	رکن:

مزید شرط یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا کوئی براجمان جج یا کسی عدالتِ عالیہ کا براجمان اعلیٰ جج بھارت کے اعلیٰ جج سے مشورے کے سوا مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(2) کسی چیئر پرسن یا کسی رکن کی کوئی تقرری محض کمیٹی میں کسی خالی اسامی کی بنا پر ناجائز نہ ہوگی۔

کمیشن کے کسی رکن کا ہٹایا جانا

5۔ (1) ضمن (2) کی توضیعات کے تابع کمیشن کے چیئر پرسن یا کسی دیگر رکن کو صرف صدر جمہوریہ کے حکم سے ثابت شدہ بداطواری یا نا قابلیت کی بنا پر اس امر کے بعد کہ سپریم کورٹ نے صدر جمہوریہ کے اس کو استصواب کیے جانے پر اس بارے میں سپریم کورٹ کے مقررہ ضابطے کے مطابق تحقیقات پر، یہ رپورٹ دی ہو کہ چیئر پرسن یا ایسے دیگر رکن کو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسی بنا پر ہٹا دینا چاہیے تھا، اس کے عہدے سے ہٹایا جائے گا۔

(2) ضمن (1) میں درج فہرست کسی امر کے باوجود، صدر جمہوریہ بذریعہ حکم چیئر پرسن یا کسی دیگر رکن کو عہدے سے ہٹا سکیں گے اگر چیئر پرسن یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو۔۔۔

(الف) عدالت سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) اپنی میعاد عہدہ کے دوران اپنے عہدے کے علاوہ کسی باتنخواہ ملازمت میں مصروف ہو؛ یا

(ج) ذہنی یا جسمانی معذوری کی وجہ سے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے قابل نہ ہو؛ یا

(د) فاتر العقل ہو اور کسی مجاز عدالت نے اسے ایسا قرار دیا ہو؛ یا

(ہ) کسی ایسے جرم کے لیے سزایاب ہوا ہو اور اسے سزائے قید دی گئی ہو جس میں صدر جمہوریہ کی رائے میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو۔

اراکین کی میعاد عہدہ

6۔ (1) چیئر پرسن کی حیثیت سے مقرر کیا گیا شخص ایسی تاریخ سے پانچ سال کی مدت کے لیے عہدے پر رہے گا جس پر اس نے عہدہ سنبھالا ہو یا جب تک کہ وہ ستر سال کی عمر کا ہو جائے، جو بھی پہلے ہو۔

(2) رکن کی حیثیت سے مقرر کیا گیا شخص ایسی تاریخ سے پانچ سال کی مدت کے لیے عہدے پر رہے گا جس پر اس نے عہدہ سنبھالا ہو اور پانچ سال کی مزید مدت کے لیے وہ تقرری کا اہل ہوگا:

بشرطیکہ کوئی رکن ستر سال کی عمر پانے کے بعد عہدے پر نہیں رہے گا۔

(3) عہدہ چھوڑ دینے پر، کوئی چیئر پرسن یا کوئی رکن بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت مزید ملازمت کے لیے نا اہل ہوگا۔

بعض صورتوں میں رکن کا بحیثیت چیئر پرسن کام کرنا یا اس کے کارہائے منصبی انجام دینا

7۔ (1) چیئر پرسن کی موت، استعفیٰ یا دیگر وجہ سے اس کا عہدہ خالی ہونے کی صورت میں، صدر جمہوریہ، بذریعہ اعلان نامہ، اراکین میں سے کسی رکن کو ایسی خالی جگہ پُر کرنے کے لیے نئے چیئر پرسن کی تقرری تک بحیثیت چیئر پرسن کام کرنے کا مجاز بنا سکیں گے۔

(2) جب چیئر پرسن رخصت یا دیگر طور پر غیر حاضری کی وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو، تو اراکین میں سے ایسا ایک رکن جسے صدر جمہوریہ اعلان نامے کے ذریعے، اس بارے میں مجاز کریں، چیئر پرسن کے دوبارہ فرائض سنبھالنے کی تاریخ تک چیئر پرسن کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

اراکین کی شرائط ملازمت

8۔ اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں:

بشرطیکہ نہ تو کسی رکن کے مشاہرے اور الاؤنس میں اور نہ ہی اس کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد اس کو نقصان پہنچاتے ہوئے تبدیلی کی جائے گی۔

خالی جگہوں وغیرہ سے کمیشن کی کارروائیاں کالعدم نہ ہوں گی

9۔ کمیشن کے کسی فعل یا کارروائی پر محض اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا یا وہ کالعدم نہ ہوگی کہ کمیشن میں کوئی جگہ خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص ہے۔

کمیشن کا اپنے ضابطے کو منضبط کرنا

10۔(1) کمیشن ایسے وقت اور ایسی جگہ پر اجلاس کرے گا جسے چیئر پرسن ٹھیک سمجھے۔

(2) کمیشن اپنے ضابطے کو منضبط کرے گا۔

(3) کمیشن کے تمام احکام اور فیصلوں کی سکریٹری جنرل یا اس بارے میں چیئر پرسن کے باضابطہ مجاز بنائے گئے کمیشن کا کوئی دیگر افسر توثیق کرے گا۔

دیگر عملہ

11۔ (1) مرکزی حکومت کمیشن کو مندرجہ ذیل افسران مہیا کرے گی—

(الف) بھارت کی حکومت کے سکریٹری کے عہدے کا ایک افسر جو کمیشن کا سکریٹری جنرل ہوگا؛ اور

(ب) ایسے افسر کے تحت جو ڈائرکٹر جنرل پولس کے عہدے سے کم عہدے کا نہ ہو ایسا پولس اور تحقیقاتی عملہ اور ایسے دیگر افسران او عملہ جو کمیشن کے کارہائے منصبی کی بہتر انجام دہی کے لیے ضروری ہوں۔

(2) ایسے قواعد کے تابع جو مرکزی حکومت اس بارے میں بنائے، کمیشن ایسا دیگر انتظامی، تکنیکی اور سائنسی عملہ مقرر کر سکے گا جسے وہ ضروری سمجھے۔

(3) ضمن (2) کے تحت مقرر کیے گئے افسران اور دیگر عملے کے مشاہرے، الاؤنس اور شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو مقرر کی جائیں۔

باب III

کمیشن کے کارہائے منصبی اور اختیارات

کمیشن کے کارہائے منصبی

12۔ کمیشن مندرجہ ذیل تمام کارہائے منصبی یا ان میں سے کوئی کارہائے منصبی انجام دے گا، یعنی:—

(الف) مندرجہ ذیل کی نسبت شکایت کی خود یا متاثرہ شخص یا اس کی جانب سے کسی شخص کی اس کو پیش کی گئی عرضی پر تحقیقات کرے گا—

(i) انسانی حقوق کی خلاف ورزی یا اس کی اعانت؛ یا

(ii) کسی سرکاری ملازم کی، ایسی خلاف ورزی کے انسداد میں غفلت؛

(ب) کسی ایسی کارروائی میں جس میں کسی عدالت کے روبرو زیر سماعت انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا کوئی الزام شامل ہو، ایسی عدالت کی منظوری سے مداخلت کرے گا؛

(ج) ریاستی حکومت کو اطلاع دے کر ریاستی حکومت کے زیر نگرانی کسی ایسے جیل یا کسی دیگر ادارے کا دورہ کرے گا، جہاں اشخاص کو علاج، اصلاح یا تحفظ کی اغراض کے لیے زیر حراست رکھا جائے یا ٹھہرایا جائے تاکہ مکینوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کیا جاسکے اور اس پر اپنی سفارشات پیش کرے گا؛

(د) انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے آئین یا کسی فی الوقت نافذ قانون کی رو سے یا اس کے تحت فراہم کیے گئے تحفظات کا جائزہ لے گا اور ان کے موثر عملدرآمد کے لیے اقدام کی سفارش کرے گا؛

(ہ) ایسے عناصر، جن میں تشدد کے واقعات شامل ہیں، کا جائزہ لے گا جن سے انسانی حقوق کے استعمال میں رکاوٹ پڑتی ہو اور مناسب انسدادی اقدام کی سفارش کرے گا؛

(و) انسانی حقوق پر معاہدوں اور دیگر بین الاقوامی دستاویزات کا مطالعہ کرے گا اور ان کے موثر عمل درآمد کے لیے سفارشات کرے گا؛

(ز) انسانی حقوق کے میدان میں تحقیق کرے گا اور اسے بڑھاوا دے گا؛

(ح) سماج کے مختلف طبقوں میں انسانی حقوق کی تعلیم پھیلائے گا اور مطبوعات، ابلاغ عامہ، سمیناروں اور دیگر دستیاب ذرائع کے ذریعے ان حقوق کے تحفظ کے لیے دستیاب تحفظات کی جانکاری کو بڑھاوا دے گا؛

(ط) غیر سرکاری تنظیموں اور انسانی حقوق کے میدان میں کام کرنے والے اداروں کی کاوشوں کی حوصلہ افزائی کرے گا؛

(ی) ایسے دیگر کارہائے منصبی جنہیں وہ انسانی حقوق کے بڑھاوا دینے کے لیے ضروری سمجھے۔

تحقیقات کی نسبت اختیارات

13۔ (1) کمیشن کو اس ایکٹ کے تحت شکایات کی تحقیقات کرتے وقت مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908، کے تحت دعویٰ سماعت کرنے والی دیوانی عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے اور بالخصوص مندرجہ ذیل امور کی نسبت، یعنی:—

(الف) گواہان کو طلب کرنا اور حاضر کروانا نیز ان کا حلف پر بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کا انکشاف اور پیش کرنا؛

(ج) بیان حلفی پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل حاصل کرنا؛

(ه) گواہان کے بیان یا دستاویزات کے ملاحظے کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جائے۔

(2) کمیشن کو کسی شخص کو، کسی ایسی عدالت کے تابع جس کا وہ شخص کسی فی الوقت نافذ قانون کے تحت دعویٰ کرے، ایسی باتوں یا امور پر معلومات مہیا کرنے کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہوگا، جو کمیشن کی رائے میں تحقیقات کے موضوع کے لیے مفید یا اس سے متعلق ہو، اور کوئی شخص جسے ایسا حکم دیا گیا ہو مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 176 اور 177 کے معنوں میں ایسی معلومات مہیا کرنے کا قانوناً پابند متصور ہوگا۔

(3) کمیشن یا کوئی دیگر افسر، جو گزیٹیڈ افسر کے عہدے سے کم نہ ہو، جسے کمیشن نے اس بارے میں خصوصی طور پر مجاز کیا ہو کسی ایسی عمارت یا جگہ میں داخل ہو سکے گا جس میں کمیشن کو یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ وہاں تحقیقات کے موضوع کی نسبت کوئی دستاویز پائی جا سکتی ہے، اور مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973، کی دفعہ 100 کی توضیعات کے تابع، جہاں تک اس کا اطلاق ہو سکے، کسی ایسی دستاویز کو ضبط کر سکتا ہے یا اس کے اقتباسات یا نقول لے سکتا ہے۔

(4) کمیشن ایک عدالت دیوانی متصور ہوگا اور جب مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 175، دفعہ 178، دفعہ 179، دفعہ 180 یا دفعہ 228 میں درج کسی جرم کا ارتکاب کمیشن کے سامنے یا اس کی موجودگی میں کیا جائے تو کمیشن، جرم پر مشتمل واقعات اور ملزم کا بیان لینے کے بعد جس کی مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973، میں توضیع کی گئی ہے، مقدمہ ایسے مجسٹریٹ کو بھیج دے گا جسے اس کی سماعت کا اختیار حاصل ہو اور ایسا مجسٹریٹ جسے کوئی ایسا مقدمہ بھیجا گیا ہو ملزم کے خلاف استغاثے کی سماعت شروع کرے گا گویا کہ مقدمہ اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973ء کی دفعہ 346 کے تحت بھیجا گیا ہے۔

(5) کمیشن کے روبرو ہر ایک کارروائی مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 193 اور 228 کے معنوں میں اور دفعہ 196 کی اغراض کے لیے عدالتی کارروائی متصور ہوگی، اور کمیشن مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973، کی دفعہ 195 اور باب XXVI کی تمام اغراض کے لیے عدالت دیوانی متصور ہوگا۔

چھان بین

14۔ (1) کمیشن، تحقیقات کے متعلق کوئی چھان بین کرنے کی غرض سے مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کی اتفاق رائے سے، جیسی کہ صورت ہو، مرکزی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے کسی افسر یا چھان بین ایجنسی کی خدمات کا استعمال کرے گا۔

(2) تحقیقات کے متعلق کسی امر کی چھان بین کی غرض سے، ایسا کوئی افسر یا ایسی کوئی ایجنسی جس کی خدمات ضمن (1) کے تحت استعمال میں لائی جائیں، کمیشن کی ہدایت اور نگرانی کے تابع —

(الف) کسی شخص کو طلب کر کے حاضر کروا سکے گی اور اس کا بیان لے سکے گی؛

(ب) کسی دستاویز کے انکشاف اور پیش کیے جانے کا حکم دے سکے گی؛ اور

(ج) کسی دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے افسر یا کسی ایسی ایجنسی کے روبرو جس کی خدمات کا ضمن (1) کے تحت استعمال کیا جائے کسی شخص کے دیے گئے کسی بیان کی نسبت دفعہ 15 کی توضیعات کا اطلاق ہوگا جیسے کہ ان کا اطلاق کمیشن کے روبرو شہادت دینے کے دوران کسی شخص کے دیے گئے کسی بیان کی نسبت ہوتا ہے۔

(4) ایسا افسر یا ایسی ایجنسی جس کی خدمات ضمن (1) کے تحت استعمال میں لائی جائیں تحقیقات کے متعلق کس امر کی چھان بین کرے گی اور اس پر ایک رپورٹ ایسی مدت کے اندر کمیشن کو پیش کرے گی جس کی کمیشن اس بارے میں صراحت کرے۔

(5) کمیشن ضمن (4) کے تحت اس کو پیش کی گئی رپورٹ میں بیان کیے گئے واقعات اور اخذ کیے گئے نتیجے کی، اگر کوئی ہو، درستی کے متعلق اپنا اطمینان کرے گا اور اس غرض کے لیے کمیشن ایسی تحقیقات کرے گا (جس میں اس شخص یا ان اشخاص کا بیان شامل ہے جنہوں نے چھان بین کی یا اس میں معاونت کی) جسے وہ ٹھیک سمجھے۔

کمیشن کو اشخاص کا دیا گیا بیان

15۔ کمیشن کے روبرو شہادت دینے کے دوران کسی شخص کے دیے گئے کسی بیان کی وجہ سے اس پر کوئی دیوانی یا فوجداری کارروائی نہ ہوگی، یا وہ اس کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا، ماسوائے ایسے بیان سے جھوٹی شہادت دینے کے لیے استغاثے کے:

بشرطیکہ بیان—

(الف) ایسے سوال کے جواب میں دیا جائے جس کا اسے جواب دینے کا کمیشن نے حکم دیا ہو؛ یا

(ب) تحقیقات کے موضوع سے متعلق ہو۔

ایسے اشخاص کو سننا جن کے مضرت رساں طور پر متاثر ہونے کا امکان ہو

16۔ اگر، تحقیقات کے کسی مرحلے پر کمیشن—

(الف) کسی شخص کے چال چلن کا پتہ لگانے کے لیے ضروری سمجھے؛ یا

(ب) کی یہ رائے ہو کہ کسی شخص کی نیک نامی کی تحقیقات کی وجہ سے مضرت رسان طور پر متاثر ہونے کا امکان ہے،

تو وہ اس شخص کو تحقیقات میں سنے جانے اور اپنی صفائی میں شہادت پیش کرنے کا معقول موقعہ دے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق نہیں ہوگا اگر کسی گواہ کا اعتبار ماخوذ کیا جا رہا ہو۔

باب IV

ضابطہ

شکایات کی تحقیقات

17۔ کمیشن انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات کی تحقیقات کرتے وقت—

(i) مرکزی حکومت یا کسی ریاستی حکومت یا اس کے ماتحت کسی دیگر اتھارٹی یا تنظیم سے ایسے وقت کے اندر جس کی وہ صراحت کرے معلومات یا رپورٹ طلب کر سکے گا:

بشرطیکہ—

(الف) اگر معلومات یا رپورٹ کمیشن کے مقررہ وقت کے اندر وصول نہ ہو، تو وہ خود شکایت کی تحقیقات شروع کر سکے گا؛

(ب) اگر، معلومات یا رپورٹ وصول ہونے پر، کمیشن مطمئن ہو کہ یا تو کسی مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے یا یہ کہ مطلوبہ کارروائی متعلقہ حکومت یا اتھارٹی نے شروع کی ہے یا کر لی ہے، تو وہ شکایت پر کارروائی نہیں کرے گا اور حسبہ شکایت کنندہ کو اطلاع دے گا؛

(ii) فقرہ (i) میں درج کسی امر کو مضرت پہنچائے بغیر اگر وہ ضروری سمجھے، شکایت کی نوعیت ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی تحقیقات شروع کر سکے گا۔

تحقیقات کے بعد کے اقدام

18۔ اس ایکٹ کے تحت کی گئی کسی تحقیقات کی تکمیل کے بعد کمیشن مندرجہ ذیل اقدام میں سے کوئی اقدام کر سکے گا، یعنی:—

(1) جب تحقیقات سے کسی سرکاری ملازم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے ارتکاب یا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے انسداد میں غفلت کا انکشاف ہو، تو وہ متعلقہ حکومت یا اتھارٹی کو متعلقہ شخص یا اشخاص کے خلاف استغاثے کی یا ایسی دیگر کارروائی جسے کمیشن ٹھیک سمجھے شروع کرنے کی سفارش

کرے گا؛

(2) ایسی ہدایات، احکام یارٹوں کے لیے سپریم کورٹ یا متعلقہ عدالت عالیہ کو رجوع کرے گا جنہیں وہ عدالت ضروری سمجھے؛

(3) متاثرہ شخص یا اس کے کنبے کے افراد کو ایسی فوری عارضی امداد عطا کرنے کی متعلقہ حکومت یا اتھارٹی کو سفارش کرے گا جسے کمیشن ضروری سمجھے؛

(4) فقرہ (5) کی توضیعات کے تابع عرضی دہندہ یا اس کے قائم مقام کو تحقیقات کی رپورٹ کی ایک نقل فراہم کرے گا؛

(5) کمیشن اپنی تحقیقات کی رپورٹ کی ایک نقل معہ اپنی سفارشات کے متعلقہ حکومت یا اتھارٹی کو بھیجے گا اور متعلقہ حکومت یا اتھارٹی، ایک ماہ کی مدت یا ایسے مزید وقت کے اندر جس کی کمیشن اجازت دے، رپورٹ پر، جس میں اس پر کی گئی یا کی جانے والی مجوزہ کارروائی شامل ہے، اپنی رائے کمیشن کو بھیج دے گی؛

(6) کمیشن اپنی تحقیقاتی رپورٹ متعلقہ حکومت یا اتھارٹی کی رائے، اگر کوئی ہو، اور کمیشن کی سفارشات پر متعلقہ حکومت یا اتھارٹی کی کی گئی یا کی جانے والی مجوزہ کارروائی کے ہمراہ شائع کرے گا۔

مسلح افواج کی نسبت ضابطہ

19۔ (1) اس ایکٹ میں درج کسی امر کے باوجود مسلح افواج کے افراد کی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی شکایات کی نسبت کارروائی کرتے وقت، کمیشن مندرجہ ذیل ضابطہ اختیار کرے گا، یعنی:—

(الف) وہ یا تو اپنی ایما پر یا کسی عرضی کی وصولی پر، مرکزی حکومت سے رپورٹ مانگ سکے گا؛

(ب) رپورٹ ملنے کے بعد، وہ یا تو شکایت پر کارروائی نہ کرے گا یا، جیسی کہ صورت ہو، اس حکومت کو سفارشات بھیجے گا۔

(2) مرکزی حکومت کمیشن کو تین مہینوں یا ایسے مزید وقت کے اندر جس کی کمیشن اجازت دے سفارشات پر کی گئی کارروائی کی اطلاع دے گی۔

(3) کمیشن اپنی رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیجی گئی اپنی سفارشات اور ایسی سفارشات پر اس حکومت کی کی گئی کارروائی کے ہمراہ شائع کرے گا۔

(4) کمیشن ضمن (3) کے تحت شائع کی گئی رپورٹ کی ایک نقل عرضی دہندہ یا اس کے قائم مقام کو فراہم کرے گا۔

کمیشن کی سالانہ اور خصوصی رپورٹیں

20۔ (1) کمیشن مرکزی حکومت اور متعلقہ ریاستی حکومت کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گا اور کسی بھی وقت کسی ایسے امر پر، جو اس کی رائے میں، ایسی فوری ضرورت یا اہمیت کا حامل ہو کہ وہ سالانہ رپورٹ پیش کیے جانے تک ملتوی نہ کیا جانا چاہیے، خصوصی رپورٹیں پیش کرے گا۔

(2) مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کمیشن کی سالانہ اور خصوصی رپورٹیں کمیشن کی سفارشات پر کی گئی یا کی جانے والی مجوزہ کارروائی اور سفارشات، اگر کوئی ہوں، کی عدم منظوری کی وجوہات کی یادداشت کے ہمراہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا ریاستی، جیسی کہ صورت ہو، ریاستی قانون سازیہ کے سامنے بالترتیب پیش کروائے گی۔

باب V

انسانی حقوق کے ریاستی کمیشن

انسانی حقوق کے ریاستی کمیشنوں کی تشکیل

21۔ (1) کوئی ریاستی حکومت ایک جماعت تشکیل دے سکے گی جسے.....................(ریاست کا نام) انسانی حقوق کمیشن کہا جائے گا تا کہ وہ اس باب کے تحت

ایک ریاستی کمیشن کو تفویض کیے گئے اختیارات کا استعمال کر سکے، اور اسے سپرد کیے گئے کارہائے منصبی انجام دے سکے۔

(2) ریاستی کمیشن مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگا——

(الف) ایک چیئر پرسن جو کسی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج رہا ہو؛

(ب) ایک رکن جو کسی عدالت عالیہ کا جج ہو، یا رہا ہو؛

(ج) ایک رکن جو، اس ریاست میں ضلع جج ہو، یا رہا ہو؛

(د) دو اراکین جو ایسے اشخاص میں سے مقرر کیے جائیں گے جنہیں انسانی حقوق کی نسبت امور کا علم یا عملی تجربہ حاصل ہو۔

(3) ایک سیکریٹری بھی ہوگا جو ریاستی کمیشن کا اعلیٰ عاملانہ افسر ہوگا اور ریاستی کمیشن کے ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا اور ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا جو کمیشن اسے تفویض کرے۔

(4) ریاستی کمیشن کا صدر دفتر ایسی جگہ پر ہوگا، جس کی ریاستی حکومت بذریعہ اعلان نامہ، صراحت کرے۔

(5) ریاستی کمیشن صرف ان امور کی نسبت انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی تحقیقات کر سکے گا جو آئین کے ساتویں فہرست بند کی فہرست II اور فہرست III میں درج اندراجات میں سے کسی اندراج کے متعلق ہوں:

بشرطیکہ اگر ایسے کسی امر کی تحقیقات کمیشن یا کسی فی الوقت نافذ قانون کے تحت باضابطہ تشکیل دیا ہوا کوئی دیگر کمیشن پہلے ہی کر رہا ہو، تو ریاستی کمیشن مذکورہ امر کی تحقیقات نہیں کرے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جموں و کشمیر انسانی حقوق کمیشن کی نسبت یہ ضمن اس طرح موثر ہوگا گویا کہ الفاظ اور ہندسوں ''آئین کے ساتویں فہرست بند کی فہرست II اور فہرست III میں'' کے بجائے الفاظ اور ہندسے ''آئین کے ساتویں فہرست بند کی فہرست III جو ریاست جموں و کشمیر پر قابل اطلاق ہے اور ایسے امور کے متعلق جن کی نسبت اس ریاست کی قانون سازیہ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے'' درج کیے گئے ہوں۔

ریاستی کمیشن کے چیئر پرسن اور دیگر اراکین کی تقرری

22۔ (1) چیئر پرسن اور دیگر اراکین کو گورنر اپنے دستخط اور مہر سے وارنٹ کی رو سے مقرر کریں گے:

بشرطیکہ اس ضمن کے تحت ہر ایک تقرری ایک کمیٹی کی سفارشات حاصل کرنے کے بعد کی جائے گی جو حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہوگی:——

(الف)	وزیر اعلیٰ	——چیئر پرسن؛
(ب)	قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر	——رکن؛
(ج)	اس ریاست کے محکمہ داخلی امور کا نگرانی وزیر	——رکن؛
(د)	قانون ساز اسمبلی میں حزب اختلاف کا قائد	——رکن:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کونسل ہو؛ اس کونسل کا چیئر پرسن اور اس کونسل میں حزب اختلاف کا قائد بھی کمیٹی کے اراکین ہوں گے:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ متعلقہ ریاست کی عدالت کے اعلیٰ جج کے مشورے کے سوا کسی عدالت عالیہ کا کوئی برا جمان جج یا براجمان ضلع جج مقرر نہیں کیا جائے گا۔

(2) ریاستی کمیشن کے چیئر پرسن یا کسی رکن کی کوئی تقرری محض اس وجہ سے ناجائز نہ ہوگی کہ کمیٹی میں کوئی جگہ خالی ہے۔

ریاستی کمیشن کے رکن کا ہٹایا جانا

23۔ (1) ضمن (2) کی توضیعات کے تابع، ریاستی کمیشن کے چیئر پرسن یا کسی دیگر رکن کو صرف صدر جمہوریہ کے حکم سے ثابت شدہ بد اطواری یا کام کے قابل نہ رہ جانے کی بنا پر اس امر کے بعد، کہ صدر جمہوریہ کے سپریم کورٹ کو رجوع کیے جانے پر سپریم کورٹ کے اس بارے میں مقررہ ضابطے کے مطابق کی گئی

تحقیقات پر اس نے یہ رپورٹ دی ہے کہ چیئر پرسن یا ایسے دیگر رکن کو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسی بنا پر ہٹایا جانا چاہیے، اس کے عہدے سے ہٹایا جائے گا۔

(2) ضمن (1) میں درج کس امر کے باوجود صدر جمہوریہ بذریعہ حکم چیئر پرسن یا کسی دیگر رکن کو عہدے سے ہٹا سکیں گے اگر چیئر پرسن یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو۔۔۔

(الف) دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) اپنے عہدے کی میعاد کے دوران اپنے عہدے کے فرائض کے علاوہ کسی باتنخواہ ملازمت میں مشغول ہو؛ یا

(ج) ذہنی یا جسمانی معذوری کی وجہ سے عہدے پر برقرار رہنے کے قابل نہ ہو؛ یا

(د) مخبوط الحواس ہو اور کسی مجاز عدالت نے اسے ایسا قرار دیا ہو؛ یا

(ہ) سزایاب ہوا اور اسے کسی ایسے جرم کے لیے سزائے قید دی گئی ہو جس میں صدر جمہوریہ کی رائے میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو۔

ریاستی کمیشن کے اراکین کی میعاد عہدہ

24۔ (1) بحیثیت چیئر پرسن مقرر کیا گیا شخص ایسی تاریخ سے پانچ سال کی مدت کے لیے جس پر وہ اپنا عہدہ سنبھالے یا ستر سال کی عمر ہو جانے تک، جو بھی پہلے ہو، عہدے پر کام کرے گا۔

(2) رکن کی حیثیت سے مقرر کیا گیا شخص ایسی تاریخ سے جس پر وہ اپنا عہدہ سنبھالے پانچ سال کی مدت کے لیے عہدے پر کام کرے گا اور مزید پانچ سال کی مدت کے لیے دوبارہ تقرری کا اہل ہوگا:

بشرطیکہ کوئی رکن ستر سال کی عمر کا ہو جانے کے بعد عہدے پر نہیں رہے گا۔

(3) عہدہ چھوڑ دینے پر کوئی چیئر پرسن یا رکن ریاستی حکومت یا حکومت بھارت کے تحت مزید ملازمت کے لیے نااہل ہوگا۔

بعض حالات میں رکن کا بحیثیت چیئر پرسن کام کرنا یا اس کے کارہائے منصبی انجام دینا

25۔ (1) چیئر پرسن کی وفات، اس کے استعفیٰ کی وجہ سے یا دیگر طور پر اس کا عہدہ خالی ہو جانے کی صورت میں، گورنر، بذریعہ اعلان نامہ، اراکین میں سے کسی رکن کو ایسی خالی جگہ پر کرنے کے لیے نئے چیئر پرسن کی تقرری تک بحیثیت چیئر پرسن کام کرنے کا اختیار دے سکتا ہے۔

(2) جب چیئر پرسن رخصت یا دیگر طور پر غیر حاضری کی وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اراکین میں سے ایسا ایک رکن جسے گورنر بذریعہ اعلان نامہ، اس بارے میں اختیار دے، ایسی تاریخ تک جس پر چیئر پرسن اپنے فرائض دوبارہ سنبھالے، چیئر پرسن کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

ریاستی کمیشن کے اراکین کی شرائط ملازمت

26۔ اراکین کو واجب الادا مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو ریاستی حکومت مقرر کرے:

بشرطیکہ کسی رکن کی تقرری کے بعد اس کو نقصان پہنچاتے ہوئے نہ تو مشاہرہ اور الاؤنس اور نہ ہی دیگر شرائط ملازمت میں ردّ و بدل کیا جائے گا۔

ریاستی کمیشن کے افسران اور دیگر عملہ

27۔ (1) ریاستی حکومت کمیشن کو مندرجہ ذیل افسران مہیا کرے گی۔۔۔

(الف) ایک افسر جو ریاستی حکومت کے سکریٹری کے رتبے سے کم رتبے کا نہ ہو جو ریاستی کمیشن کا سکریٹری ہوگا؛ اور

(ب) ایک ایسے افسر کے تحت جو انسپکٹر جنرل آف پولس کے رتبے سے کم رتبے کا نہ ہو، ایسا پولس کا اور تفتیشی عملہ اور ایسے دیگر افسران اور عملہ جو ریاستی کمیشن کے کارہائے منصبی کی بہتر انجام دہی کے لیے ضروری ہو۔

(2) ایسے قواعد کے تابع جو ریاستی حکومت اس بارے میں بنائے، ریاستی کمیشن ایسا دیگر انتظامی، تکنیکی اور سائنسی عملہ مقرر کر سکے گا جسے وہ ضروری سمجھے۔

(3) ضمن (2) کے تحت مقرر کیے گئے افسران اور دیگر عملے کے مشاہرے، الاؤنس اور شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو ریاستی حکومت مقرر کرے۔

ریاستی کمیشن کی سالانہ اور خصوصی رپورٹیں

28۔ (1) ریاستی کمیشن ریاستی حکومت کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرے گا اور کسی ایسے امر پر جو اس کی رائے میں، ایسی فوری ضرورت یا اہمیت کا حامل ہو کہ اسے سالانہ رپورٹ پیش کیے جانے تک ملتوی نہیں کیا جانا چاہیے، کسی بھی وقت خصوصی رپورٹ پیش کر سکے گا۔

(2) ریاستی حکومت ریاستی کمیشن کی سالانہ اور خصوصی رپورٹیں ریاستی کمیشن کی سفارشات پر کی گئی یا کی جانے والی مجوزہ کارروائی کی یادداشت اور سفارشات کی نامنظوری کی، اگر کوئی ہو، وجوہات کے ہمراہ ریاستی قانون سازیہ کے ہر ایک ایوان کے سامنے جب کہ وہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو، یا جب کہ ایسی قانون سازیہ ایک ایوان پر مشتمل ہو، اس ایوان کے سامنے پیش کروائے گی۔

انسانی حقوق کے قومی کمیشن کی نسبت بعض توضیعات کا ریاستی کمیشنوں پر اطلاق

29۔ دفعات 9، 10، 12، 13، 14، 16، 17 اور 18 کی توضیعات کا ریاستی کمیشن پر اطلاق ہوگا اور وہ مندرجہ ذیل ردّ و بدل کے تابع، موثر ہوں گی، یعنی:—

(الف) ''کمیشن'' کے حوالہ جات سے ''ریاستی کمیشن'' کے حوالہ جات کا مفہوم لیا جائے گا؛

(ب) دفعہ 10 کے ضمن (3) میں لفظ ''سیکریٹری جنرل'' کے بجائے لفظ ''سیکریٹری'' قائم کیا جائے گا؛

(ج) دفعہ 12 کا ضمن (د) حذف کیا جائے گا؛

(د) دفعہ 17 کے ضمن (i) میں الفاظ ''مرکزی حکومت یا کسی'' حذف کیے جائیں گے۔

باب VI

انسانی حقوق کی عدالتیں

انسانی حقوق کی عدالتیں

30۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والے جرائم کی جلد سماعت کرنے کی غرض سے، ریاستی حکومت، عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج سے اتفاق رائے کے ساتھ، بذریعہ اعلان نامہ ہر ضلع کے لیے ایک عدالت سیشن کی صراحت کرے گی جو مذکورہ جرائم کی سماعت کے لیے انسانی حقوق کی عدالت ہوگی:

بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق نہیں ہوگا اگر کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون کے تحت ایسے جرائم کے لیے،

(الف) کسی عدالت سیشن کو پہلے ہی کسی خصوصی عدالت کے طور پر مصرحہ کیا گیا ہو؛ یا

(ب) کوئی خصوصی عدالت پہلے ہی تشکیل دی گئی ہو۔

خصوصی سرکاری پیروکار

31۔ ہر ایک انسانی حقوق کی عدالت کے لیے ریاستی حکومت، اعلان نامے، کے ذریعے اس عدالت میں مقدمات کی پیروی کی غرض کے لیے بحیثیت خصوصی سرکاری پیروکار ایک سرکاری پیروکار کی صراحت کرے گی یا ایک ایڈووکیٹ مقرر کرے گی جو بطور ایڈووکیٹ کم از کم سات سال سے وکالت کر رہا ہو۔

باب VII

مالیات، حسابات، اور آڈٹ

مرکزی حکومت کی گرانٹیں

32۔ (1) مرکزی حکومت، اس بارے میں قانون کی رو سے پارلیمنٹ کی کی گئی باضابطہ تخصیص کے بعد گرانٹوں کے طور پر کمیشن کو زرِ نقد کی ایسی رقوم ادا کرے گی جنہیں مرکزی حکومت اس ایکٹ کی اغراض کے لیے استعمال میں لانے کی خاطر ٹھیک سمجھے۔

(2) کمیشن اس ایکٹ کے تحت کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسی رقوم خرچ کر سکے گا جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اور ایسی رقوم ضمن (1) میں محولہ گرانٹوں میں سے قابلِ ادا اخراجات کے طور پر متصور ہوں گی۔

ریاستی حکومت کی گرانٹیں

33۔ (1) ریاستی حکومت، اس بارے میں قانون کی رو سے قانون سازیہ کی کی گئی باضابطہ تخصیص کے بعد ریاستی کمیشن کو گرانٹوں کے طور پر زرِ نقد کی ایسی رقوم ادا کرے گی جسے ریاستی حکومت اس ایکٹ کی اغراض کے لیے استعمال میں لائے جانے کی خاطر ٹھیک سمجھے۔

(2) ریاستی کمیشن باب V کے تحت کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ایسی رقوم خرچ کر سکے گا جنہیں وہ ٹھیک سمجھے، اور ایسی رقوم ضمن (1) میں محولہ گرانٹوں میں سے قابلِ ادا اخراجات کے طور پر متصور ہوں گی۔

حسابات اور آڈٹ

34۔ (1) کمیشن مناسب حسابات اور دیگر متعلقہ ریکارڈ رکھے گا اور ایسے فارم پر حسابات کا ایک سالانہ گوشوارہ مرتب کرے گا جو مرکزی حکومت بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ساتھ مشورے سے مقرر کرے۔

(2) کمیشن کے حسابات کا آڈٹ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ایسے وقفوں سے کرے گا جن کی وہ صراحت کرے اور ایسے آڈٹ کے سلسلے میں کیے گئے کوئی اخراجات کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو کمیشن سے قابلِ ادا ہوں گے۔

(3) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل نیز اس ایکٹ کے تحت کمیشن کے حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں اس کے مقرر کیے گئے کسی شخص کو ایسے آڈٹ کے سلسلے میں وہی حقوق اور مراعات نیز اختیارات حاصل ہوں گے جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو سرکاری حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں عام طور پر حاصل ہوتے ہیں اور خاص طور پر اسے کھاتوں، حسابات، متعلقہ ووچر اور دیگر دستاویزات اور کاغذات پیش کرنے کا مطالبہ کرنے اور کمیشن کے کسی دفتر کا معاینہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) کمیشن کے حسابات، جن کی کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل یا اس بارے میں اس کے مقرر کیے گئے کسی دیگر شخص نے تصدیق کی ہو، ان پر آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ کمیشن سال بہ سال مرکزی حکومت کو بھیجے گا اور مرکزی حکومت آڈٹ رپورٹ وصول ہونے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اسے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے رکھوائے گی۔

ریاستی کمیشن کے حسابات اور آڈٹ

35۔ (1) ریاستی کمیشن مناسب حسابات اور دیگر متعلقہ ریکارڈ رکھے گا اور ایسے فارم پر حسابات کا ایک سالانہ گوشوارہ تیار کرے گا جو ریاستی حکومت بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے ساتھ مشورے سے مقرر کرے۔

(2) ریاستی کمیشن کے حسابات کا کمپٹرولر جنرل ایسے وقفوں سے آڈٹ کرے گا جس کی وہ صراحت کرے اور ایسے آڈٹ کے سلسلے میں کیے گئے کوئی اخراجات ریاستی کمیشن سے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو قابلِ ادا ہوں گے۔

(3) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل نیز اس ایکٹ کے تحت ریاستی کمیشن کے حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں اس کے مقرر کیے گئے کسی شخص کو ایسے آڈٹ کے سلسلے میں وہی حقوق اور مراعات اور اختیارات حاصل ہوں گے جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو سرکاری حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں عام طور پر حاصل ہوتے ہیں اور خاص طور پر اسے کھاتوں، حسابات، متعلقہ ووچر اور دیگر دستاویزات اور کاغذات پیش کرنے کا مطالبہ کرنے اور ریاستی کمیشن کے کسی دفتر کا معاینہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) ریاستی کمیشن کے حسابات، جس کی کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل یا اس بارے میں اس کے مقرر کیے گئے کسی دیگر شخص نے تصدیق کی ہو، ان پر آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ ریاستی کمیشن سال بہ سال ریاستی حکومت کو بھیجے گا اور ریاستی حکومت آڈٹ رپورٹ وصول ہونے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اسے ریاستی قانون سازیہ کے سامنے رکھوائے گی۔

باب VIII
متفرق

ایسے امور جو کمیشن کے دائرہ کے تحت نہ آتے ہوں

36۔ (1) کمیشن کسی ایسے امر کی تحقیقات نہیں کرے گا جو کسی ریاستی کمیشن یا کسی فی الوقت نافذ قانون کے تحت باضابطہ تشکیل دیے گئے کسی دیگر کمیشن کے زیر سماعت ہو۔

(2) کمیشن یا ریاستی کمیشن کسی ایسی تاریخ سے ایک سال منقضی ہونے کے بعد جس پر ایسے فعل کا ارتکاب بیان کیا جائے جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر مشتمل ہو، کسی امر کی تحقیقات نہیں کرے گا۔

خصوصی تفتیشی ٹیموں کی تشکیل

37۔ کسی دیگر فی الوقت نافذ قانون میں درج کسی امر کے باوجود جب حکومت ایسا کرنا ضروری سمجھے، تو وہ ایک یا زائد خصوصی ٹیمیں تشکیل دے سکے گی، جو ایسے پولیس افسران پر مشتمل ہونگی جنھیں وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے پیدا ہونے والے جرائم کی تفتیش اور استغاثے کی اغراض کے لیے ضروری سمجھے۔

نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ

38۔ کسی ایسے امر کی نسبت جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قواعد یا کسی حکم کی تعمیل میں کیا گیا ہو یا کیا جانا مقصود ہو یا مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، کمیشن یا ریاستی کمیشن کی یا اس کے اختیار سے کسی رپورٹ، کاغذ یا کارروائی کی اشاعت کی نسبت مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، کمیشن، ریاستی کمیشن یا اس کے کسی رکن یا مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، کمیشن یا ریاستی کمیشن کی ہدایت کے تحت فعل کرنے والے کسی شخص کے خلاف کوئی دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔

اراکین اور افسران سرکاری ملازم ہوں گے

39۔ کمیشن، ریاستی کمیشن کا ہر ایک رکن اور اس ایکٹ کے تحت کارہائے منصبی کے استعمال کے لیے کمیشن کا مقرر یا مجاز کیا گیا ہر ایک افسر مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہوگا۔

مرکزی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار

40۔ (1) مرکزی حکومت، اعلان نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کے عملدرآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہونچائے بغیر، ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع کی جا سکے گی، یعنی:۔

(الف) دفعہ 8 کے تحت اراکین کے مشاہرے اور الاؤنس اور ان کی دیگر شرائط ملازمت؛

(ب) ایسی شرائط جن کے تابع کمیشن انتظامی، تکنیکی یا سائنسی عملہ مقرر کر سکے گا اور دفعہ 11 کے ضمن (3) کے تحت افسران اور دیگر عملے کے مشاہرے اور الائنس؛

(ج) کسی دیوانی عدالت کا کوئی دیگر اختیار جو دفعہ 13 کے ضمن (1) کے فقرہ (و) کے تحت مقرر کیا جانا مطلوب ہو؛

(د) ایسا فارم جس پر دفعہ 34 کے ضمن (1) کے تحت کمیشن نے حسابات کا سالانہ گوشوارہ مرتب کرنا ہو؛ اور

(ہ) کوئی دیگر امر جو مقرر کیا جانا ہو یا کیا جائے۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، تیس دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں کے دوران ہو سکتی ہے، اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوری بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے، دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کا رد و بدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ یہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ ایسی رد و بدل کی ہوئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہ پہونچائے گی۔

استقدامی اثر سے

40الف۔ دفعہ 40 کے ضمن (2) کے فقرہ (ب) کے تحت قواعد بنانے کے اختیار میں ایسے قواعد یا ان میں سے کوئی قاعدہ کسی ایسی تاریخ سے استقدامی اثر سے بنانے کا اختیار شامل ہے جو اس تاریخ سے پہلے کی نہ ہو جس کو اس ایکٹ کو صدر کی منظوری حاصل ہوئی ہو لیکن ایسے کسی قاعدے کو استقدامی اثر نہیں دیا جائے گا جس سے کہ کسی ایسے شخص کے، جس کو ایسے قاعدے کا اطلاق ہو سکتا ہو، مفادات پر مضرت اثر پڑے۔

قواعد بنانے کا ریاستی حکومت کا اختیار

41۔ (1) ریاستی حکومت، اعلان نامے کے ذریعے، اس ایکٹ کی توضیعات کے عملدرآمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع ہو سکے گی، یعنی:۔

(الف) دفعہ 26 کے تحت اراکین کے مشاہرے اور الاؤنس اور دیگر شرائط ملازمت؛

(ب) ایسی شرائط جن کے تابع ریاستی کمیشن دیگر انتظامی، تکنیکی اور سائنسی عملہ مقرر کر سکے گا اور دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت افسران اور دیگر عملے کے مشاہرے اور الاؤنس؛

(ج) ایسا فارم جس پر دفعہ 35 کے ضمن (1) کے تحت حسابات کا سالانہ گوشوارہ مرتب کیا جانا ہو۔

(3) اس دفعہ کے تحت ریاستی حکومت کا بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ، اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، ریاستی قانون سازیہ کے ہر ایک ایوان میں رکھا جائے گا جب وہ دو ایوانوں پر مشتمل ہو، یا جب ایسی قانون سازیہ ایک ایوان پر مشتمل ہو تو اس ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

مشکلات رفع کرنے کا اختیار

42۔(1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو مؤثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہو جائے، تو مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں شائع شدہ حکم کی رو سے، ایسی توضیعات وضع کر سکے گی، جو اس ایکٹ کی توضیعات کے متناقض نہ ہوں اور جو اسے مشکل رفع کرنے کے لیے ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہوں:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے دو سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد نہیں کیا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت کیا گیا ہر ایک حکم، اس کے صادر ہونے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

تنسیخ اور استثنیات

43۔ (1) انسانی حقوق تحفظ آرڈی ننس 1993، ذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) ایسی تنسیخ کے باوجود، مذکورہ آرڈی ننس کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کی مماثل توضیعات کے تحت کیا گیا امر یا کی گئی کارروائی متصور ہوگی۔